طبقات الصوفیہ

کلاهما تالیف

أبي عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي

مترجم :- شاہ محمد چشتی

Scanned with OKEN Scanner

القادری

ال۔ قادری

طبقات الصوفیہ

ویلیہ

ذکر النسوۃ المتعبدات الصوفیات

کلاهما تالیف

أبي عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي

مترجم: شاہ محمد چشتی

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس پرائیویٹ لمٹیڈ

۳۰۹۵۔ سرسید احمد روڈ دریا گنج، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام	:	طبقات الصوفیہ
تالیف	:	ابی عبدالرحمٰن محمد بن الحسین السلمی
مترجم	:	شاہ محمد چشتی
اشاعت اول	:	جنوری 2014
باہتمام	:	اعتقاد پبلشنگ ہاؤس (پرائیویٹ لمیٹیڈ)
تعداد	:	1100
قیمت	:	₹ 275
مطبع	:	گلشن آفسیٹ پرنٹرس، دہلی

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

ATEQAD PUBLISHING HOUSE Pvt. Ltd.
3095, Sir Syed Ahmed Road, Darya Ganj, New Delhi 2 Ph.:011- 23276879, 23266879 Fax 23256661
e-mail: ateqad@gmail.com

11-جمادی الاول 16-12-2021

بسم الله الرحمن الرحيم

Scanned with OKEN Scanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

Scanned with OKEN Scanner

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	ادارہ پیغام القرآن کی طرف سے	21
	تخیلِ مترجم	23
	مقدّمہ	25
	الطبقة الاولی (صوفیہ کا پہلا طبقہ)	
①	حضرت فضیل بن عیاض بن مسعود بن بشر تمیمی یربوعی خراسانی رحمہ اللہ	29
②	حضرت ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم مصری رحمہ اللہ	33
③	حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ	38
④	حضرت بشر بن حارث بن عبد الرحمٰن بن عطاء بن ھلال بن ماھان بن عبداللہ ھافی رحمہ اللہ	44

⑤	حضرت ابوالحسن سری بن مغلّس سقطی رحمہ اللہ	48
⑥	حضرت ابوعبداللہ حارث بن اسد محاسبی رحمہ اللہ	53
⑦	حضرت ابوعلی شقیق بن ابراہیم ازدی رحمہ اللہ	56
⑧	حضرت ابویزید طیفور بن عیسیٰ بن سروشان رحمہ اللہ	61
⑨	حضرت ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن عطیہ دارانی رحمہ اللہ	65
⑩	حضرت ابومحفوظ معروف بن فیروز، فیروز کرخی رحمہ اللہ	70
⑪	حضرت ابوعبدالرحمٰن حاتم بن عنوان، حاتم اصم رحمہ اللہ	73
⑫	حضرت ابوالحسن احمد بن میمون ابوالحواری رحمہ اللہ	77
⑬	حضرت ابوحامد احمد بن خضرویہ بلخی رحمہ اللہ	80
⑭	حضرت یحییٰ بن معاذ بن جعفر رازی، واعظ رحمہ اللہ	83
⑮	حضرت ابوحفص عمرو بن سلم نیشاپوری رحمہ اللہ	88
⑯	حضرت ابوصالح حمدون بن احمد بن عمارہ قصار، نیشاپوری رحمہ اللہ	93
⑰	حضرت ابوالسری منصور بن عمار رحمہ اللہ	98
⑱	حضرت ابوعبداللہ (یا ابوعلی) احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ	103

Scanned with OKEN Scanner

۱۹	حضرت ابومحمد عبداللہ بن خبیق بن سابق انطا کی رحمہ اللہ	105
۲۰	حضرت ابوتراب عسکر بن حصین نخشبی رحمہ اللہ	108

الطبقة الثانيه (صوفیہ کا دوسرا طبقہ)

۲۱	حضرت ابوالقاسم جنید بن محمد الخراز رحمہ اللہ	111
۲۲	حضرت ابوالحسین احمد بن محمد (یا محمد بن محمد) نوری رحمہ اللہ	117
۲۳	حضرت ابوعثمان سعید بن اسماعیل بن سعید بن منصور حیری نیشاپوری	121
۲۴	حضرت ابوعبداللہ احمد بن یحییٰ جلاء رحمہ اللہ	126
۲۵	حضرت ابومحمد رویم بن احمد بن یزید رحمہ اللہ	128
۲۶	حضرت ابویعقوب یوسف بن حسین رازی رحمہ اللہ	132
۲۷	حضرت ابوالفوارس شاہ بن شجاع، شاہ کرمانی رحمہ اللہ	137
۲۸	حضرت ابوالحسن سمنون بن حمزہ (یا عبداللہ) الخواص رحمہ اللہ	139
۲۹	حضرت ابوعبداللہ عمرو بن عثمان بن کرب بن غصص مکی (عمرو مکی) رحمہ اللہ	142
۳۰	حضرت ابومحمد سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ	146
۳۱	حضرت ابوعبداللہ محمد بن فضل بلخی رحمہ اللہ	150

Scanned with OKEN Scanner

۳۲	حضرت ابوعبداللہ محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ	154
۳۳	حضرت ابوبکر محمد بن عمر الحکیم' وراق رحمہ اللہ	157
۳۴	حضرت ابوسعید احمد بن عیسیٰ خرآز رحمہ اللہ	161
۳۵	حضرت ابوالحسن علی بن سہل بن ازہر اصفہانی رحمہ اللہ	164
۳۶	حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق رحمہ اللہ	167
۳۷	حضرت ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل مغربی رحمہ اللہ	171
۳۸	حضرت ابوعلی حسن بن علی جوز جانی رحمہ اللہ	173
۳۹	حضرت ابوالورد کے بیٹے حضرت محمد اور احمد رحمہما اللہ	176
۴۰	حضرت ابوعبداللہ سجزی رحمہ اللہ	179

الطبقة الثالثة (ائمہ صوفیہ کا تیسرا طبقہ)

۴۱	حضرت ابومحمد احمد بن ابوالحسین محمد بن حسین جریری رحمہ اللہ	181
۴۲	حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء الآدمی رحمہ اللہ	185
۴۳	حضرت محفوظ بن محمود رحمہ اللہ	190
۴۴	حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ	191

Scanned with OKEN Scanner

۴۵	حضرت ابوعمرو الدمشقی رحمہ اللہ	193
۴۶	حضرت ابوبکر محمد بن حامد بن محمد بن اسمٰعیل بن خالد ترمذی رحمہ اللہ	195
۴۷	حضرت ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن اسماعیل الخواص رحمہ اللہ	199
۴۸	حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد خراز رحمہ اللہ	201
۴۹	حضرت ابوالحسن بنان بن محمد بن حمدان بن سعید بنان حمّال رحمہ اللہ	203
۵۰	حضرت ابوحمزہ البغدادی البزاز رحمہ اللہ	206
۵۱	حضرت ابوالحسین محمد بن سعد ورّاق رحمہ اللہ	208
۵۲	حضرت ابوبکر محمد بن موسیٰ واسطی رحمہ اللہ	212
۵۳	حضرت ابومغیث حسین بن منصور حلاج رحمہ اللہ	215
۵۴	حضرت ابوالحسن علی بن محمد بن سہل الصائغ الدینوری رحمہ اللہ	219
۵۵	حضرت ممشاذ دینوری رحمہ اللہ	222
۵۶	حضرت ابواسحاق ابراہیم بن داؤد رقی القصار رحمہ اللہ	224
۵۷	حضرت ابوالحسن خیر النساج رحمہ اللہ	226
۵۸	حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ	229

Scanned with OKEN Scanner

۵۹	حضرت ابوعبداللہ حسین بن عبداللہ بن بکر صبیحی رحمہ اللہ	231
۶۰	حضرت ابوجعفر احمد بن حمدان بن علی بن سنان رحمہ اللہ	234

الطبقۃ الرابعۃ (ائمہ صوفیہ کا چوتھا طبقہ)

۶۱	حضرت ابوبکر دلف بن مجدر شبلی رحمہ اللہ	237
۶۲	حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد مرتعش نیشاپوری رحمہ اللہ	246
۶۳	حضرت ابوعلی احمد بن محمد بن قاسم بن منصور بن شہریار روذباری رحمہ اللہ	249
۶۴	حضرت ابوعلی محمد بن عبدالوہاب ثقفی رحمہ اللہ	253
۶۵	حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد بن منازل رحمہ اللہ	257
۶۶	حضرت ابوالخیر الاقطع رحمہ اللہ	260
۶۷	حضرت ابوبکر محمد بن علی بن جعفر کتانی رحمہ اللہ	262
۶۸	حضرت ابویعقوب اسحاق بن محمد نہرجوری رحمہ اللہ	265
۶۹	حضرت ابوالحسن علی بن محمد مزین رحمہ اللہ	268
۷۰	حضرت ابوعلی حسن بن محمد ابوعلی بن کاتب رحمہ اللہ	271
۷۱	حضرت ابوالحسین بن بنان رحمہ اللہ	273

Scanned with OKEN Scanner

۷۲	حضرت ابوبکر عبداللہ بن طاہر بن حاتم طائی' ابہری رحمہ اللہ	274
۷۳	حضرت قرمیسینی رحمہ اللہ	277
۷۴	حضرت ابوالحسین علی بن ھند فارسی قرشی رحمہ اللہ	280
۷۵	حضرت ابواسحاق ابراہیم بن شیبان قرمیسینی رحمہ اللہ	282
۷۶	حضرت ابوبکر حسین بن علی بن یزدانیار رحمہ اللہ	285
۷۷	حضرت ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن مولد رحمہ اللہ	288
۷۸	حضرت ابوعبداللہ محمد بن احمد بن سالم بصری رحمہ اللہ	290
۷۹	حضرت محمد بن علی بن علیان رحمہ اللہ	293
۸۰	حضرت ابوبکر احمد بن سعدان رحمہ اللہ	295
	الطبقة الخامسة (صوفیہ اماموں کا پانچواں طبقہ)	
۸۱	حضرت سعید بن اعرابی رحمہ اللہ	299
۸۲	حضرت ابوعمرو محمد بن ابراہیم بن یوسف بن محمد زجاجی رحمہ اللہ	303
۸۳	حضرت جعفر خلدی رحمہ اللہ	305
۸۴	حضرت ابوالعباس سیاری رحمہ اللہ	309

۸۵	حضرت ابوبکر دقی رحمہ اللہ	314
۸۶	حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن رازی شعرانی رحمہ اللہ	316
۸۷	حضرت ابوعمرو اسماعیل بن نجید بن احمد بن یوسف بن سالم بن خالد سلمی	318
۸۸	حضرت ابوالحسن علی بن احمد بن سہل بوشنجی رحمہ اللہ	322
۸۹	حضرت ابوعبداللہ بن خفیف رحمہ اللہ	324
۹۰	حضرت ابوالحسین بندار بن حسین بن محمد بن مہلب رحمہ اللہ	329
۹۱	حضرت ابوبکر طمستانی فارسی رحمہ اللہ	332
۹۲	حضرت ابوالعباس احمد بن محمد دینوری رحمہ اللہ	335
۹۳	حضرت ابوعثمان سعید بن سلام مغربی رحمہ اللہ	338
۹۴	حضرت ابوالقاسم ابراہیم بن محمویہ نصرآبادی رحمہ اللہ	343
۹۵	حضرت ابوالحسن علی بن ابراہیم حصری رحمہ اللہ	347
۹۶	حضرت ابوعبداللہ محمد بن محمد بن حسن تروغبذی رحمہ اللہ	350
۹۷	حضرت ابوعبداللہ احمد بن عطاء بن احمد روذباری رحمہ اللہ	352
۹۸	حضرت ابوالحسن علی بن بندار بن حسین صیرفی رحمہ اللہ	356

Scanned with OKEN Scanner

۹۹	حضرت ابوبکر محمد بن احمد بن جعفر شمی رحمہ اللہ	358
۱۰۰	حضرت ابوبکر محمد احمد بن حمدون فراء رحمہ اللہ	359
۱۰۱	حضرت ابوعبداللہ محمد بن احمد بن مقریٔ رحمہ اللہ	360
۱۰۲	حضرت ابوالقاسم جعفر بن احمد بن مقریٔ رحمہ اللہ	361
۱۰۰	حضرت ابومحمد عبداللہ بن محمد راسبی رحمہ اللہ	364
۱۰۴	حضرت ابوعبداللہ محمد بن عبدالخالق دینوری رحمہ اللہ	365
	خَاتِمَہ	367

صوفی عبادت گزار خواتین کا تذکرہ

۱	حضرت رابعہ عدویہ رحمہا اللہ	368
۲	حضرت لبابہ متعبدہ رحمہا اللہ	370
۳	حضرت مریم بصریہ رحمہا اللہ	371
۴	حضرتِ مؤمنہ بنت بہلول رحمہا اللہ	371
۵	حضرت معاذہ بنت عبداللہ عدویہ رحمہا اللہ	372
۶	شبکہ بصریہ رحمہا اللہ	373

Scanned with OKEN Scanner

⑦	حضرت نسیہ بنت سلمان رحمہا اللہ	373
⑧	حضرت ریحانہ وَالِھَہْ رحمہا اللہ	374
⑨	حضرت غفیرہ عابدہ رحمہا اللہ	374
⑩	حضرت عافیہ مشتاقہ رحمہا اللہ	375
⑪	حضرت ام عبد اللہ بنت خالد بن میدان رحمہا اللہ	375
⑫	حضرت انیسہ بنت عمرو عدویہ رحمہا اللہ	376
⑬	حضرت ام الاسود بنت زید عدویہ رحمہا اللہ	376
⑭	حضرت شعوانہ رحمہا اللہ	377
⑮	حضرت سعیدہ بنت زید رحمہا اللہ	377
⑯	حضرت عثامہ بنت بلال بن ابو الدرداء رحمہا اللہ	378
⑰	حضرت ام ِسعید بنت علقمہ نخعیہ رحمہا اللہ	378
⑱	حضرت کردیہ بنت عمرو رحمہا اللہ	379
⑲	حضرت ام ِطلق رحمہا اللہ	379
⑳	حضرت حسناء بنت فیروز رحمہا اللہ	380

Scanned with OKEN Scanner

۲۱	حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ	380
۲۲	حضرت لبابہ عابدہ رحمہا اللہ	381
۲۳	حضرتِ حکمیہ دمشقیہ رحمہا اللہ	381
۲۴	حضرت رابعہ اَزدِیہ رحمہا اللہ	382
۲۵	حضرت عجردہ عمیہ رحمہا اللہ	383
۲۶	حضرت امِ سالم راسیہ رحمہا اللہ	383
۲۷	حضرت عبیدہ بنت ابی کلدب رحمہا اللہ	384
۲۸	حضرت ھند بنت مہلب رحمہا اللہ	384
۲۹	حضرت رابعہ بنت اسماعیل رحمہا اللہ	385
۳۰	حضرت فاطمہ نیشاپوری رحمہا اللہ	386
۳۱	حضرت امِ ھارون دمشقیہ رحمہا اللہ	387
۳۲	حضرت بحریہ رحمہا اللہ	388
۳۳	حضرت فاطمہ بردعیہ رحمہا اللہ	389
۳۴	حضرت عائشہ دینوریہ رحمہا اللہ	389

Scanned with OKEN Scanner

۳۵	حضرت امة الحمید بنت قاسم رحمہا اللہ	390
۳۶	حضرت عائشہ رحمہا اللہ	391
۳۷	حضرت فاطمہ زیتونہ رحمہا اللہ	391
۳۸	حضرت صفراء رازیہ رحمہا اللہ	392
۳۹	حضرتِ انیسہ بنت عمرو رحمہا اللہ	393
۴۰	حضرتِ ام الاسود بنت زید عدویہ رحمہا اللہ	393
۴۱	حضرت امِ علی رحمہا اللہ	394
۴۲	حضرت فاطمہ بنت عبداللہ' جویریہ رحمہا اللہ	395
۴۳	حضرت مونسہ صوفیہ رحمہا اللہ	396
۴۴	حضرتِ فخرویہ بنت علی رحمہا اللہ	396
۴۵	حضرت فاطمہ بنت احمد حجافیہ رحمہا اللہ	397
۴۶	حضرت ذکّارہ رحمہا اللہ	398
۴۷	حضرت عائشہ بنت ابی عثمان حضرت سعید بن اسماعیل الحیری الیشاپوری رحمہا اللہ	399
۴۸	حضرت ام ایمن فاطمہ رحمہا اللہ	400

Scanned with OKEN Scanner

۴۹	حضرت عمرہ فرغانیہ رحمہا اللہ	401
۵۰-۵۱	حضرت زبدہ وحضرت مضغہ رحمہا اللہ	402
۵۲-۵۳	حضرت عبدہ اور حضرت آمنہ رحمہا اللہ	402
۵۴	حضرت عائشہ مروزیہ رحمہا اللہ	403
۵۵	حضرت فاطمہ بنت احمد بن ھانی رحمہا اللہ	404
۵۶	حضرت ام عبداللہ رحمہا اللہ	405
۵۷	حضرت حبیبہ عدویہ رحمہا اللہ	405
۵۸	حضرت فاطمہ دمشقیہ رحمہا اللہ	406
۵۹	حضرت فطیمہ رحمہا اللہ	406
۶۰	حضرت امۃ اللہ جبلیہ رحمہا اللہ	407
۶۱	حضرت قسیمہ رحمہا اللہ	408
۶۲	حضرت مرھاء نصیبیہ رحمہا اللہ	409
۶۳	حضرت فاطمہ بنت احمد رحمہا اللہ	410
۶۴	حضرت میمونہ رحمہا اللہ	410

Scanned with OKEN Scanner

۶۵	حضرت ام احمد بنت عائشہ بنت ابوعثمان رحمہا اللہ	411
۶۶	حضرت عونہ نیشاپوریہ رحمہا اللہ	412
۶۷	حضرت امۃ العزیز (ھورہ) رحمہا اللہ	412
۶۸	حضرت قریشیہ نسویہ رحمہا اللہ	413
۶۹	حضرت وھیطہ' ام الفضل رحمہا اللہ	413
۷۰	حضرت زیادہ بنت خطاب طرزیہ رحمہا اللہ	415
۷۱	حضرت ملکہ بنت احمد بن حیویہ رحمہا اللہ	415
۷۲	حضرتِ فاطمہ بنت عمران رحمہا اللہ	416
۷۳	حضرتِ عبدوسہ بنت حارث رحمہا اللہ	416
۷۴	حضرتِ ام الحسین بنت احمد حمدان رحمہا اللہ	417
۷۵	حضرتِ ام کلثوم (خالہ) رحمہا اللہ	417
۷۶	حضرتِ عزیزہ ھرویہ رحمہا اللہ	418
۷۷	حضرت امِ علی بنت عبداللہ بن حمشاد رحمہا اللہ	419
۷۸	حضرت سریرہ شرقیہ رحمہا اللہ	419

۷۹	حضرتِ عنیزہ بغدادیہ رحمہا اللہ	420
۸۰	حضرت ام الحسین جمعہ بنت احمد بن محمد بن عبید اللہ قرشیہ رحمہا اللہ	421
۸۱	حضرت ام الحسین ورّاقہ رحمہا اللہ	422
۸۲	حضرتِ آمنہ مرجیہ رحمہا اللہ	422
۸۳	حضرت فاطمہ خانقیہ رحمہا اللہ	423
۸۴	حضرت عائشہ بنت احمد طویل مروزیہ رحمہا اللہ	423

Scanned with OKEN Scanner

ادارہ پیغام القرآن کی طرف سے

اللہ تعالیٰ کا بے شمار شکر ہے کہ ہم اپنے قارئین کے لئے حضرت ابو عبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی م ۴۱۲ھ رحمہ اللہ کا مرتب کردہ مجموعہ "طبقات الصوفیہ" پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ آسان سے آسان عبادت میں صوفیہ کرام کے اقوال پیش کریں تاکہ ہر شخص ان سے مستفید ہو سکے اور اپنی زندگی کو اللہ ورسول ﷺ کے احکامات کی روشنی میں گذارنے کا اہل ہو سکے۔

مترجم کے قلم سے اب تک ہم آٹھ نامور کتب کے آسان ترجمے کروا چکے ہیں اور مرحلہ وار انہیں زیورِ طباعت سے ہمکنار کر رہے ہیں۔

اُمید ہے کہ قارئین حضرات ہماری ان کاوشوں پر مسرور ہونگے اور ہماری کامیابی کی دُعا کریں گے۔

محمد محسن وفقری برادران

08-07-2022

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تخیلِ مترجم

سرورِ کونین سیدنا ومولانا حضرت محمد ﷺ نے پروردگارِ عالم جل جلالہ کے فضل وکرم اور قرآنی تعلیمات کی بناء پر اللہ تعالیٰ کے بندوں کی یوں تربیت فرمائی کہ وہ انمول موتی، ہیرے اور ستاروں سے بڑھ کر روشن ستارے بن گئے' اور پھر قیامت کے لئے ایسے اصول وضوابط عطا فرما دیئے کہ جن پر عمل کر کے اپنی دنیا اور آخرت سنواری جاسکتی ہے۔ آپ کے بعد آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سلسلۂ تربیت کو پروان چڑھایا' اپنے شبانہ روز لمحات دینِ الٰہی کے لئے وقف کئے رکھے۔ یہ سلسلہ انشاء اللہ قیامت تک جاری وساری رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارکہ ہے:

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ

کہ انسان کو ہمہ جہتی طور پر یوں تخلیق کیا گیا ہے جیسے ہر نیک کام کے لئے اسے ہونا چاہیے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے یہ بندے اپنے آپ کو پابند کر کے یوں زندگیاں گزارتے چلے آرہے ہیں جو خدا اور رسول ﷺ کو عین پسند ہیں۔

اللہ کے ان نیک بندوں کے لئے امت مصطفویہ میں ''صوفی'' کا لفظ رواج پاگیا چنانچہ صوفیوں کا یہ گروہ قیامت تک جاری رہے گا۔ انہی کے متعلق سرکارِ دو عالم ﷺ نے اہل دنیا کو بتا دیا تھا کہ انہی کی وجہ سے تمہیں روزی ملے گی اور انہی کے سبب بارشیں ہوں گی چنانچہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کاروبارِ دنیا انہی نیک بندوں کے صدقے میں انجام پا رہا ہے۔ روزی انہی کی وجہ سے دستیاب ہو رہی ہے اور بارشیں انہی کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔ غرض دنیا کا ہر اچھا سلسلہ انہی کی بدولت انجام پاتا جا رہا ہے اور جب ان میں سے آخری شخص اٹھا لیا جائے گا تو یہ

Scanned with OKEN Scanner

دنیا لپیٹ دی جائے گی اور قیامت برپا ہو جائے گی۔

طبقات الصوفیہ نامی یہ کتاب پانچویں صدی ہجری کے ابتدائی دور میں وصال فرمانے والے عظیم بزرگ ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی رحمہ اللہ نے ترتیب دی تھی جس میں انہوں نے امام قسم کے صوفیہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا۔ ہر طبقے میں بیس بیس صوفیہ کا ذکر کرتے ہوئے ہر صوفی کی تقریباً بیس بیس حکایات درج کر دی ہیں۔ مزید برآں چوراسی خواتین اسلام کا ذکر بھی کیا ہے جن میں سے ہر ایک نہایت پاکباز اور نامور ہو گزری ہے۔ پہلا طبقہ حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے شروع ہوتا ہے، جن کا وصال ۱۸۷ھ میں ہوا۔ دوسرا طبقہ حضرت ابوالقاسم جنید بن محمد بغدادی رحمہ اللہ سے شروع ہوتا ہے جن کا وصال ۲۹۷ھ کو ہوا۔ تیسرا طبقہ حضرت ابومحمد احمد بن محمد بن حسین جریری سے شروع ہوتا ہے جن کا وصال ۳۱۱ھ میں ہوا۔ چوتھا طبقہ حضرت ابوبکر دلف سے شروع ہوتا ہے ان کا وصال ۳۳۴ھ میں ہوا اور پانچواں طبقہ حضرت سید بن اعرابی رحمہ اللہ سے آغاز پذیر ہے جن کا وصال ۳۴۱ھ میں ہوا جبکہ عبادت گزار خواتین کا سلسلہ نامور خاتون حضرت رابعہ عدویہ بصریہ سے شروع کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان بزرگ مردوں اور خواتین کا ایک ایک قول قابل عمل ہے، قابل ستائش ہے اور قربِ خدا ورسول ﷺ کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ ان کے مطالعہ سے روح کو تسکین ملتی ہے اور عین اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے راہیں کھلتی ہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مرد و عورت کو بدنام آزادی کی بجائے پابند زندگی گزارنے کی توفیق ارزانی فرمائے جس سے آخرت میں سرخروئی حاصل ہو، ہم اپنا آپ سنوار سکیں اور لوگوں کو راہنمائی دے سکیں۔ آمین

حضرت مصنف کے حالات کے لئے استاد زادۂ من حضرت صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف اوکاڑہ کو زحمت دی تھی جن کا قلم ماشاء اللہ صاف ستھرا ہے چنانچہ انہوں نے ازراہِ ارادہ عبادت و قربِ صوفیہ بہترین حالات قلم بند فرما دیئے ہیں جس پر میں اور برادرِ عزیز محمد محسن فقری سراپا سپاس ہیں۔

گدائے پیر سیال

شاہ محمد چشتی سیالوی انصاری عفی عنہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدّمہ

ہر قسم کی تعریف دراصل اس اللہ کی ہوتی ہے جو ہر وقت' ہر دور' ہر گھڑی اور ہر لمحہ میں اپنی قدرت کے نشان اور عزت کے انوار ظاہر کر رہا ہے اور جس نے ہر دور میں کوئی نہ کوئی نبی بھیجا جو مخلوق کی راہنمائی کرتا رہا اور انہیں راہِ خدا پر لگاتا رہا' آخر کار اس نے نبیوں اور رسولوں کا یہ سلسلہ حضرت محمد پر ختم کر دیا' اللہ تعالیٰ آپ پر' تمام انبیاء اور اپنے رسولوں پر رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ (آمین)

نبیوں کے بعد اس نے اولیاءِ کرام کا سلسلہ جاری رکھا جو ان کے امتیوں کو ان کے طریقے پر چلاتے رہے اور انہیں ان کی بتائی راہوں پر لگاتے رہے چنانچہ ایسا کوئی وقت نہیں گذرا جس میں کوئی' حق تعالیٰ کی طرف بلانے اور واضح دلائل کے ذریعے راہنمائی کرنے والا موجود نہ رہا ہو۔

پھر ہر دور میں اولیاءِ کرام کے کئی گروہ بنائے' چنانچہ ولی کے پیچھے ولی آتے ہیں جو اُن کے طریقوں پر چلتے اور ان کی راہوں کی پیروی کرتے رہے ہیں جن سے مرید حضرات راہِ راست سیکھ سکیں اور اللہ کو ایک ماننے والے تسلی میں رہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَوۡ لَا رِجَالٌ مُّؤۡمِنُوۡنَ وَنِسَآءٌ مُّؤۡمِنٰتٌ لَّمۡ تَعۡلَمُوۡهُمۡ اَنۡ تَطَـُٔوۡهُمۡ فَتُصِيۡبَكُمۡ مِّنۡهُمۡ مَّعَرَّةٌ ۢ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ لِيُدۡخِلَ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ (سورۃ الفتح:۲۵)

''اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں' جن کی تمہیں خبر نہیں' کہیں' تم انہیں روند

ڈالو تو تمہیں ان کی طرف سے انجانے میں کوئی مکروہ پہنچے تو ہم تمہیں ان کے قتال کی اجازت دیتے' ان کا یہ بچاؤ اس لئے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے۔''

اور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''سب سے بہتر لوگ میرے دَور والے ہیں' پھر ان کے ساتھ ہی بعد میں آنے والے اور پھر ان کے بعد آنے والے۔''(۱)

نیز یہ بھی ارشاد فرمایا: ''میری امت کا معاملہ اس بارش جیسا سمجھو جس کے بارے میں پتہ ہی نہیں چل سکتا کہ اس کا ابتدائی حصہ بہتر ہوتا ہے یا آخری۔''(۲)

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے یہ بتا دیا کہ آپ کی اُمت کے آخر میں آنے والے لوگ اولیاء اور ابدال حضرات سے خالی نہیں ہوں گے جن کا کام یہ ہوگا کہ آپ کی اُمت کو آپ کی ظاہری شریعت بتاتے رہیں اور اس کی حقیقت سے واقف رکھیں نیز باتوں باتوں میں یا خود عمل کر کے انہیں شریعت کے طریقوں اور ضروری مسائل پر عمل کرنے کا شوق دلاتے رہیں۔

دراصل یہ اولیاء حضرات' امتوں میں نبیوں اور رسولوں کے نائب ہوتے ہیں (رحمہم اللہ تعالیٰ)۔

یہی وہ لوگ ہیں' جو توحید کے اصل مطلب جانتے ہیں' محدثین ہیں' سچی اور درست سوجھ بوجھ رکھتے ہیں' ستھرے طریقوں پر چلتے ہیں اور قیامت تک رسولوں کی راہوں پر چلتے رہیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سے یہ روایت ملتی ہے' آپ نے فرمایا تھا: ''میری امت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اخلاق و عادات اپنانے والے چالیس مرد ہر دور میں ملیں گے اور جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا تو ان کی روحیں قبض کر لی جائیں گی۔''(۳)

میں نے اپنی کتاب ''کتاب الزھد'' میں صحابہ کرام' تابعین اور تبع تابعین کا ذکر ان کے دَور اور طبقوں میں بیان کیا ہے چنانچہ اس دوران ان میں سے ان صاحبِ حال لوگوں کا ذکر کر دیا ہے جو دنیا سے الگ تھلگ ہو کر کلام کرتے ہیں' توحید کی حقیقت سے واقف ہوتے ہیں اور تنہاء ہو کر رہنا جانتے ہیں' اسی دوران

۱۔ صحیح بخاری' مسلم شریف' ترمذی شریف' مسند امام احمد۔

۲۔ ترمذی شریف' مسند امام احمد' ابن حبان' فتح الباری' مجمع الزوائد' المطالب العالیہ' مشکوٰۃ' کشف الخفاء' تاریخ بغداد' الوار المنتشرہ۔

۳۔ اتحاف السادۃ المتقین' تاریخ اصبہان۔

Scanned with OKEN Scanner

خیال آیا کہ میں بعد میں آنے والے حضرات کے حالات میں ایک کتاب لکھوں جس کا نام ''طبقات الصوفیہ'' رکھوں جسے صوفیہ کے آئمہ، مشائخ اور علماء کا بیان کرتے ہوئے پانچ حصوں میں تقسیم کروں چنانچہ میں ان کے ہر طبقے میں بیس مشائخ کا ذکر کرتا ہوں جن میں سے ہر ایک، ایک ہی دور میں امام ہو گذرا ہے یا ان کا دور قریب قریب تھا، میری کوشش یہ ہے کہ اپنی طاقت، کوشش اور ہمت کے مطابق، ان میں سے ہر ایک کی وہ کلام، عادات اور سیرت بیان کروں جس سے ان کے طریقہ، حال اور علم کا پتہ چل سکے۔

یہ کام میں نے اس وقت شروع کیا جب میں نے اپنے اس کام اور دیگر کاموں میں اللہ سے استخارہ کر لیا تھا چنانچہ اس میں میری کوشش اور ہمت کا قطعاً دخل نہیں ہے، میں اس کی بارگاہ میں درخواست کرتا ہوں کہ اس بارے میں، نیز ہر بھلے کام میں میری مدد فرمائے، اس کیلئے مجھے توفیق دے اور یہ کام کر گذرنے کی ہمت دے۔

اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ کی آل، صحابہ کرام اور ازواجِ مطہرات پر بے شمار رحمتیں فرمائے اور انہیں سلامت رکھے۔ (آمین)

Scanned with OKEN Scanner

9-8-22 یوم عاشورہ

الطبقة الاولیٰ

صوفیہ کا پہلا طبقہ

① حضرت فضیل بن عیاض بن مسعود بن بشر تمیمی یربوعی خراسانی رحمہ اللہ (م ۱۸۷ھ)

آپ ''مرو'' کی جانب اس بستی میں رہتے تھے جس کا کام ''فندین'' تھا جیسا کہ ہمیں کوفہ میں یحییٰ بن محمد عکرمی نے بتایا تھا کہ آپ کے مرید ابراہیم بن اشعث نے یونہی ذکر کیا تھا چنانچہ کہتے ہیں' میں نے مصر میں حسین بن محمد بن فرردق کو کہتے سنا' انہوں نے کہا: میں نے احمد بن حموک سے سنا' انہوں نے کہا: میں نے نصر بن حسین بخاری سے سنا' وہ کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن اشعث سے سنا تھا' وہ اس بات کا ذکر کر رہے تھے۔

حضرت ابراہیم بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاتے ہیں کہ آپ کی پیدائش سمرقند میں ہوئی اور ابیورد میں پرورش پائی۔ (تاریخ کبیر وغیرہ)

یونہی میں نے احمد بن محمد' انہوں نے ابراہیم بن نصر ضبی سے سمرقند میں' انہوں نے محمد بن علی اور انہوں نے ابراہیم بن شماس سے سنا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل بن عیاض سے سنا' فرما رہے تھے: میں سمرقند

Scanned with OKEN Scanner

میں پیدا ہوا اور ابیورد میں پرورش پائی۔

میں نے ابومحمد سمرقندی سے سنا' انہوں نے سراج سے' انہوں نے جوہری سے سنا جن کے مطابق حضرت فضیل بن عیاض کے لڑکے ابوعبیدہ نے بتایا' میرے والد فضیل بن عیاض بن مسعود بن بشر ابوعلی (بنو یربوع کی شاخ بنوتمیم سے تعلق تھا) سمرقند میں پیدا ہوئے اور ابیورد میں پرورش پائی جبکہ اس سے قبل کوفہ کے رہنے والے تھے۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض اصل میں بخارا کے رہنے والے تھے۔ واللہ اعلم' سالِ وفات محرم ۱۸۷ھ ہے اور حدیث کی سند میں شامل ہیں۔

اقوال زریں

- حضرت فضیل بن عیاض' حضرت منصور سے' وہ ابراہیم سے' وہ علقمہ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے فرمایا تھا: اے دنیا! میرے اولیاء کے ہاں سے گذرتے وقت ان کے لئے ایسی میٹھی نہ ہو جانا کہ انہیں کسی آزمائش میں ڈال دو۔
- حضرت فضیل بن عیاض فرماتے تھے کہ بدعتی شخص کے پاس بیٹھنے والے کو دانائی نہیں دی جاتی۔
- حضرت مردویہ صائغ ہی بتاتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ آخری دور میں ایسے لوگ ہوں گے جو ظاہر پرستوں کے بھائی بنیں گے لیکن بھیدوں والوں (اولیاء) کے دشمن ہوں گے۔
- حضرت فضیل بن عیاض ہی کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے سب سے زیادہ حقدار وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کی پہچان رکھا کرتے ہیں۔
- حضرت فضیل ہی فرماتے ہیں کہ جس کے پاس قرآن کے علم کی دولت ہے' انہیں مخلوق اور خلیفوں (حکمرانوں) سے کوئی غرض نہیں رکھنی چاہیے' مخلوق کو چاہئے کہ اپنی غرضیں اس سے پوری کریں۔
- آپ ہی فرماتے ہیں: ہمارے ہاں کسی کی جان پہچان نہ تو زیادہ روزے رکھنے سے ہوتی ہے اور نہ ہی زیادہ نمازیں پڑھنے سے' ہمارے ہاں تو جان کا نذرانہ پیش کرنے' دل کی سلامتی اور اُمت کی خیر خواہی

کرنے سے ہوتی ہے۔ (حلیہ، طبقات الاولیاء)

- حضرت فضیل فرماتے ہیں: سچائی اور حلال شے کی تلاش سے بڑھ کر کوئی ایسی شے نہیں جس سے لوگوں میں خوبصورتی پیدا ہو سکے۔
- آپ ہی کا فرمان ہے کہ دنیا سے الگ تھلگ ہو جانے کی اصل غرض اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنا ہوتا ہے۔
- آپ کا ارشاد ہے: جسے لوگوں کی پہچان ہو جائے، وہ چین اور آرام میں رہے گا۔
- آپ فرماتے ہیں: میں خوشی کے دنوں میں کسی شخص کے بھائی چارے کو اچھا نہیں سمجھتا، میرے خیال میں جب تم اس پر ناراضگی کرو تو اس وقت اس کے بھائی چارے کو اچھا سمجھا جائے گا۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت فضیل نے فرمایا تھا: قاری (علم قرآن والوں) حضرات سے دور رہا کرو کیونکہ اگر وہ تم سے محبت کریں گے تو تمہاری ایسی تعریف کریں گے جو تم میں موجود نہ ہو اور اگر تم سے ناراض ہوں گے تو تمہارے خلاف گواہی دیں گے جو مان لی جائے گی۔
- حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل بن عیاض سے تواضع اور عاجزی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حق تعالیٰ کے سامنے جھکا کرو اور اسی کے سامنے سرِ نیاز جھکاؤ اور جس کی طرف سے بھی حق بات سنو، قبول کیا کرو۔
- حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا: میں ایسی بیماری کی خواہش رکھتا ہوں جس میں میری بیمار پرسی کرنے والا کوئی نہ ہو۔
- حضرت ابراہیم بن اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے کہا: (لوگو) تم میں دو ایسی عادتیں پائی جاتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ تم جاہل ہو، خوشی کے موقع کے علاوہ ہنس پڑنا اور جاگے بغیر صبح تک سوتے رہنا۔
- حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کیلئے زبانی تو محبت اور خلوص کا اظہار کرتا ہے لیکن دل میں اس کے خلاف دشمنی اور کینہ رکھتا ہے تو اللہ اس پر لعنت کرتے ہوئے اس کو کانوں سے بہرا

Scanned with OKEN Scanner

کر دیتا ہے اور اس کے دل کی آنکھیں اندھی کر دیتا ہے۔

- حضرت فضیل ہی اللہ تعالیٰ کے فرمان:

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ﴿انبیاء:۱۰۶﴾

"بے شک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو۔"

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہاں عٰبِدِیْنَ سے مراد وہ لوگ ہیں جو پانچوں نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

- آپ فرماتے ہیں کہ پوری برائی گھر میں رکھی گئی ہے جو دنیا سے پیار کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جبکہ پوری بھلائی بھی گھر ہی میں رکھی گئی ہے لیکن یہ دنیا سے الگ تھلگ ہو جانے پر ملتی ہے۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جو شرارت کرنے سے رک جائے تو اس کا کوئی موقع خوشی سے خالی نہ ہوگا۔
- آپ نے فرمایا: تین عادتیں وہ ہیں جن سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے: زیادہ کھانا' زیادہ سونا اور باتیں زیادہ کرتے رہنا۔
- آپ نے فرمایا: بہترین عمل وہ ہوتا ہے جو پوشیدہ طور پر کیا جائے' یہ اس سے شیطان کو روکے رکھے گا اور دکھلاوے سے دور کر دے گا۔ (دکھلاوا نہیں بنے گا)۔
- آپ نے فرمایا: کسی نعمت کا شکر یہ ہوتا ہے کہ تم اسے بیان کر دیا کرو۔
- فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اس کے علاوہ کوئی بات پسند نہیں کہ وہ پرہیز گاروں کی روزی وہاں سے بھیجے جہاں سے ان کے خواب وخیال میں نہ ہو۔
- آپ ہی نے فرمایا: ایسے شخص کے عمل کی کوئی حیثیت نہیں جس کی وہ نیت ہی نہ کرے اور جو کسی کام سے ثواب کا ارادہ نہیں رکھتا' اسے اجر کیا ملے گا؟
- آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: وہ شخص نہایت بہتر ہوتا ہے جو لوگوں میں رہنے سے باز آئے' اپنے پروردگار سے انس ومحبت رکھے اور خطائیں کرنے پر رویا کرے۔

Scanned with OKEN Scanner

۲ حضرت ابوالفیض ذوالنون بن ابراہیم مصری رحمہ اللہ (م ۲۴۵ھ)

آپ کا نام ثوبان بن ابراہیم بھی ملتا ہے، ذوالنون لقب تھا جبکہ فیض بن ابراہیم بھی لکھا ملتا ہے۔

حضرت حسین بن احمد ماذرائی کہتے ہیں کہ حضرت ابوعمر کندی نے اپنی کتاب ''اعیان الموالی'' میرے سامنے پڑھی تو اس میں حضرت ذوالنون بن ابراہیم اخمیمی کا ذکر بھی تھا، آپ قریش کے غلام تھے اور آپ کے والد ابراہیم ''نوبہ'' سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا وصال ۲۴۵ھ کو ہوا تاہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ۲۴۸ھ کو ہوا۔

آپ سے حدیث کی روایت بھی ملتی ہے۔

- حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ، حضرت لیث بن سعد، وہ نافع اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا مومن کے لیے تو قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہوتی ہے۔

- حضرت ابراہیم بن یونس فرماتے ہیں، میں نے حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے سنا، فرمایا تھا: دیکھو! کہیں معرفت کا دعویٰ نہ کر بیٹھنا، زہد و عبادت کو کاروبار نہ سمجھنا یا پھر ایسے نہ ہو کہ اپنی عبادت پر بھروسہ کرنے لگو۔

- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کونسا پردہ زیادہ خفیہ اور شدید شمار ہوتا ہے؟ (جس کے ذریعے ایک مرید، اللہ سے پردے میں رہے) آپ نے فرمایا: اپنے نفس پر نگاہ ڈالنا اور اس کے بارے میں سوچ بچار کرنا۔

- حضرت محمد بن سعید خوارزمی کہتے ہیں، حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے جب محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اصل محبت یہ ہے کہ تم اس چیز سے پیار رکھو جو اللہ کو پسند ہے، اس چیز سے بغض رکھو جو اللہ کو

Scanned with OKEN Scanner

بری لگتی ہے' ہر بھلائی کا کام کرو' ہر اس چیز کو چھوڑ دو جو اللہ کو ملنے سے روکاوٹ بنتی ہے' اللہ کے بارے میں کسی چیز سے ذرہ بھر بھی خوف نہ رکھو لیکن مومنوں پر مہربان رہو' کافروں سے سختی برتو اور دین کے معاملے میں رسولِ اکرم ﷺ کی فرمانبرداری کرتے رہو۔

۵ حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص میری فرمانبرداری کرے' میں اس کا دوست بن جاتا ہوں' وہ مجھ پر بھروسہ کیا کرے اور مجھے حکم کرے کیونکہ میری عزت کی قسم' اگر وہ مجھ سے چاہے کہ میں دنیا کو ختم کردوں تو اس کی خاطر میں یہ بھی کرنے کو تیار ہوں گا۔

۶ حضرت عبداللہ بن محمد بن میمون نے بتایا کہ میں نے حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے صوفی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: صوفی وہ ہوتا ہے کہ بولے تو اس کی بناء پر حقائق کھلتے جائیں اور اگر وہ چپ ہو جائے تو اس کی طرف سے اس کے اعضاء بولیں اور مشکلات دور کرتے جائیں۔

۷ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے ساتھ انس ومحبت کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ اللہ کے لئے دل صاف ہوتا ہے اور اللہ کے ساتھ گہرا تعلق یہ ہوتا ہے کہ اس کے سوا ہر چیز سے تعلق توڑا ہوا ہو۔

۸ حضرت سعید بن عثمان خیاط کہتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: جس شخص کا خیال یہ ہو کہ وہ عاجزی سے کام لے تو اپنے دل کو عظمت کی طرف لگانا ہوگا کیونکہ یوں وہ ڈھل کر صاف ہو جائے گا اور جو اللہ کی بادشاہی دیکھے' اس کے دل سے بادشاہی خیالات نکل جائیں گے کیونکہ اللہ کے دبدبے کے سامنے سب دل فقیر ہوتے ہیں۔

۹ حضرت سعید بن عثمان بتاتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے طبیب (علاج کرنے والا) سے زیادہ جاہل کوئی نہیں دیکھا کیونکہ وہ نشہ کی حالت میں نشہ والے کا علاج کرتا ہے حالانکہ اس کے نشہ کی کوئی دواء نہیں ہوتی جس سے اسے آرام آجائے' اسے توبہ کرنی چاہئے۔

۱۰ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے تنہائی سے بڑھ کر خلوص کی تلاش پر ابھارنے والی کوئی شے نہیں دیکھی کیونکہ جب کوئی تنہائی میں ہوتا ہے تو اللہ کے علاوہ کسی شے کی طرف نگاہ نہیں کرتا اور

جب وہ اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھتا تو اسے اللہ کے حکم کے سوا کوئی چیز ہلا نہیں سکتی اور جو تنہائی پسند کرتا ہے تو اس کا تعلق سیدھا خلوص کے ساتھ ہو جاتا ہے تو وہ سچائی کے بڑے دامن کو تھام لیتا ہے۔

- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے ساتھ محبت کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ ایسا شخص حبیب اللہ ﷺ کے اخلاق' کاموں' آپ کے حکم اور آپ کے طریقوں پر چلنے میں فرمانبرداری دکھاتا ہے۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب دل میں یقین صحیح طور پر پیدا ہو جاتا ہے تو اس میں صحیح خوف تبھی پیدا ہوتا ہے۔
- حضرت سعید بن عثمان نے فرمایا کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے مجھے یہ شعر سنائے تھے۔

''میں خود تو مر جاؤں گا لیکن تجھ سے میری محبت ختم نہ ہوگی اور میں تمہاری سچی محبت میں اپنی خواہش پوری نہیں کروں گا۔

تمام آرزوؤں میں میری آرزو یہ ہے کہ تو خود میری آرزو ہے اور جب میں محتاج ہوتا ہوں تو مکمل طور پر تو ہی غنی دکھائی دیتا ہے۔

میرا سوال تجھی سے ہوتا ہے اور میں صرف تجھے دیکھتا ہوں' میری خواہشات تو ہی پوری کرنے والا ہے اور دل میں تو ہی سمایا ہوا ہے۔

میرے دل نے تیرے بارے میں وہ کچھ برداشت کیا ہے جسے میں بتا نہیں سکتا خواہ تیرے بارے میں میری بیماری لمبی ہو جائے یا مجھے نقصان ہوتا رہے۔

تیرے بارے میں میرے پنجر میں وہ کچھ ہے جو تو جانتا ہے اور جسے کوئی بھی نہ تو اپنے گھر والوں کو بتا سکتا ہے اور نہ ہی پڑوسیوں کو۔

تیری وجہ سے میری انتڑیوں میں ایسی بیماری لگی ہے جس نے ہوش بھلا دیئے ہیں' میرا سہارا نہیں رہا اور دل پریشان ہے۔

مجھے اپنے ہاں سے معافی دیدے جس کی وجہ سے مجھ میں زندگی رہے اور ایسی آسانی سے میری مدد فرما جو میری تنگی دور کر دے۔''

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں دعا کیلئے دونوں ہاتھ تیری طرف پھیلاؤں تو مجھ بھولے ہوئے کو تو کب تک کافی ہوگا' کیا میں تم سے اپنے کئے کی بناء پر اُمید توڑ لوں' میرے لئے تجھ سے یہی سوال کافی ہے کہ تو میرے حال کو جان لے۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے قرب کا دعویٰ کرنے والا ہر شخص اپنے دعوے کی وجہ سے حق تعالیٰ کا مشاہدہ کرنے سے پردے میں ہے کیونکہ حق تعالیٰ اہلِ حق کا مشاہدہ کرتا ہے کیونکہ اللہ ہی حق ہے' اور اس کا فرمان حق ہے' دعویدار کو یہ ضرورت نہیں کہ حق تعالیٰ کے مشاہدے میں دعویٰ کرے البتہ جب وہ اس سے غائب ہو تو یہ دعویٰ کر سکتا ہے کیونکہ دعویٰ وہی کیا کرتے ہیں جو پردے میں ہوں۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص مخلوق سے محبت رکھے تو گویا اس نے فرعونوں کے بستر پر جگہ بنالی' جس نے اپنے نفس کو نہیں دیکھا تو گویا اس میں خلوص آ گیا اور جو شخص چیزوں میں سے صرف اسی ذات کو دیکھے تو اسے یہ پرواہ نہ ہوگی کہ اس سے کم تر چیزیں اس کے ہاتھ سے نکل گئیں۔
- حضرت یوسف بن حسین کہتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: سچائی' اللہ کی اس زمین میں گویا تلوار ہوتی ہے' وہ جس پر چلائی جائے' اسے کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اپنے عمل کے ذریعے خوبی دکھائے' اسکی نیکیاں برائیاں بن جائیں گی۔
- حضرت یوسف بن حسین کہتے ہیں' حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم پہلے ہی قدم سے اللہ کی خواہش رکھو گے تو اسے پا ہی لو گے نیز اسے جان لو گے۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے انس و محبت کی کم از کم منزل یہ ہوتی ہے کہ اگر انسان کو آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ اپنے مقصد سے پیچھے نہ ہٹے۔
- حضرت ابن البرقی فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ سے انس و محبت رکھنا گویا ایک ابھرنے والا نور ہوتا ہے لیکن مخلوق سے رکھی محبت وانس یقینی غم ہوتا ہے۔
- حضرت یوسف بن حسین فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی

ہیں جنہوں نے اللہ سے ڈر کر گناہ ترک کرنے کے بعد اللہ کے کرم سے حیاء و شرم کی بناء پر گناہ چھوڑ دیا ہوتا ہے چنانچہ ان حالات میں اگر وہ فرما دے کہ جو چاہو کرو، میں گناہ کی وجہ سے تمہیں نہیں پکڑوں گا تو اس سے حیاء اور گناہ چھوڑنے کی وجہ سے اللہ کا کرم اور زیادہ ہو جاتا ہے لہٰذا اگر تم ایک آزاد کریم اور شکر گزار ہو تو اس کے ڈرانے کے باوجود گناہ کیسے کر سکو گے۔

- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے خوف تمہارے عمل کا نگران ہوتا ہے جبکہ اس سے امید مشقتوں کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔

- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے مانگنا ہو تو فقیری کی زبان میں مانگا کرو، زور دے کر نہ مانگا کرو۔

- حضرت علی بن عبداللہ کرخی فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے بارے میں سوچ بچار عبادت کی ابتداء ہوتی ہے، خواہشاتِ نفسانی کے پیچھے پڑنا' بیکار خواہشات کی علامت ہے جبکہ اللہ پر بھروسے کی علامت یہ ہے کہ انسان کسی بھی قسم کا طمع و لالچ نہ رکھے۔

- حضرت یوسف بن حسین فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک فقیر شخص میرا دوست تھا' وہ فوت ہو گیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ فرمایا؟ اس نے کہا: مجھ سے اس نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں اس لئے بخش دیا ہے کہ تم ان کمینے دنیا داروں کی طرف روٹی مانگنے جاتے تھے اور تمہیں اس کے لئے روٹی ملنے سے پہلے کئی بار جانا پڑتا تھا۔

- حضرت ابوالفضل عباس بن حمزہ فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: پہلے یہ ہوتا تھا کہ اہلِ علم آدمی علم کی وجہ سے دنیا سے ناراض ہوتا اور اسے چھوڑ دیتا تھا لیکن آج یہ حالت ہے کہ آدمی اپنے علم کی وجہ سے دنیا کے ساتھ محبت رکھتا اور اسے تلاش کرتا پھرتا ہے یونہی اس سے پہلے آدمی کے علم پر مال ایک بوجھ بنا ہوتا تھا لیکن آج آدمی اپنے علم کے ذریعے مال کماتا پھرتا ہے' پھر علم والے کے ظاہر و باطن میں نیکی کی زیادتی دکھائی دیتی تھی جبکہ آج یہ حالت ہے کہ بہت سے علم والوں کے ظاہر و باطن میں فساد پیدا ہو چکا ہے۔

- حضرت یوسف بن حسین فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک عارف کی حالت یہ ہوتی ہے کہ روزانہ وہ زیادہ خوف زدہ ہوتا جاتا ہے کیونکہ ہر گھڑی وہ اللہ کے قریب ہوتا جاتا ہے۔
- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اے مریدلوگو! تم میں سے جو راہ خدا پر چلنا چاہتا ہے' وہ علماء سے ملتے وقت جاہل بنا کرے' دنیا کو ترک کرنے والوں سے ملنے کی خواہش کرے اور جب معرفت خدا رکھنے والوں سے ملے تو زبان بند رکھا کرے۔
- حضرت عباس بن حمزہ فرماتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عارف شخص ہر وقت ایک حالت پر نہیں رہتا' وہ اپنی ہر حالت میں اپنے پروردگار کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

③ حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ (۱۶۶ھ)

آپ بلخ کے رہنے والے تھے' شہنشاہوں اور کھاتے پیتے گھرانوں سے تعلق تھا' آپ شکار کو نکلے تو ہاتف غیبی نے آواز دی اور آپ کو غفلت کی زندگی سے چوکنا کیا چنانچہ دنیا کی زیب و زینت ترک کر کے دنیا کو چھوڑنے والے پرہیز گاروں میں شامل ہو گئے' آپ مکہ کو روانہ ہو گئے جبکہ حضرت سفیان ثوری اور فضیل بن عیاض بھی ہمراہ تھے۔ وہاں سے شام چلے گئے اور اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے رہے' وہیں فوت ہوئے۔ حدیث کی سند میں شامل تھے چنانچہ حدیث کی ایک روایت میں ہے: حضرت بقیہ نے بتایا' حضرت ابراہیم بن ادھم نے حضرت ادھم بن منصور سے' انہوں نے حضرت سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے پگڑی کے پیچ پر سجدہ فرمایا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء' سنن بیہقی شریف وغیرہ)

- حضرت ابراہیم بن بشار فرماتے ہیں کہ میں شام میں حضرت ابراہیم بن ادھم کے پاس رہا' میرے علاوہ حضرت ابو یوسف غسولی اور حضرت ابوعبداللہ سنجاری بھی تھے' میں نے عرض کی: اے ابو اسحاق! آپ

Scanned with OKEN Scanner

ابتدائی حالات تو بتایئے کہ کیا کچھ ہوا؟ انہوں نے بتایا: میرے والد خراسان کے بادشاہوں میں تھے' میں جوان تھا چنانچہ شکار کو نکلا' اپنے گھوڑے پر سوار تھا' میرے ساتھ ایک کتا بھی تھا' میں ایک خرگوش یا لومڑی کے پیچھے ہولیا' ابھی میں اسے تلاش کر ہی رہا تھا کہ اس غیبی ہاتف نے مجھے آواز دی جسے میں نے دیکھا نہیں' اس نے کہا: اے ابراہیم! تجھے اس مقصد کیلئے پیدا کیا گیا ہے یا تمہیں ایسے کام کرنے کا حکم ملا ہے؟ میں خوفزدہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور پیچھے مڑ آیا' کچھ دیر بعد گھوڑے کو پھر ایڑی لگائی تو ویسے ہی ہوا' تین بار ایسا ہوا' اسی دوران گھوڑے کی زِین سے ہاتف نے کہا: بخدا نہ تو تم اس مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور نہ ہی تمہیں ایسے کام کرنے کا حکم ملا ہے۔

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں گھوڑے سے نیچے اتر آیا' اسی دوران میرے والد کا چرواہا ملا جو بکریاں چرا رہا تھا' میں نے اس سے اون کا بنا جبہ لے کر پہن لیا اور گھوڑا اسے دے دیا' سامان بھی اسے دے دیا اور خود مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

ابھی میں جنگل ہی میں چلا جا رہا تھا کہ چلے جانے والے ایک شخص سے ملاقات ہو گئی' اس کے پاس نہ تو کوئی برتن تھا اور نہ ہی کچھ کھانے کو تھا۔ شام ہوئی اور اس نے نماز مغرب پڑھ لی تو ہونٹوں میں کچھ پڑھا جسے میں سمجھ نہ سکا' یکایک دیکھا تو میرے پاس ایک برتن تھا جس میں کھانا اور دوسرے برتن میں پینے کی چیز تھی' میں نے کھا پی لیا' کئی دن تک یونہی ہوتا رہا' پھر اس نے مجھے اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم بتایا اور غائب ہو گیا چنانچہ میں اکیلا رہ گیا۔

اسی دوران ایک دن ایسا ہوا کہ اکیلے پن کی وجہ سے مجھے خوف سا لگا چنانچہ میں نے اس سلسلے میں اللہ سے دعا کی تو یکایک ایک آدمی دکھائی دیا جس نے کمر سے مجھے پکڑ کر کہا: مانگو کیا مانگتے ہو؟ جو مانگو گے' ملے گا' میں اس کی بات سے سہم سا گیا' اس پر اس نے کہا: ڈرنے اور خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں' میں تمہارا بھائی خضر ہوں' وہ میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام تھے جو تمہیں اسمِ اعظم بتا گئے ہیں' اگر تمہارے اور کسی کے درمیان کوئی دشمنی ہو تو اس اسم کے ذریعے اس کے خلاف بد دعا نہ کرنا ورنہ اس کی دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی ہاں اللہ سے یہ دعا کرو کہ وہ تمہارے دل کو دلیر کرے' تمہاری کمزوری دور کر دے' تمہاری اداسی ہٹا دے اور ہر وقت تمہارے

Scanned with OKEN Scanner

شوق میں اضافہ کرتا رہے۔ یہ کہہ کر وہ مجھے وہیں چھوڑ کر چلے گئے۔

حضرت عثمان بن عمارہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے اسکندریہ میں رہنے والے ایک آدمی کے بارے میں بتایا جسے اسلم بن یزید جہنی کہتے تھے کہ میں اسکندریہ میں اس سے ملا تو اس نے مجھ سے کہا: اے لڑکے! تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ خراسان کا رہنے والا ہوں' اس نے پوچھا: تم نے دنیا کو کس وجہ سے چھوڑ دیا ہے؟ میں نے کہا: اس میں رہتے ہوئے عبادت کرنے کیلئے چھوڑا ہے اور اللہ سے ثواب حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر اس نے کہا: اللہ سے ثواب کی امید ایک آدمی کیلئے اس وقت تک پوری نہیں ہو پاتی جب تک وہ اپنے آپ کو صبر کا عادی نہ بنا لے۔ اتنے میں اس کے ساتھ والا آدمی بولا: یہ صبر کیا ہوتا ہے؟ اس پر اس نے کہا: صبر کا کم از کم درجہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل کو مشکلات سے مقابلہ کیلئے تیار کرے۔

آپ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اس سے پوچھا: اور کیا کرنا چاہئے؟ اس نے کہا کہ جب انسان مشکلات برداشت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایک عظیم نور پیدا فرما دیتا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ نور کیسا ہوتا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ اس کے دل میں چراغ کا کام دیتا ہے جس کے ذریعے وہ حق اور باطل میں فرق سمجھ سکتا ہے اور قرآن میں سے ناسخ و متشابہ آیات کا پتہ لگا لیتا ہے۔

میں نے کہا کہ یہ تو ربّ العالمین کے اولیاء کی علامت ہوتی ہے۔ اس پر اس نے استغفر اللہ پڑھا اور کہا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما نے ٹھیک ہی کہا تھا کہ دانائی اور حکمت نااہل لوگوں کو نہ دیا کرو کیونکہ ایسے میں اسے ضائع کر دو گے اور اہل لوگوں کو دینے سے رُک نہ جاؤ کیونکہ یہ ظلم ہوگا۔

میں نے غور سے اس کی طرف دیکھا' پھر میں نے اور اس کے ساتھیوں نے اس سے کچھ کہنے کی درخواست کی تو ہماری اس خواہش پر اس نے کہا: اے لڑکے! یاد رکھو' جب بھی نیک اور پاک لوگوں کے پاس بیٹھو تو اس بات کا خیال رکھو کہ کہیں انہیں ناراض نہ کر لو کیونکہ ان کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہو جایا کرتا ہے نیز ان کی خوشی کی وجہ سے وہ خوش ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ دانا لوگ ہی تو عالم ہوتے ہیں اور لوگ جب اللہ سے ناراضگی مول لئے ہوتے ہیں' وہ اس سے راضی ہوتے ہیں' یہی وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن

Scanned with OKEN Scanner

نبیوں اور صدیقوں کے بعد اللہ کے ساتھ بیٹھے ہوں گے۔ اے لڑکے! میری یہ بات یاد رکھنا اور اسے پلے باندھ لینا' حوصلہ سے کام لینا' جلد بازی نہ کرنا کیونکہ مشکلات برداشت کرنے پر انسان میں حوصلہ اور حیاء پیدا ہوتا ہے جبکہ بے وقوفی میں سب کچھ بکھر جاتا اور شامت پڑتی ہے۔

یہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے کہا: بخدا مجھے والدین کی جدائی اور مال و دولت سے علیحدگی صرف اس وجہ سے کرنا پڑی کہ میں اللہ کیلئے شرافت پسند کروں اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں رہتے ہوئے اس سے علیحدہ ہو جاؤں اور اللہ سے لو لگاؤں۔

اس کے بعد انہوں نے کہا کہ کہیں بخیل نہ بن جانا۔ میں نے پوچھا: یہ بخیلی کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا: اہلِ دنیا کے نزدیک بخیلی یہ ہے کہ آدمی اپنے مال میں بخیلی کرے اور آخرت والوں کے نزدیک بخیلی یہ ہے کہ انسان اللہ کے مقابلے میں اپنے نفس کو بچاتا پھرے۔ غور سے سن لو: جب ایک بندہ اپنا آپ اللہ کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے تو وہ اس کے دل میں ہدایت اور پرہیزگاری ڈال دیتا ہے نیز اُسے سکون اور عزت و وقار دیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کامل علم بھی عطا فرماتا ہے' اس کے بعد اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں جبکہ وہ اپنی ان آنکھوں سے یہ دروازے کھلتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے خواہ وہ اس دوران دنیا کے کسی راستے ہی میں گرا ہوا کیوں نہ ہو۔

یہ سن کر ان کے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا: اسے خوب ماریئے کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس کو بچپن ہی میں ولی بنا دیا گیا ہے۔ اس پر اس شیخ نے اپنے ساتھیوں کی اس بات پر تعجب کیا چنانچہ مجھ سے کہا: اے لڑکے! دیکھو' آئندہ تمہاری ملاقات نیک لوگوں سے ہونے والی ہے' تم ان کے سامنے ایسی مٹی بن جایا کرنا جسے وہ اپنے قدموں تلے لتاڑ دیں خواہ وہ تمہیں مارا پیٹا کریں' گالیاں دیں' دھکے ماریں اور برا بھلا کہیں اور جب وہ تمہارے ساتھ یہ برتاؤ کریں تو اپنے دل میں غور و فکر کرنا کہ کہاں سے چلے ہو' کیونکہ جب ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور ان بزرگوں کے دل تمہاری طرف پھیر دے گا۔

یقین رکھو کہ جب کسی بندے کو نیک لوگ چھوڑ دیں اور پرہیزگار اس کے ساتھی نہ رہیں' دنیا سے الگ تھلگ رہنے والے لوگ اس پر ناراض ہوں تو یہ بھی اللہ کی طرف سے ایک سزا ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ اسے دیتا

Scanned with OKEN Scanner

ہے اور جب وہ خود اسے سزا دینا چاہتا ہے تو ایسے لوگوں کے دل اس کے خلاف کر دیتا ہے' اگر وہ اللہ سے منہ پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں گمراہی بھر دیتا ہے اور اسے روزی سے محروم کر دیتا ہے' اہل و عیال اس پر ظلم کرتے ہیں' فرشتے اس پر ناراض ہوتے ہیں اور رسول ﷺ اس کی طرف سے توجہ ہٹا لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جس وادی میں اسے دھکیلنا چاہے' دھکیل دیتا ہے۔

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ اور مکہ کے درمیان چلتے ہوئے ایک آدمی سے ملا' دیکھا تو رات ہونے پر اس نے دو لمبی رکعتیں پڑھیں' پھر پست آواز سے بات کی جو صرف اسے سنائی دیتی تھی' اسی دوران کھانے کا ایک بھرا پیالہ اچانک اس کی داہنی طرف رکھا تھا نیز پانی کا ایک لوٹا بھی تھا' اس شخص نے کھانا کھایا اور مجھے بھی کھلایا۔

یہ سن کر وہ بوڑھا شیخ رو پڑا اور اس کے اردگرد والے بھی رونے لگے' پھر کہا: اے بیٹے! (یا کہا اے بھائی) وہ شخص میرے بھائی داؤد تھے جو بلخ کی اوپر والی جانب اس بستی میں رہتے ہیں جسے ''باردہ طیبہ'' کہتے ہیں' اس علاقے کو حضرت داؤد علیہ السلام کے وہاں رہنے پر فخر ہے تو اے لڑکے! انہوں نے تمہیں کیا کہا تھا اور کیا سکھایا تھا؟

میں نے بتایا کہ انہوں نے مجھے اسمِ اعظم سکھایا تھا' شیخ نے پوچھا: وہ کیسے تھا تو میں نے کہا: یہ میرے لیے مشکل ہے کہ اسے زبان سے ادا کر سکوں کیونکہ ایک مرتبہ میں نے اس کے ذریعے اللہ سے کچھ مانگنا چاہا تو یکا یک ایک آدمی نے مجھے پکڑ کر کہا: مانگو' جو مانگو گے' ملے گا چنانچہ اس نے مجھے خوفزدہ کر دیا' پھر کہا: ڈرنے کی ضرورت نہیں' میں تمہارا بھائی خضر ہوں' میرے داؤد بھائی نے تمہیں یہ اسم سکھایا ہے لہٰذا نیک کام کے علاوہ اس کے ذریعے کوئی دعا نہ کرنا اور پھر کہا: اے لڑکے! اس دنیا میں زاہد لوگوں نے اللہ کی رضا کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے اور اس سے محبت کرنے کو چادر بنایا ہوا ہے جبکہ شرافت کو اپنے لئے ایک علامت بنا لیا ہے چنانچہ ان پر اللہ کا ایسا فضل و کرم ہوا ہے جو دوسروں پر نہیں ہے۔ یہ کہہ کر وہ میرے ہاں سے چلے گئے تاہم یہ سن کر اس شیخ کو مجھ پر بڑا تعجب ہوا اور پھر وہ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ تم جیسوں اور تمہارے پیچھے چلنے والوں کو جلد مرتبے دے گا۔

پھر انہوں نے کہا: اے لڑکے! ہم نے تمہیں بہت کچھ دے دیا ہے' تمہیں تیار کر کے خوب تعلیم دے دی

Scanned with OKEN Scanner

ہے‘اس کے بعد کسی نے کہا: جب تم نے پیٹ ہی بھرلیا تو جاگنے کی خواہش کیسی؟‘ سوتے رہتے ہوتو پھر غم کیسا؟‘ دنیا کی خواہش ہے تو اللہ سے خوف کا کیا معنیٰ؟ مخلوق سے دوستی رکھے ہوئے ہوتو اللہ سے دوستی کا کیا مطلب؟ پرہیزگاری اگر چھوڑ بیٹھے ہوتو حکمت و دانائی کہاں سے آئے گی؟ جب تم ظلم کرنے پر تلے ہوتو تمہارے کام کیسے درست ہوں گے؟ تم جب مال و دولت اور عزت پسند کرتے ہوتو اللہ سے محبت کیسی؟ یتیموں‘ بیواؤں اور مسکینوں پر ظلم کر کے دل میں نرمی کہاں سے آئے گی؟ بے مقصد باتیں کئے جاتے ہوتو دل کیونکر نرم ہوگا‘ جب مخلوق سے رحم نہیں کرو گے تو اللہ کی رحمت کیسے ملے گی؟ علماء کے ہاں نہیں بیٹھو گے تو سیدھی راہ کب پاؤ گے؟ جب تم اپنی تعریف کی خواہش رکھتے ہوتو تم میں اللہ کے لئے محبت کرنا کیسے پیدا ہوگا؟ دنیا کی حرص رکھتے ہوتو پرہیزگاری کیونکر ملے گی؟ جب تم میں پرہیزگاری کی کمی ہے تو رضاءِ الٰہی اور قناعت کیوں کر ملے گی؟

پھر ان میں سے کسی نے کہا: اے اللہ! اسے ہم سے دور کر دے اور ہمیں اس سے چنانچہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے پتہ نہ چل سکا کہ وہ لوگ پھر کدھر چلے گئے۔

- حضرت محمد بن غالب تمتام فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کو لکھا: جو شخص مانگی جانے والی چیز کو جانتا ہے تو اسے اس کو خرچ کرنا آسان لگتا ہے‘ جو آنکھیں کھلی رکھتا ہے‘ اس کے غم میں اضافہ ہو جاتا ہے‘ جو امید چھوڑ دیتا ہے‘ اس کے کام برے ہو جاتے ہیں اور جو زبان کھلی رکھتا ہے‘ اپنے آپ کو مار لیتا ہے۔
- حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ ایسے لوگ دیکھے ہیں کہ ان جیسا آج تک نہیں دیکھا: حضرت ابراہیم بن ادھم‘ حضرت یوسف بن اسباط‘ حضرت حذیفہ بن قتادہ‘ حضرت ھشیم عجلی اور حضرت ابویونس القوی رحمہم اللہ۔
- حضرت اسحاق نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا: مجھے کوئی وصیت کیجئے تو انہوں نے فرمایا: اللہ کو ساتھی بنا لو اور لوگوں کو پرے کر دو۔
- حضرت احمد بن خضرویہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے طواف کے دوران ایک آدمی سے کہا: جب تک تم چھ رکاوٹیں گذر نہیں سکو گے‘ نیک لوگوں کے مرتبہ کو نہیں پہنچو گے:

Scanned with OKEN Scanner

① انعامات حاصل کرنے کی بجائے سختی نہیں جھیلتے۔

② عزت تلاش کرنے کی بجائے ذلت نہیں لیتے۔

③ آرام تلاش کرنے کی بجائے مشکلات میں نہیں پڑتے۔

④ سونے کی عادت چھوڑ کر جاگنا شروع نہیں کرتے۔

⑤ مالداری چھوڑ کر فقیری پسند نہیں کرتے۔

⑥ اُمیدیں لگائے جانے کی بجائے موت کی تیاری نہیں کرتے۔

④ حضرت بشر بن حارث بن عبدالرحمٰن بن عطاء بن ھلال بن ماھان بن عبداللہ حافی رحمہ اللہ (۲۲۷ھ)

حضرت عبداللہ بن علی بن خشرم نے آپ کا یہ نسب نامہ یونہی لکھا ہے۔ آپ کی کنیت ابونصر تھی، اصل میں ''مرو'' کے گاؤں ''کرد'' یا ''مابرسام'' میں رہنے والے تھے پھر بغداد میں رہے اور وہیں وصال ہوا، آپ حضرت علی بن خشرم کے چچازاد بھائی تھے، حضرت فضیل بن عیاض کے مرید تھے اور عالم و پرہیزگار تھے۔

حضرت یحیٰی بن اکثم بتاتے ہیں، مجھے مامون نے کہا تھا کہ ہمارے اس علاقے میں حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ کے علاوہ ایسا کوئی شخص باقی نہیں رہا جن سے لوگ حیاء کرتے ہوں۔

حضرت یحیٰی بن اکثم فرماتے ہیں کہ حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ ۱۰ محرم ۲۲۷ھ کو فوت ہوئے، انہوں نے حدیث کی روایت کی تھی چنانچہ حضرت محمد بن محمد بن ابوالورد العابد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر بن حارث حافی رحمہ اللہ سے سنا، انہیں حضرت معافی بن عمران نے اسرائیل سے سن کر بتایا، انہیں

حضرت مسلم اعلائی نے حضرت حبہ عرنی سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے سن کر بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کچا تھوم کھالیا کرو' میرے پاس فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں بھی کھالیتا۔

- (دوسری حدیث) حضرت حسن بن عمرو سبیعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ سے سنا: فرماتے تھے: لوگوں پر ایک ایسا دور آ رہا ہے جس میں حکیم و دانا کی آنکھ ٹھنڈی نہ ہو سکے گی نیز ایسا دور آئے گا جس کے اندر مال و دولت احمقوں کے تھیلوں میں ہوگا۔
- حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احمق شخص کو دیکھنے سے آنکھوں میں جلن پیدا ہوتی اور بخیل پر نظر ڈالنے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔
- حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بناوٹ کو چھوڑنے کی کوشش کرو' بناوٹ نہ کیا کرو۔
- حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہترین صبر وہ ہوتا ہے کہ اس میں لوگوں سے شکایت نہیں کی جاتی۔
- حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ کا فرمان ہے: تم اس وقت کامل انسان بن سکتے ہو جب تمہارے دشمن تم سے امن میں رہیں اور اس وقت تک تم میں بہتری موجود نہ ہوگی جب تک تمہارے دوست تم سے امن میں نہ ہوں.
- حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں: جب تک تم اپنے اور نفسانی خواہشات کے درمیان لوہے جیسی دیوار نہیں بنا لیتے' عبادت کا مزہ نہ لے سکو گے۔
- آپ ہی کا ارشاد ہے: گناہوں کو ترک کر دینا' دعاء کہلاتا ہے۔
- حضرت حسن مسوحی فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ نے مجھے دیکھا' سردی بہت تھی اور میں ٹھٹھر رہا تھا' آپ نے مجھے دیکھ کر یہ اشعار پڑھے:

''دنوں سمیت مخلوق میں راتیں گذارنا نیز غم اور بے چینی میں سونا مجھے اس بات سے اچھا لگتا ہے کہ کل قیامت کے دن مجھے کہا جائے کہ میں لتھڑے ہاتھوں سے مال تلاش کرتا رہا ہوں۔

انہوں نے کہا' تم اس سے راضی ہو؟ میں نے کہا کہ قناعت کرنا مالداری ہوتی ہے' مالداری مال

Scanned with OKEN Scanner

و دولت کا نام نہیں ہے۔
میں اپنی تنگی و آسانی کے دنوں پر اللہ سے راضی ہوں چنانچہ میں سیدھی راہ پر چل رہا ہوں۔''

- حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ نے فرمایا: بھوک میں گھر رہنے والا یوں ہوتا ہے جیسے راہِ خدا میں بہنے والے خون میں نہایا ہوا ہوتا ہے اور اسے جنت کا ثواب ملے گا۔
- حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خرچ کرو، تمہیں خوف نہیں، افسوس! کیا تمہیں اس کا شوق نہیں؟
- حضرت عبد اللہ بن خبیق بتاتے ہیں کہ حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ نے فرمایا: چار وہ حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نیک روزی کی وجہ سے بلند مقام عطا فرمایا: حضرت وہیب بن ورد، حضرت ابراہیم بن ادھم، حضرت یوسف بن اسباط اور حضرت سالم خواص رحمہم اللہ۔
- حضرت محمد بن مثنیٰ بن زیاد کے مطابق حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تیز ترین سخی مجھے بُرے قاری سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔
- حضرت ابوبکر بن عفان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ سے سنا، فرماتے تھے: میں چالیس سال سے بھنا ہوا گوشت کھانے کی خواہش لئے پھرتا ہوں لیکن اس کیلئے مجھے خالص درہم نہیں مل سکا۔
- حضرت ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ سے کہا: مجھے یہ پتہ نہیں چل رہا کہ میں روٹی کس چیز کے ساتھ کھاؤں؟ آپ نے فرمایا: عافیت کو یاد کرو اور اسے ہی سالن بنا لو۔
- حضرت قاسم بن منبہ کہتے ہیں کہ حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ نے فرمایا: تم فرمانبرداری کرنا نہیں جانتے تو نافرمانی مت کرو۔
- حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں موت کو ناپسند کرتا ہوں اور اسے ناپسند وہی کرتا ہے جسے کوئی شک ہو۔

Scanned with OKEN Scanner

- آپ ہی نے فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کیلئے محبت رکھنا' دنیا سے محبت رکھنے کی بڑی نشانی ہے۔
- حضرت ابراہیم حربی کہتے ہیں کہ حضرت بشر بن حارث حافی رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ مردہ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے دلوں میں زندگی پیدا ہو جاتی ہے اور کچھ زندہ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کر دل سخت ہو جاتے ہیں۔
- آپ ہی نے فرمایا: حلال مال ضائع کرنے کے لائق نہیں ہوتا۔
- حضرت حسن بن عمرو سبیعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ سے سنا' فرمایا: مجھے ایک بیماری ہے تو جب تک میں اپنے آپ کا علاج نہیں کر لیتا کسی اور کیلئے فارغ نہیں ہوں اور جب میں اپنا علاج کر لوں گا تو دوسروں کیلئے وقت نکالوں گا۔

پھر فرمایا: بیماری تم لوگ ہو کیونکہ میں ایسے لوگ دیکھتا ہوں جو خوف نہیں کھاتے اور آخرت کے معاملے میں سست ہوتے ہیں۔

- حضرت عباس بن دھقان فرماتے ہیں کہ میں حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ کے پاس تھا' آپ رضا و تسلیم کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے کہ اسی دوران ان کا واسطہ ایک صوفی سے پڑ گیا' اس نے آپ سے کہا: اے ابو نصر! تم مخلوق کے ہاتھوں مرتبہ حاصل کرنے کی نیکی لینے سے رک گئے ہو' اگر تم زہد و عبادت میں پکے ہو اور دنیا سے منہ پھیر چکے ہو تو یہ مرتبہ ان کے ہاتھوں سے حاصل کرو تا کہ ان کے ہاں تمہارا کوئی مرتبہ نہ رہے تاہم جو کچھ وہ دیں' اسے فقیروں میں بانٹ دو اور خود توکل کا پکا ارادہ کر لو' تمہیں غیب سے روزی ملے گی۔

یہ بات حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ کے مریدوں کو بری لگی چنانچہ آپ نے فرمایا: اے آدمی اپنی بات کا جواب سنو: فقیر تین طرح کے ہوتے ہیں' ایک وہ جو سوال نہیں کرتا اور کچھ دیا جائے تو لیتا نہیں' یہ روحانی لوگوں میں سے ہوتا ہے کیونکہ یہ جب بھی اللہ سے کچھ مانگتا ہے' وہ اسے دے دیتا ہے اور اگر یہ اللہ کو قسم دیتا ہے تو وہ اسے پوری کر دیتا ہے۔

ایک فقیر وہ ہوتا ہے جو سوال نہیں کرتا اور اگر اسے دے دیا جائے تو قبول کر لیتا ہے' یہ صوفیہ میں سے

Scanned with OKEN Scanner

درمیانے درجے کا ہوتا ہے‘ توکل اور سکون نے اسے اللہ تعالیٰ تک پابند کیا ہوتا ہے‘ یہ ان لوگوں میں سے ہوتا ہے جس کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دستر خوان لگائے جائیں گے۔

ایک فقیر وہ ہے جو صبر پر قائم ہو اور وقت نکالے جاتا ہے‘ اسے جب کوئی ضرورت پڑتی ہے تو اللہ کے بندوں کے پاس چلا جاتا ہے حالانکہ دل میں وہ اللہ سے مانگ رہا ہوتا ہے‘ اس کے سوال کرنے کا کفارہ یہی بات ہوتی ہے کہ وہ سوال میں سچا ہو۔

اس پر اس آدمی نے کہا: میں راضی ہو گیا لہٰذا اللہ تعالیٰ تم پر راضی ہو۔

⑤ حضرت ابوالحسن سری بن مغلس سقطی رحمہ اللہ (۲۵۱ھ)

آپ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ حضرت جنید رحمہ اللہ کے خالو اور استاذ تھے جبکہ حضرت معروف کرخی کے مرید تھے۔ بغداد میں یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے توحید کی زبان میں بات کی اور حالات کے حقائق بیان کئے‘ وہ بغداد والوں کے امام اور اپنے وقت میں ان کے شیخ تھے چنانچہ اس کتاب میں طبقۂ دوم کے جتنے بھی بزرگ ہیں‘ آپ ہی سے نسبت رکھتے ہیں۔

حضرت ابوالحسن بن مقسم مقری نے بعد میں بتایا تھا کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ ۲۵۱ھ میں فوت ہوئے تھے‘ آپ نے حدیث کی روایت بھی کی چنانچہ کوفہ میں ہمیں محمد بن عبداللہ بن مطلب شیبانی نے حضرت عباس بن یوسف شکلی سے سن کر بتایا کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن معن غفاری‘ انہوں نے حضرت خالد بن سعید سے انہوں نے حضرت حازم بن حرملہ کے غلام ابو زینب سے اور انہوں نے صحابیٔ رسول حضرت حازم بن حرملہ غفاری سے سن کر بتایا کہ میں ایک دن گذرا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھ لیا اور فرمایا: اے حازم! لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔ (صحیح بخاری شریف وغیرہ)

Scanned with OKEN Scanner

میں نے جعفر بن محمد بن نصیر سے سنا انہوں نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے انہوں نے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں: میں جنت میں جانے کا ایک آسان سا راستہ جانتا ہوں' میں نے پوچھا: کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہ تو کسی سے کچھ مانگو نہ ہی کچھ دینے والے سے لیا کرو اور نہ ہی تمہارے پاس ایسی کوئی چیز ہونی چاہئے کہ جس سے کسی کو کچھ دے سکو۔

- آپ ہی فرماتے ہیں: میں نہیں دیکھتا کہ کسی پر مجھے کوئی فضیلت حاصل ہو' آپ سے پوچھا گیا: کیا ہیجڑوں پر نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: ان پر بھی نہیں۔
- آپ ہی نے فرمایا: جب میرے وردوں میں سے کچھ حصہ رہ جاتا ہے تو کبھی بھی میرے بس میں نہیں کہ میں اسے قضاء کرسکوں۔
- حضرت جنید فرماتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا دین سلامت رہے' اس کے دل اور بدن کو آرام ملے اور اس کا غم کم ہو تو اسے لوگوں سے الگ ہو جانا چاہئے کیونکہ یہ زمانہ علیحدگی اور تنہائی کا ہے۔
- حضرت عبدالقدوس بن قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: پانچ چیزیں چھوڑ کر باقی سب دنیا فضول ہے' ایسی روٹی جو اس کا پیٹ بھر دے' وہ پانی جو اسے سیراب کردے' وہ کپڑا جو اس کا تن ڈھانکے' وہ گھر جو اس کی رہائش گاہ بنے اور وہ علم جسے وہ استعمال میں لائے۔
- آپ ہی فرماتے ہیں کہ اپنی طاقت و ہمت پر بھروسہ نہ کرنا توکل کہلاتا ہے۔
- آپ فرماتے ہیں: چار چیزیں ابدال کی عادت ہوتی ہیں: حد درجہ پرہیزگاری کرنا' ارادہ صحیح رکھنا' لوگوں کیلئے دل کو سلامت رکھنا اور ان کی بھلائی کرنا۔
- حضرت جنید فرماتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے عرض کی: اے اللہ! تو مجھے عذاب دینا چاہتا ہے تو اپنے سے پردے کی ذلت کا عذاب نہ دے۔
- حضرت جنید فرماتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے عقل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: عقل وہ ہوتی ہے کہ جس کے ذریعے اللہ کے کسی حکم اور روک پر دلیل قائم کی جائے۔

4

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت جنید کے مطابق حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار ایسے کام ہیں جو بندے کو بلند مقام پر لے جاتے ہیں: علم' ادب' امانت داری اور پاک دامنی۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نعمت کی قدر و قیمت نہیں جانتا' وہ اس سے یوں چھین لے جاتی ہے کہ اسے پتہ بھی نہیں چلتا۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کا فرمان ہے: جسے مصیبتیں ذلیل کر دیں تو اسے ان کا ثواب ملتا ہے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت پر عمل کرتے ہوئے کچھ ہی کام کر لینا' بدعت والے زیادہ کام سے بہتر ہوتا ہے' یہ کیسے ممکن ہے کہ تقویٰ کے ہمراہ کوئی کام قلیل ہو جائے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ ہی نے فرمایا ہے: تین باتیں اہم ہیں: ایک وہ کام ہے کہ جس کی صفائی صاف طور پر دکھائی دیتی ہے' اس پر عمل کیا کرو' ایک کام واضح طور پر سرکشی معلوم ہوتا ہے تو اس سے بچو اور ایک وہ کام ہے کہ جو واضح نہیں تو اس کے لئے رُک جاؤ اور اسے اللہ کے سپرد کر دو' اللہ سے راہنمائی لو' اللہ کو اپنی محتاجی دکھاؤ کیونکہ اس کے ذریعے تم اس چیز کی مدد لو گے جو اس کے علاوہ ہے۔
- آپ فرماتے ہیں: عقل کی وضاحت ادب کے ذریعے ہوا کرتی ہے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنے ہیں جو صفت کی وضاحت کرتے ہیں اور وہ بہت تھوڑے ہیں جن کے کام ان کی صفت کے مطابق ہوتے ہیں۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے بڑی قوت یہ ہے کہ تم اپنے نفس پر قابو رکھو' جو شخص اپنے آپ کو ادب سکھانے سے عاجز ہے وہ دوسروں کو ادب سکھانے سے عاجز ہوگا اور جو اپنے سے اوپر والوں کی فرمانبرداری کرے گا تو اس سے نچلے درجے کے لوگ اس کی اطاعت کریں گے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو اللہ کا خوف رکھا کرتا ہے' اس سے ہر شے خوف کھاتی ہے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہاری زبان سے تمہارے دل کی حالت کا پتہ چلتا ہے' تمہارے چہرہ سے تمہارے دل کی حالت معلوم ہو جاتی ہے کیونکہ جو کچھ دلوں میں چھپا ہوتا ہے' چہرے سے معلوم ہو جاتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ ہی کا فرمان ہے: دل تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک دل تو پہاڑ جیسا ہوتا ہے جسے کوئی بھی شے اپنی جگہ سے ہٹا نہیں سکتی' ایک دل کھجور کے درخت جیسا ہوتا ہے جس کی جڑ تو مضبوط ہوتی ہے اور ہوا اسے ادھر اُدھر ہلاتی ہے اور ایک دل پَروں جیسا ہوتا ہے جو ہوا چلنے پر دائیں بائیں جھک جاتا ہے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا: تم شک کی بناء پر اپنے دوست کو نہ چھوڑا کرو اور اس کی سزا کے وقت اس پر خوش نہ ہوا کرو۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر تمہیں یہ غم ہو جاتا ہے کہ تمہارا مال گھٹ گیا ہے تو اپنی عمر گھٹ جانے پر رویا کرو۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کا فرمان ہے: اللہ کی معرفت کی پہچان یہ ہے کہ تم اللہ کے حقوق پورے کرتے ہو اور جہاں تک ممکن ہے تم اپنی بجائے دوسروں کو اوّلیت دیتے ہو۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ کم سچائی کی وجہ ہوتی ہے کہ گھٹیا درجے کے لوگ زیادہ ہوتے ہیں۔
- آپ ہی کا فرمان ہے: ایک اچھی عادت کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ آدمی کسی کو تکلیف دینے سے رک جائے اور لوگوں سے تکلیف دور کرتے وقت کینہ نہ رکھے اور نہ ہی اس کا بدلہ مانگے۔
- حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آہستہ آہستہ کفر میں جانے کی علامت یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنے نفس کے عیب دیکھنے سے اندھا ہو جاتا ہے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کا فرمان ہے: بہترین روزی وہ ہے جو پانچ چیزوں سے محفوظ ہو: کام کرتے وقت گناہوں سے بچے' کسی سے سوال کرتے وقت ذلت اور عاجزی سے بچے' کاروبار میں کھوٹ سے بچے' گناہوں کا آلہ مہنگا کرنے سے بچے اور ظلم کا معاملہ کرنے سے بچے۔
- حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پانچ کام سب سے اچھے ہوتے ہیں: گناہ کرنے پر رونا' اپنے عیبوں کو درست کرنا' غیوب جاننے والے خدا کی فرمانبرداری کرنا' دلوں سے میل دور کرنا اور یہ بات کہ

Scanned with OKEN Scanner

جسے تم چاہتے ہو اس میں سے ہر چیز کے پیچھے نہ پڑنا۔

- حضرت جنید کے مطابق حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: پانچ ایسی چیزیں ہیں کہ دل میں ان کے ساتھ کوئی اور شے اکٹھی نہیں ہوسکتی' اکیلے اللہ کا خوف رکھنا' صرف اللہ سے امید لگانا' صرف اللہ کیلئے محبت کرنا' (صرف اللہ سے حیاء کرنا) اور صرف اللہ سے انس و محبت رکھنا۔

- حضرت علی بن عبدالحمید غضائری کے مطابق حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کا فرمان ہے: لوگوں میں سب سے مضبوط وہ ہے جو اپنے غصے پر قابو پالے۔

- اسی روایت میں حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص لوگوں کو اپنے آپ میں وہ کچھ دکھاتا ہے جو درحقیقت اس میں ہوتا نہیں تو وہ اللہ کی نگاہوں سے گر جاتا ہے۔

- اسی راوی کے ذریعے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس وقت تک کسی بھی صورت میں انسان کامل نہیں ہوسکتا جب تک اپنے دین کو اپنی خواہشات سے پہلے نہ رکھے اور جب تک وہ اپنی نفسانی خواہشات کو اپنے دین پر غالب نہیں کرتا' کبھی برباد نہ ہو سکے گا۔

- حضرت جنید کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے کہا: آپ کیسے ہیں؟ تو انہوں نے کہا:

  ''جس کے دل میں محبت بھری ہو اور وہ سو نہ سکے تو وہ کیسے جان لیگا کہ دل کیسے ٹوٹ جاتے ہیں۔''

- حضرت جنید ہی فرماتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب انسان عبادت سے ابتداء کرے اور پھر حدیث لکھے تو اس نے کوتاہی کی اور وہ جب حدیث کی کتابوں سے ابتداء کر کے پھر عبادت کرے تو یہ کام جاری رہے گا۔

Scanned with OKEN Scanner

⑥ حضرت ابوعبداللہ حارث بن اسد محاسبی رحمہ اللہ (۲۴۳ھ)

آپ صوفیہ میں سے علماء کے گروہ سے تعلق رکھتے تھے‘ ظاہری علوم‘ معاملات کے علوم اور اشارات صوفیہ کے علوم سے بہرہ ور تھے‘ آپ کی تصنیفات مشہور ہیں جن میں ’’کتاب الرعایۃ لحقوق اللہ‘‘ وغیرہ بھی شامل ہے۔ بغداد کے اکثر علماء کے استاذ تھے اور بصرہ کے رہنے والے تھے۔ ۲۴۳ھ میں بغداد ہی کے اندر وصال ہوا‘ آپ کا ذکر حدیث کی سند میں آتا ہے چنانچہ آتا ہے:

’’ہمیں حضرت علی بن عمر بن احمد الحافظ نے حضرت ابواللیث کے بھائی حضرت احمد بن قاسم سے سن کر بتایا اور انہوں نے حضرت حارث بن اسد عنزی محاسبی سے‘ انہوں نے یزید بن ہارون سے‘ انہوں نے شعبہ سے‘ انہوں نے قاسم بن ابی بزہ سے‘ انہوں نے عطا کیخارانی سے‘ انہوں نے ام درداء سے اور انہوں نے ابوالدرداء سے سن کر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ترازو میں ڈالی جانے والی سب سے وزنی چیز اچھا اخلاق ہوگا۔‘‘

- حضرت جنید فرماتے ہیں کہ حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ چار موقعے ایسے ہیں جن میں دونوں چیزوں کا وزن کیا جاتا اور حساب لگایا جاتا ہے: ایمان اور کفر کا حساب لگایا جاتا ہے‘ سچ اور جھوٹ کو تولا جاتا ہے‘ توحید اور شرک کا وزن کیا جاتا ہے اور خلوص و ریاء کاری کا وزن کیا جاتا ہے۔
- حضرت جنید فرماتے ہیں: حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص اپنا باطن درست کرنے کی کوشش کرے‘ اللہ تعالیٰ اس کے ظاہری معاملات میں خوبی پیدا فرما دیتا ہے اور جس کا ظاہری معاملہ اچھا ہو جائے اور وہ باطن میں کوشش کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ہدایت کا سامان فرماتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۝ (عنکبوت:۶۹)

’’اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی‘ ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔‘‘

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابوعثمان بلدی کہتے ہیں، مجھے پتہ چلا ہے کہ حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: علم سے خوف الٰہی پیدا ہوتا ہے، زہد وعبادت سے راحت وسکون ملتا ہے اور معرفت سے اللہ کی طرف رجوع ہوتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی آخرت انہیں دنیا نہیں بھلاتی اور نہ ہی ان کی دنیا انہیں آخرت بھلاتی ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی چیز پر جم نہ جانا، انسان کو توبہ کرنے کیلئے تیار کر دیتا ہے اور جب انسان میں خوف پیدا ہو جاتا ہے تو وہ کہیں ڈٹ جانا چھوڑ دیتا ہے۔
- حضرت ابوعثمان بلدی کے مطابق حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی واجب کام کو چھوڑ کر یہ مناسب نہیں ہوتا کہ انسان پرہیزگاری کے پیچھے چلے۔
- انہی کے مطابق حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک دانا جس لازمی کام میں مصروف ہوتا ہے، وہ وقت ہوتا ہے اور وہ چیز ہوتی ہے جو اس بارے میں وقت سے بھی بہتر ہو۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمہارے اندر موجود عبادت کرنے کی صفت تمہیں یہ نہیں بتاتی کہ تم کسی شے کے مالک ہو جبکہ تم خود بھی تو جانتے ہی ہو کہ تم اپنے آپ میں کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: کسی بلاء کے نازل ہوتے وقت اگر انسان کے ظاہر و باطن میں تبدیلی نہیں آتی اور وہ ثابت قدم رہتا ہے تو اسے تسلیم کہتے ہیں۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ سے اُمید کے بارے میں وضاحت پوچھی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کے فضل و رحمت کا لالچ کرنا اور موت کے وقت یقینی اچھا گمان اُمید کہلاتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غم کئی طرح کے ہوتے ہیں، ایک وہ غم ہے جو کسی ایسی چیز کے ہاتھ سے جانے پر ہوتا ہے جسے رہنا چاہئے، ایک وہ غم ہے کہ آئندہ کے کسی کام کا خوف رہے، ایک وہ غم ہے کہ کسی کام میں کامیابی کی اُمید لگائی لیکن ایسا نہ ہو سکا اور ایک وہ غم ہوتا ہے کہ اپنے آپ میں حق

Scanned with OKEN Scanner

تعالیٰ کی مخالفت دیکھتا ہو تو اس پر غم کرتا ہو۔

- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تکلیفیں برداشت کرنا' کم ناراض ہونا' خوش دکھائی دینا اور ستھری گفتگو کرنا' اچھی عادتیں شمار ہوتی ہیں۔
- آپ ہی کا ارشاد ہے کہ ہر شے کا ایک جوہر ہوتا ہے جبکہ انسان میں جوہر عقل ہوتا ہے اور عقل کا جوہر صبر کرنا ہوتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غیب میں موجود چیزوں کا مطالعہ کرتے ہوئے دل کی دھڑکنوں کے مطابق کام کرنا انسانی اعضاء کی حرکتوں کے مطابق عمل کر لینے سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بدعت کے کاموں پر پکا ہو جاتا ہے تو اس میں حق کیسے داخل ہو سکتا ہے؟
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ ہی کا ارشاد ہے کہ جب تم اللہ کی طرف سے دی جانے والی آواز نہیں سن پاتے تو اللہ کا حکم کیسے قبول کرو گے؟ اور جو اللہ کے سامنے کسی اور چیز کو اہمیت دیتا ہے' وہ اللہ کی تقدیر سے جاہل ہوتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک ظالم شخص شرمسار ہوا کرتا ہے خواہ لوگ اسے سراہتے ہوں' مظلوم شخص صحیح سلامت ہی ہوتا ہے خواہ لوگ اس کی برائی کرتے رہیں' قناعت کرنے والا بھوکا ہو کر بھی غنی ہوتا ہے اور ایک لالچی شخص مالک ہوتے ہوئے بھی فقیر دکھائی دیتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ کا فرمان ہے جو شخص اپنے باطن کو یادِ الٰہی اور خلوص کی بناء پر درست کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ظاہری حالت ایسی کر دیتا ہے کہ وہ مجاہدہ کرتا اور سنت طریقے پر چلتا ہے۔
- میں نے حضرت ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی سے' انہوں نے حضرت ابوعثمان سے سنا' وہ بتاتے ہیں کہ ایک دن کسی قوال نے حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ کے سامنے یہ شعر پڑھے:

''میں پردیس میں روتا پھرتا ہوں حالانکہ پردیسی کی آنکھ رویا نہیں کرتی۔

جب میں اپنے گھر سے نکلا تھا تو اس وقت کسی مصیبت میں نہ تھا۔

Scanned with OKEN Scanner

مجھے اپنے آپ اور ایسا وطن چھوڑنے پر تعجب ہے جس میں میرا پیارا رہتا ہے۔"

یہ سن کر آپ اٹھے اور روتے ہوئے وجد کرنے لگے جس سے وہاں بیٹھے لوگوں کو آپ پر بڑا رحم آیا۔

- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے اپنے نفس پر زبردست قابو رکھنے والا کون ہوتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ایسا شخص ہوتا ہے جو اللہ کی طرف سے دیئے پر خوش رہتا ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ ہی بتاتے ہیں کہ پوری مخلوق عقل میں معذور ہوتی ہے اور اللہ کے حکم میں گرفتار ہوتی ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی نعمت پر اللہ کا شکر نہیں کرتا تو گویا وہ نعمت دور ہو جانے کی انتظار میں ہے۔
- حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے کامل عقلمند وہ شخص ہوتا ہے جو دلی طور پر یہ مانتا ہے کہ وہ اللہ کی معرفت حقیقی طور پر معلوم کرنے سے عاجز ہے۔

⑦ حضرت ابو علی شقیق بن ابراہیم ازدی رحمہ اللہ (۱۷۴ھ)

آپ بلخ کے رہنے والے تھے' راہِ توکل پر اچھے طریقے سے چلا کرتے اور اس سلسلے کی تبلیغ کرتے تھے' آپ خراسان کے مشہور شیخ تھے' میرے خیال میں خراسان کے علاقے کے اندر صوفیہ کے حال کا بیان انہوں نے ہی کیا تھا۔ آپ حاتم اصم کے استاد تھے' حضرت ابراہیم بن ادھم کے مرید تھے جن سے آپ نے طریقت کی تعلیم حاصل کی تھی' حدیث کی سند میں آپ کا ذکر ملتا ہے چنانچہ روایت میں حضرت ابو صالح مسلم بن عبدالرحمٰن بلخی نے بتایا کہ مجھے حضرت ابو علی شقیق بن ابراہیم ازدی رحمہ اللہ نے بتایا کہ مجھے حضرت عباد یعنی ابن کثیر نے حضرت ہشام بن عروہ سے' انہوں نے حضرت عروہ اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے

Scanned with OKEN Scanner

ہوئے بتایا کہ آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اصل بہتری آخرت ہی کی ہوتی ہے۔''

(صحیح بخاری شریف وغیرہ)

ہمیں حضرت محمد بن احمد بن سعید رازی نے بتایا کہ حضرت حسین بن داؤد بلخی نے حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابو ہاشم ابلی سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص دنیا میں سے حلال حصہ لیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا حساب لیتا ہے اور جو حرام سے حصہ لیتا ہے' اسے اس پر عذاب دے گا تو دنیا اور اور اُس کی آزمائشوں پر افسوس ہے کیونکہ اس میں موجود حلال پر حساب ہوگا اور اس کے حرام پر عذاب۔''

- حضرت حاتم اصم فرماتے ہیں کہ حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عقل مند شخص ان تین باتوں سے نکل نہیں پاتا:

  1. اسے اپنے گذشتہ گناہوں سے خوف رہتا ہے۔
  2. اسے یہ پتہ نہیں چل رہا ہوتا کہ لمحہ بہ لمحہ اس پر کیا مصیبت نازل ہوگی۔
  3. وہ آخرت کے گم صم معاملے سے خوف رکھتا ہے' اسے خوف رہتا ہے کہ آخرت میں اس سے کیا معاملہ ہوگا۔

- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اس دنیا کی وجہ سے ہلاک و برباد ہونے سے بچو اور اس کا انتظام کرتے نہ پھرو کیونکہ تمہاری روزی تمہارے سوا کسی اور کو نہیں دی جائے گی۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ تیاری رکھا کرو کیونکہ جب تمہیں موت آرہی ہوگی تو واپسی کا سوال نہ کرنا۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کی طرف سے وعدے پر تمہارا دل مطمئن ہو جائے تو یہ توکل ہوگا۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انسان کی پرہیزگاری تین چیزوں میں دکھائی دے دیتی

Scanned with OKEN Scanner

ہے اس کے لین دین اور گفتگو سے۔

- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کس چیز سے پتہ چلتا ہے کہ آدمی کو کم مل رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ وہ لیتا ہے ایسے حال میں لیتا ہے کہ ڈر رہا ہوتا ہے کہ اگر اس نے اسے نہ لیا تو گناہگار ہو جائیگا۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: ایک فقیر کو کس طرح پتہ چل جاتا ہے کہ اسے اللہ سے اپنے فقر کی حفاظت پر ضمانت مل چکی ہے؟ اس پر انہوں نے فرمایا: وہ یوں کہ وہ مال دار ہونے سے ڈرتا ہے جبکہ فقیر ومحتاج ہونے کو اچھا جانتا ہے۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بیس سال تک قرآن میں غور وفکر کیا' میرے سامنے دنیا اور آخرت الگ الگ دکھائی دینے لگے' میں نے دیکھا کہ دو حرفوں میں بند ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ۝ (القصص: ٦٠)

''اور جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے' وہ دنیوی زندگی کا برتاؤ اور اس کا سنگار ہے اور جو اللہ کے پاس ہے' وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔''

- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں' زاہد وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے کام کے ذریعے زہد برقرار رکھتا ہے جبکہ زہد دکھانے والا وہ ہوتا ہے جو زبان کے ذریعے اپنا زہد ظاہر کرتا ہوتا ہے۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس کی قدرت کی بناء پر پہچانتا نہیں تو گویا وہ اس کی پہچان ہی نہیں رکھتا۔ اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ وہ اسے قدرت کی بناء پر کیسے جانے گا؟ آپ نے کہا وہ یوں اللہ کو قدرت والا جانے گا کہ اگر اس کے پاس کچھ ہے تو اللہ اس سے لے کر کسی اور کو دے دے گا اور جب اس کے پاس کچھ نہیں ہوگا تو اسے اپنی طرف سے دیدیگا۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں' جسے یہ خواہش ہو کہ اپنی اللہ سے پہچان کو جان لے تو

اسے دیکھے جو اللہ نے اس سے اور لوگوں نے اس سے وعدہ کر رکھا ہے' اس میں اس کا دل کس بات پر مطمئن ہے۔

- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بات کو پرکھا کرو کہ تم خود کیا دیتے ہو اور تمہیں دیا کیا جاتا ہے؟ چنانچہ اگر تمہیں دینے والا تمہیں پسند ہے تو تمہیں دنیا سے محبت ہے لیکن اگر وہ اچھا لگتا ہے جسے خود تم کچھ دے رہے ہو تو تمہیں آخرت سے محبت ہوگی۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص انعامات سے نکل کر کمی کا شکار ہو جائے اور یہ کمی اس کے نزدیک نعمت سے بڑھ کر نہ ہو تو وہ دو غموں میں گرفتار ہوگا' ایک دنیا کا اور دوسرا آخرت کا غم اور جو انعامات سے نکل کر کمی کا شکار ہو اور یہ کمی اس کے ہاں اس نعمت سے بڑی ہو جس سے وہ نکلا ہے تو اسے دو خوشیاں حاصل ہونگی' ایک خوشی دنیا کی اور دوسری آخرت کی۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غنی لوگوں سے بچ کر رہا کرو کیونکہ جب تم ان سے دل لگا لوگے اور ان سے ملتے رہنا چاہو گے تو ایسے ہوگا جیسے اللہ کو چھوڑ کر تم نے انہیں پروردگار بنا لیا ہے۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: یہ کیسے پتہ چلتا ہے کہ آدمی نے غنی ہونا چھوڑ کر فقیر ہونا پسند کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اسے یہ خوف ہو کہ غنی ہو جائے گا چنانچہ اس خوف کی وجہ سے وہ اپنے فقیر ہونے کا دھیان رکھے' بالکل ایسے ہی جیسے اس سے پہلے اسے فقیر ہونے کی فکر رہتی تھی چنانچہ وہ خوف کی وجہ سے اپنے غنی ہونے کا دھیان رکھتا تھا۔
- آپ ہی سے سوال کیا گیا: یہ کیسے پتہ چلے کہ انسان اپنے ربّ پر بھروسہ رکھتا ہے؟ جس پر آپ نے فرمایا: اس کا پتہ یوں چلے گا کہ جب دنیا کی کوئی شے اس سے کھو جائے تو وہ اسے غنیمت جانے اور جب کوئی شے اس کے پاس آنے سے رک جائے تو وہ اس کے ملنے کی بجائے' نہ ملنے کو پسند کرے۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فقر کی حفاظت یوں ہوتی ہے کہ تم اسے اللہ کی طرف سے

Scanned with OKEN Scanner

احسان جانو کیونکہ وہ تمہارے علاوہ تمہیں کسی اور کی روزی نہیں دیتا اور نہ ہی تمہاری قسمت میں لکھی کو گھٹاتا ہے۔

- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: توبہ کا مفہوم یوں سمجھو کہ تم تو اللہ کو جرأت کر کے دکھاؤ لیکن وہ تمہیں بردباری دکھا رہا ہے۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے ہاں مہمان سے بڑھ کر کوئی چیز اچھی نہیں ہوتی کیونکہ اس کی روزی اور ذمہ داری تو اللہ نے لے رکھی لیکن مجھے اس پر اجر و ثواب ملتا ہے۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: سامانِ دنیا کی محبت کرنے کو دل سے نکال دو' یوں اس میں آخرت کی محبت بھی آ سکے گی اور اللہ کی طرف سے ثواب بھی ہوگا۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ ہی کا فرمان ہے: جس کے پاس تین چیزیں نہ ہونگی' وہ آگ (دوزخ) سے بچ نہیں سکے گا: امن' خوف اور پریشانی۔
- آپ ہی نے ارشاد فرمایا تھا کہ صبر اور رضا' دو ہی صورتیں ہوتی ہیں' جب تم کوئی کام کرو تو پہلے صبر کرنا ہو گا جبکہ آخر میں رضا حاصل ہوگی۔
- حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ آرام سے رہو تو جو مل جائے کھا لیا کرو' جو مل جائے' پہن لیا کرو اور جو کچھ اللہ کا تمہارے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے' اس پر راضی رہو۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جو شخص برتر ہونے کی کوشش میں ہوتا ہے تو وہ آگ کے گرد گھوم رہا ہوتا ہے اور جو خواہشاتِ نفسانی کے گرد گھومتا ہے تو وہ جنت میں اپنے درجات کے گرد گھومتا ہے کہ انہیں کھائے اور دنیا میں انہیں کم کر دے۔
- اسی سند سے حضرت شقیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے عبادت گذاروں کو موت میں بھی زندہ کی حیثیت دے رکھی ہے جبکہ گناہ گار اپنی زندگی میں بھی مردہ ہوتے ہیں۔

Scanned with OKEN Scanner

⑧ حضرت ابویزید طیفور بن عیسیٰ بن سروشان (م ۲۶۱ھ)

آپ کا یہ دادا سروشان مجوسی (آتش پرست) تھا جو اسلام لے آیا' آپ تین بھائی تھے: آدم' طیفور اور علی' یہ سب کے سب عبادت گذار' دنیا سے بے تعلق اور صاحبِ حال تھے' آپ اہل بسطام سے تھے۔

جیسا کہ میں سن چکا ہوں' آپ کا وصال ۲۶۱ھ میں ہوا تھا' مجھے حضرت عبداللہ بن علی نے طیفور بن عیسیٰ صغیر سے سن کر بتایا' انہوں نے عمیا بسطامی سے سنا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا تھا کہ حضرت ابویزید ۲۶۱ھ میں فوت ہوئے جبکہ حضرت حسین بن یحییٰ سے سنا تو انہوں نے بتایا کہ آپ کا وصال ۲۳۴ھ کو ہوا تھا' آپ سند حدیث میں شامل تھے چنانچہ حضرت ابوموسیٰ دیبلی کہتے ہیں کہ مجھے ابویزید بسطامی رحمہ اللہ نے بتایا' انہیں ابوعبدالرحمٰن سدی نے' انہیں عمرو بن قیس ملائی نے' انہیں عطیہ عوفی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سن کر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> ''یہ بات یقین میں کمزوری کی نشانی شمار ہوتی ہے کہ تم اللہ کی ناراضگی میں لوگوں کو راضی رکھو' اللہ کی روزی پر ان کی تعریف کرو اور جو چیز تمہیں اس نے نہیں دی' اس پر ان لوگوں کو برا بھلا کہو کیونکہ کسی لالچی کے لالچ کی وجہ سے اللہ کی روزی چھن نہیں سکتی' نہ ہی کسی ناپسند کرنے والے کی وجہ سے ختم ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یقین اور رضا میں سکھ چین اور خوشیاں رکھ دی ہیں جبکہ غم اور پریشانیاں اپنی ناراضگی اور شکایتوں میں رکھی ہیں۔''

- حضرت ابویزید رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی محراب میں بیٹھا تھا' پاؤں پھیلایا تو ہاتف غیبی نے آواز دی: بادشاہوں کی محفلوں میں بیٹھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ نہایت ادب سے بیٹھے۔
- حضرت ابویزید رحمہ اللہ سے ایک عارف شخص کے مرتبہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: وہاں کوئی درجہ نہیں ہوگا بلکہ ایک عارف کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا پہچانا ہوا (خدا) موجود ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ایک عبادت گذار اللہ کی عبادت اپنے حال کے ساتھ کرتا ہے جبکہ ایک واصل باللہ عارف' اللہ کی عبادت حال میں ہو کر کرتا ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ عبادت کرنے کے لئے کس کا تعاون درکار ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ کی مدد ضروری ہوتی ہے بشرطیکہ اسے جانتے پہچانتے ہو۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ایک عارف پر کم از کم یہ لازم ہوتا ہے کہ جو چیز اس کے قبضے میں ہے' وہ اللہ کی راہ میں دیدے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: جو شخص اللہ کی آزمائش میں جمع کا دعویٰ کرے اس پر لازم ہوگا کہ اپنے آپ پر عبادت گذار ہونے کے اسباب لازم کرلے۔

میں نے منصور بن عبد اللہ سے سنا' انہوں نے ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ عمی سے سنا' وہ کہتے تھے' میں نے اپنے والد سے سنا' انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابو یزید رحمہ اللہ نے اذان کہی' پھر تکبیر کہنے کا ارادہ کیا تو صف پر نظر ڈالی' ایک آدمی دکھائی دیا' لگتا تھا کہ مسافر ہے' آپ اس کی طرف بڑھے' اس سے کوئی بات کی تو وہ کھڑا ہو کر مسجد سے نکل گیا' وہاں موجود لوگوں میں سے کسی نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا: میں سفر میں تھا' مجھے پانی نہیں مل سکا' میں نے تیمم کیا اور بھول کر مسجد میں آ گیا' حضرت ابو یزید رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا ہے کہ رہائشی ہونے پر تیمم جائز نہیں ہوتا' اس پر مجھے اپنا تیمم یاد آ گیا اور میں باہر نکل آیا ہوں۔

- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک مجاہدہ کرتا رہا' اس دوران مجھے علم اور اس کی پیروی بوجھل معلوم ہوئی' اگر علماء میں اختلاف [illegible] میں یہ سلسلہ جاری رکھتا' علماء کا اختلاف رحمت تو ہے لیکن صرف توحید کے بیان میں یوں نہیں ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ ہی نے فرمایا: نفسانی خواہشات کے ہوتے ہوئے کوئی شخص اپنے نفس کی پہچان نہیں کر سکتا۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل محبت کو جنت کا کوئی کھٹکا نہیں ہوتا جبکہ اہل محبت اپنی محبت کی وجہ سے پردے میں ہوتے ہیں۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابوعثمان سعید بن اسماعیل کے مطابق حضرت ابو یزید رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے ساتھ بات کرنے کیلئے کلام سنے' اللہ تعالیٰ اسے وہ سمجھ دے دیتا ہے جس سے ان کے ساتھ کلام کر سکے اور جو اس لئے سنے کہ اللہ تعالیٰ اس کے کام میں اس سے معاملہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ سمجھ دیتا ہے جس کی بناء پر وہ اپنے ربّ سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے دلوں کو دیکھتا ہے تو ان میں سے جو محض معرفت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے' انہیں اپنی عبادت میں لگا دیتا ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: (بالفرض) اہل ہمت کا کفر اہل احسان کے ایمان کے مقابلے میں زیادہ محفوظ ہوتا ہے (یعنی اہل ہمت کفر میں مبتلا نہیں ہوتے)۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ صوفیہ نے معرفت کہاں سے حاصل کی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنا سب کچھ ضائع کر کے اور مال کو سنبھال کر۔
- حضرت ابراہیم ھروی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو یزید رحمہ اللہ کو فرماتے سنا' فرماتے تھے: تمہارے ساتھ میری یہ خوشی تجھ سے ڈرتے ہوئے ہوا ایسے میں میری خوشی کیسی ہوگی جب میں تجھ سے بے فکر ہونگا؟
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اے پروردگار! مجھے اپنا آپ سمجھا دے کیونکہ میں تو صرف تیری وجہ سے تجھے سمجھ سکتا ہوں۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کو اللہ ہی کے ذریعے پہچانا اور اس کے سوا باقی چیزوں کو نورِ الٰہی سے جانا۔
- حضرت ابراہیم ہروی رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو یزید رحمہ اللہ کو فرماتے سنا' آپ نے اس وقت فرمایا جب آپ سے عارف کی پہچان پوچھی گئی وہ اللہ کے ذکر سے نہیں ہٹتا' نہ اس کا حق ادا کرنے سے تھکتا ہے اور نہ ہی اللہ کے سوا کسی اور سے انس و محبت رکھتا ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ ہی کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم بھی دیا اور روک بھی کی تو انہوں

Scanned with OKEN Scanner

کے اس کی فرمانبرداری کی، انہیں ایک خاص لباس دیا جسے لے کر وہ اس سے ہٹ گئے لیکن میں تو اللہ سے اسی کو چاہتا ہوں۔

- آپ نے ارشاد فرمایا تھا: ابتدائی دور میں مجھے چار مرتبہ غلط فہمی ہوئی، میرے ذہن میں آیا کہ میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں، اسے پہچانتا ہوں، اس سے محبت رکھتا ہوں اور اسے چاہتا ہوں لیکن جب انتہاء تک پہنچا تو پتہ چلا کہ میری یاد سے اس کا مجھے یاد رکھنا بڑھ کر ہے، اس کی معرفت میری معرفت سے زیادہ ہے، میری محبت سے، میرے ساتھ اس کی محبت پہلے ہے، میری چاہت سے پہلے ہی اس نے مجھے چاہا تھا۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ نے عرض کی: اے اللہ! اس مخلوق کو تو نے ان کے انجانے میں پیدا کر دیا اور ان کا ارادہ نہ ہونے کے باوجود تو نے امانت ان کے سپرد کر دی (کہ دنیا کو سنبھالیں) اب اگر تو ہی ان کی مدد نہیں فرمائے گا تو کون کرے گا؟
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ کے کسی شاگرد نے بتایا کہ آپ نے مجھے فرمایا تھا: جب کوئی انسان تمہارے ساتھ چلے اور تمہاری زندگی میں تنگی آ جائے تو اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ، اس سے تمہاری زندگی بہتر ہو گی، جب وہ تم پر کوئی انعام کرے تو ابتداء ہی میں اللہ کا شکر کرو کیونکہ وہی ہے جس نے دلوں کو تیری طرف پھیرا ہے اور جب تمہاری آزمائش ہو تو جلد اس سے نکلنے کی کوشش کرو کیونکہ ساری مخلوق میں سے اگر اسے کوئی دور کر سکتا ہے تو وہ اللہ ہی ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مٹھاس عطا فرمائی اور چونکہ وہ اسی پر خوش ہو گئے لہٰذا اس نے انہیں اپنے قرب کے حقائق نہیں بتائے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے تھے: ذاتِ الٰہی کی معرفت جہالت ہے، معرفت کی حقیقت کا علم حیرانی ہے، اشارہ کرنے والے کی طرف سے اشارہ، اشارے میں شرک ہوتا ہے اور اللہ سے بہت دور ہونے والی مخلوق وہ ہوتی ہے جو اس کی طرف اشارے زیادہ کرتی ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے اللہ کی معرفت کہاں سے حاصل کی ہے؟ آپ نے فرمایا: پیٹ بھوکا رکھ کر اور بدن ننگا رکھ کر۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عارف کا مقصود وہ چیز ہوتی ہے جس کی وہ اُمید رکھتا ہے اور زاہد کا مقصود وہ چیز ہوتی ہے جسے وہ کھاتا ہے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس شخص کے لئے یہ خوشی کا مقام ہے کہ اس کا مقصد ایک ہی ہو، جو اس کی آنکھیں دیکھیں اور کان سنیں، اس کا دل اس کی طرف متوجہ نہ ہو۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کو پہچان لیتا ہے تو وہ ہر اس پر نگاہ رکھتا ہے جو اسے اللہ سے ہٹا دے۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ سے سنت اور فرض کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سنت تو دنیا کو چھوڑ دینے کا نام ہے اور فرض، اللہ سے ملنے کو کہتے ہیں کیونکہ پوری سنت میں دنیا کو چھوڑنے کی بات ہوئی ہے اور قرآن پورے کا پورا، اللہ سے ملنا بتاتا ہے چنانچہ جس نے سنت اور فرض سیکھ لئے وہ کامل ہو گیا۔
- حضرت ابو یزید رحمہ اللہ نے فرمایا: نعمت ایک ازلی چیز ہے تو اس کا شکر بھی ازلی کہلائے گا۔

⑨ حضرت ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن عطیہ دارانی رحمہ اللہ (م ۲۱۵ھ)

آپ کا نام عبدالرحمٰن بن احمد بن عطیہ لکھا بھی ملتا ہے۔

آپ دمشق کے ایک شہر "داریا" کے رہنے والے تھے اور عنسی کہلاتے تھے، مجھے یہ بات ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے بتائی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عباس بن حمزہ سے سنا، انہوں نے احمد بن ابی الحواری سے سنا اور وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن احمد بن عطیہ عنسی رحمہ اللہ داریا کے رہنے والے تھے جو

Scanned with OKEN Scanner

شام کا ایک شہر تھا۔

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ ۲۱۵ھ میں فوت ہوئے اور حدیث کی سند میں ان کا ذکر ملتا ہے چنانچہ روایت میں احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے بتایا کہ انہیں حضرت علی بن حسن بن ابوالربیع زاہد نے حضرت ابراہیم بن ادھم سے' انہوں نے محمد بن عجلان سے' انہوں نے عجلان سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے سامنے جھکا کرتا ہے' اللہ اسے بلند مرتبہ عطا فرما دیتا ہے۔

- حضرت احمد بن حواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب اُمید' خوف پر غالب آجاتی ہے تو (صوفی کا) وقت خراب ہو جاتا ہے۔
- اسی سند سے حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کاش' دلوں میں میرا دل بھی ایسے ہوتا جیسے عام کپڑوں میں پڑا میرا کپڑا حالانکہ آپ درمیانے قسم کے کپڑے پہنتے تھے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو دنیا کو دور کرتا ہے' وہ اسے دور کرتی ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جو شخص دن میں اچھے کام کرتا ہے' اسے رات میں اتنا اجر ملتا ہے اور جو رات کو اچھے کام کرتا ہے' اسے دن میں اتنا اجر دیدیا جاتا ہے' جو سچے دل سے دنیاوی خواہش ترک کرتا ہے تو اللہ اسے اس کے دل سے نکال دیتا ہے کیونکہ یہ بات اللہ کو نہیں جچتی کہ کسی ایسے دل کو عذاب دے جس میں موجود خواہش اسی کی خاطر چھوڑ دی گئی۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: بہتر سخاوت وہ ہوتی ہے جو ضرورت جتنی ہو۔
- آپ رحمہ اللہ ہی نے فرمایا تھا: جب یہ دنیا کسی دل میں گھر کر لیتی ہے تو آخرت وہاں سے نکل جاتی ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دل میں پیدا ہونی والی سچی حالت یہ ہوتی ہے کہ دل میں موجود بات اس چیز کی تصدیق کرے جو زبان پر آتا ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو سچ کہے' اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے اور جو اچھا کرے'

اس سے درگذر کر دیا جاتا ہے۔

- حضرت جنید کے مطابق حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے بتایا تھا: کہ کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ صوفیہ کے نکتوں میں سے ایک نکتہ کئی دنوں تک میرے دل میں آیا رہتا ہے، میں اسے قبول کرنا چاہوں تو انصاف والے دو گواہوں یعنی قرآن وسنت کی روشنی میں قبول کرتا ہوں۔
- حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر ایسا عمل جس کا اس دنیا میں ثواب نہیں ہوتا، قیامت کے دن اس کی جزاء نہ ملے گی۔
- حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ دل جب بھوکا پیاسا ہوتا ہے تو صاف اور نرم ہو جاتا ہے لیکن جب سیر اور بھرا ہوتا ہے تو اندھا ہو جاتا ہے۔ (حلیہ)
- حضرت احمد بن ابی الحواری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ سے کہا: میں نے تنہائی میں نماز پڑھی ہے تو مجھے لذت حاصل ہوئی ہے، آپ نے فرمایا: تم نے کس شے کی وجہ سے لذت پائی؟ میں نے کہا کہ وہاں کسی نے مجھے دیکھا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ارے! تم کمزور ہو کیونکہ تیرے دل میں مخلوق کا خیال گذرا ہے۔
- حضرت احمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ جب خواہشات دل سے نکل جائیں تو وہاں اس کو کیا نام دیا جائے گا؟ زاہد کہیں گے یا پرہیزگار یا پھر کیا کہیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ جب اس سے خواہش نکل گئیں تو وہ راضی کہلائے گا۔
- حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ دنیا کا جو مال تم نے چاہا لیکن وہ نہ مل سکا تو اسے یوں سمجھو کہ نہ تو تم نے اسے چاہا اور نہ ہی اس کے بارے تمہارے دل میں خیال آیا۔
- حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اہل وعیال ایک صاحب یقین شخص کا یقین کمزور کر دیتے ہیں کیونکہ جب تک وہ اکیلا تھا تو بھوکا ہونے پر خوش ہو جاتا تھا لیکن جب اس کے ہاں اہل و عیال ہو گئے اور وہ بھوک میں مبتلا ہوئے تو اس نے اُن کیلئے روزی کی تلاش کی اور جب کسی شخص کو تلاش کرنا پڑے تو یقین کمزور ہو جائے گا۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے بندے کے درمیان سب سے زیادہ اہم چیز یہ ہے کہ وہ اس کا حساب لیتا ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ زاہد لوگوں کو آخری قدم وہاں پڑتا ہے جہاں اللہ پر بھروسہ کرنے والوں کا پہلا قدم پڑتا ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے بتایا تھا کہ باریک قسم کے معاریض (صوفیہ کے باریک اشارے) میں سے اللہ کا یہ فرمان نرم طریقے کی ایک ڈانٹ ہے۔

  اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ۝ (زمر:۳)

  "سنو! خالص دین صرف اللہ کیلئے ہے۔"
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ہر شے کا مہر ہوتا ہے' جنت کا مہر یہ ہے کہ بندہ دنیا اور اس کا سب کچھ چھوڑ دے۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: ہر چیز کے لیے زیور (خوبصورتی کا سامان) ہوتا ہے جبکہ سچائی کا گہنا عاجزی سے پیش آنا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب ایک دانا دنیا کو ترک کر دیتا ہے تو دانائی کے نور سے روشنی حاصل کرتا ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ ہی کا ارشاد ہے: ہر شے کی ایک کان ہوتی ہے جبکہ سچائی کی کان زاہدوں کے دل ہوتے ہیں۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ ہر شے کی کوئی پہچان ہوتی ہے جبکہ کسی کے ذلیل ہونے کا پتہ اس کے نہ رونے سے چل جاتا ہے۔
- آپ ہی کا فرمان ہے: جو شخص اپنا آپ تباہ کر کے اللہ تک پہنچتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے نفس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے جنت کا حکم فرماتا ہے۔
- آپ رحمہ اللہ ہی نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر کام وہ ہوتا ہے جو خواہش نفسانی کے خلاف کیا

Scanned with OKEN Scanner

جائے۔

- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو اللہ تعالیٰ کی واضح نصیحت دیکھنا چاہتا ہے تو اسے دن رات کا تبدیل ہوتے رہنا دیکھنا چاہئے۔
- آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: اپنے آپ کو ہمت میں موجود کام کر کے راضی رہنا سکھاؤ' یہ معرفت کے درجوں کو پالینے کا اچھا ذریعہ ہے۔
- آپ یہ بھی بتاتے تھے کہ جب خوف' دل میں گھر کر لیتا ہے تو دل کی خواہشات کو جلا دیتا ہے اور اس سے غفلت کو دور کر دیتا ہے۔
- آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: ہر شے کا کوئی نہ کوئی زنگ ہوتا ہے اور دل کے نور کا گویا زنگ پیٹ بھر کر کچھ کھانا ہوتا ہے۔
- آپ مزید فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کے ساتھ تنہا ہو کر دکھانا چاہتا ہے تو اسے لازم ہے گردن سے اسے بھی اتار دے جو اس سے کم مرتبہ ہے۔
- آپ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: جو شخص کسی کام میں سچائی کو ذریعہ بناتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضا مندی کا گویا تحفہ ملتا ہے۔
- آپ رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے تھے: ہر شے کیلئے ایک تصدیق ہوتی ہے اور اللہ سے خوف' یقین کی تصدیق ہے۔
- حضرت ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کسی امت اور گروہ بھر میں ایک غمزدہ شخص رونے لگے تو لازمی طور پر اللہ اس پر رحم فرما دیتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

⑩ حضرت ابو محفوظ معروف بن فیروز، فیروز کرخی رحمہ اللہ (م۲۰۰ھ)

حضرت زکریا بن یحییٰ بن اسد کہتے ہیں کہ حضرت معروف بن فیروز' ابو محفوظ کرخی کہلاتے تھے' علاوہ ازیں معروف بن فیرزان نام بھی لکھا ملتا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم بن جنید کہتے ہیں کہ معروف کرخی' معروف بن فیرزان کو کہتے ہیں نیز معروف بن علی نام بھی ملتا ہے' یونہی ایک روایت یوں ملتی ہے کہ حضرت سہل بن عبداللہ کہتے ہیں' مجھے محمد بن سوار نے حضرت معروف بن علی کرخی زاہد کے بارے میں بتایا۔

آپ عظیم اور قدیم مشائخ میں سے تھے جن میں پرہیزگاری اور جوانمردی پائی جاتی تھی۔ آپ حضرت سری سقطی کے استاد اور حضرت داؤد طائی کے شاگرد تھے۔ قبرِ انور بغداد میں دیکھی جاسکتی ہے جس کے نام پر لوگ تندرست ہوتے اور اس کی زیارت کو بابرکت جانتے ہیں۔

حضرت ابراہیم بن حزری کہتے تھے کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کی قبر شریف ہر بیماری کے لئے تجربہ شدہ تریاق ہے۔

حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ حضرت علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں مسلمان ہوئے' آپ اسلام لانے کے بعد اس بات کو بیان نہیں کرتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ شیعہ لوگ حضرت علی بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر جمع ہو گئے اور حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ کی ہڈیاں توڑ دیں چنانچہ آپ فوت ہو گئے اور بغداد میں دفن ہوئے' حدیث کی سند میں آپ کا ذکر ملتا ہے چنانچہ حضرت خلف بن ہشام کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے سنا' عرض کی تھی: اے ہمارے اللہ! ہماری باگ ڈور تیرے قبضے میں ہے' ہم ان میں سے کسی کے مالک نہیں ہیں' تو ہمارے ساتھ جو بھی معاملہ کرے تو تو ہی ہمارا ولی و دوست ہے' ہمیں سیدھی راہ دکھا۔

Scanned with OKEN Scanner

میں نے جب آپ سے اس دُعا کے بارے میں پوچھا تو سند میں انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔

- حضرت محمد بن نصر فرماتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ صالحین کی تعداد تو بہت ہوتی ہے لیکن ان میں صادقین (سچے) کم ہی ہوتے ہیں۔
- حضرت ابراہیم بن بکاء فرماتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اللہ اسے عمل کرنے موقع دیدیتا ہے جبکہ اسے جھگڑوں میں نہیں پڑنے دیتا اور جب کسی سے برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کیلئے عمل کا دروازہ بند کردیتا اور جھگڑوں کا کھول دیتا ہے۔ (حلیہ)
- حضرت ابراہیم بن بکاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے وصیت کرنے کی درخواست کی تو فرمایا: اللہ پر بھروسہ کرو، وہی تمہارا معلّم (سکھانے والا) اور وہی غمخوار ہو، اسی سے شکایت کرسکو کیونکہ لوگ نہ تو تمہارا فائدہ کرسکتے ہیں اور نہ ہی نقصان۔
- حضرت ابوذکریا حمال کہتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے نہر کے ایک کنارے پر پیشاب کیا اور پھر تیمّم کرلیا جس پر آپ سے پوچھا گیا: اے ابومحفوظ! پانی تو آپ کے قریب ہے، آپ نے فرمایا: شاید میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں۔
- حضرت سری سقطی نے فرمایا کہ حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ آنکھیں بند رکھا کرو خواہ سامنے بکری ہی ہو۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وفاداری کی حقیقت یہ ہے کہ دل، غفلتوں کی نیند سے بیدار ہو، اور فضول قسم کی آفتوں کے غم سے فارغ ہوجائے۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سخاوت کرنا یہ ہوتا ہے کہ تنگی کی حالت میں بھی انسان ضرورت کی چیزیں بھی دوسروں کو دیدے۔
- ایک آدمی نے حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے کہا کہ میں نے اپنی معروف (جانی پہچانی) کا شکرادا

Scanned with OKEN Scanner

نہیں کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: تمہارا معروف ایسا ہے جو نگران کے بغیر ہے چنانچہ اس کے پاس چلا گیا ہے جو شکر نہیں کیا کرتا۔

- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بندے پر اللہ کی ناراضگی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اسے دیکھو تو وہ فضول کاموں میں لگا ہوگا' اس کا دل ہی ایسا ہوگا۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی عمل کے بغیر جنت کی خواہش رکھنا' گناہوں میں سے ایک گناہ ہوتا ہے' کسی سبب کے بغیر شفاعت کا انتظار کرنا ایک قسم کا تکبر ہوتا ہے اور بے فرمان سے رحمت کی اُمید رکھنا' جہالت اور نری بے وقوفی ہے۔
- حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کی اطاعت کرنے والوں کے بارے میں حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ انہیں اطاعت کی یہ توفیق کیونکر ہوئی؟ انہوں نے بتایا کہ دلوں سے دنیا کی اہمیت نکال دینے کی وجہ سے اور اگر ان کے دلوں میں دنیا کی حیثیت ذرہ بھر بھی ہوتی تو ان کا ایک بھی سجدہ صحیح نہ ہوتا۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ دل سے دنیا کی قدر و قیمت کیسے نکل سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جس سے بھی محبت ہو' صاف قسم کی ہو اور آپس میں معاملہ صاف ستھرا کرے۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے محبت کے بارے میں وضاحت پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ محبت' مخلوق کی تعلیم سے نہیں ہوا کرتی بلکہ یہ تو اللہ کا عطیہ اور اس کا فضل ہوتا ہے۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جوانمردوں کی تین علامتیں ہوتی ہیں: وفاداری میں اختلاف کی گنجائش پیدا نہ ہونے دینا' کچھ لئے بغیر تعریف و ثناء کرنا اور بن مانگے دے دینا۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے کہتے تھے: اے مسکین! تم کب تک روتے اور آہ وزاری کرتے رہو گے' خلوص سے کام لو' اس کا نتیجہ اچھا ہوگا۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اولیاء کی علامت کیا ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: تین ہوتی ہیں: ان کے غم اللہ سے تعلق رکھتے ہیں' وہ اسی میں مصروف رہتے ہیں اور بھاگ کر اسی کی طرف

جاتے ہیں۔

- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عارف کے لیے کوئی نعمت نہیں ہوتی بلکہ وہ تو خود ہر نعمت میں ہوتا ہے۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پاکیزہ لوگوں کے دل تقویٰ کی وجہ سے کھلے ہوتے ہیں اور نیکی کرنے پر تروتازہ ہوتے ہیں جبکہ گنہگاروں کے دل گناہوں کی وجہ سے اندھیرے میں ہوتے ہیں اور بدنیتی کی وجہ سے اندھے ہوتے ہیں۔
- حضرت معروف کرخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ (کسی میں صلاحیت کی بناء پر) اس کی بہتری کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے عمل کرنے کی توفیق دیتا ہے جبکہ ناکامی اور سستی کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔

⑪ حضرت ابوعبدالرحمٰن حاتم بن عنوان، حاتم اصم رحمہ اللہ (م ۲۳۷ھ)

آپ کا نام حاتم بن یوسف اور حاتم بن عنوان بن یوسف اصم بھی لکھا ملتا ہے۔ آپ کا خراسان کے قدیم مشائخ سے تعلق تھا اور بلخ میں رہتے تھے‘ حضرت شقیق بن ابراہیم سے صحبت رہی‘ حضرت احمد بن خضرویہ کے استاذ تھے جو مثنی بن یحییٰ محاربی کے غلام تھے اور آپ کا ایک ہی بیٹا تھا جس کا نام خشنام تھا۔

آپ ایک اصطبل کے نزدیک ''واشجرد'' میں فوت ہوئے جسے ''اُس سروند'' کہا جاتا تھا‘ اس وقت واشجرد کے اوپر ایک پہاڑ پر تھے۔ یہ ۲۳۷ھ کی بات ہے‘ حدیث کی سند میں آپ کا ذکر ملتا ہے چنانچہ حضرت یحییٰ بن حارث کے مطابق حضرت حاتم بن عنوان اصم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن عبداللہ ماھیانی سے‘ انہوں نے حضرت ابراہیم بن طہمان سے‘ انہوں نے حضرت مالک سے‘ انہوں نے حضرت زہری اور انہوں نے حضرت

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاشت کی نماز پڑھو کیونکہ یہ نیک لوگوں کی عبادت شمار ہوتی ہے اور گھر میں جا کر سلام کہا کرو کیونکہ اس سے تمہارے گھر میں خیر و برکت زیادہ ہوگی۔

- حضرت احمد بن سلیمان کفرشیلانی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں حضرت عبد الرحمٰن حاتم اصم رحمہ اللہ کی طرف سے دیکھا' وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمارے اس مذہب (تصوف) میں چلا آئے تو اپنے دل میں موت کی چار باتیں سمالے۔ سفید موت' سیاہ موت' سرخ موت اور سبز موت۔ سفید موت' بھوک کو کہتے ہیں' سیاہ موت' لوگوں کو تکلیف دینے سے رکنا' سرخ موت' نفس کی مخالفت کو کہتے ہیں اور سبز موت' ٹکڑے اُوپر نیچے ڈالنے کو کہتے ہیں۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ پانچ چیزوں کے علاوہ جلد بازی کرنا شیطانی کام ہے' مہمان آنے پر اسے کھانا کھلانا' فوت ہونے پر میت کو کفن دفن کرنا' عقلمند ہو جانے پر کنواری کی شادی کرنا' دین لازمی ہو تو قرض ادا کرنا اور گناہ کر لینے پر اس سے توبہ کرنا۔
- حضرت عبد اللہ بن سہل فرماتے ہیں کہ حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص صبح ہونے پر چار چیزوں میں درست ہو تو وہ اللہ کی رضا میں پلٹتا ہوگا' ان میں سے پہلی چیز اللہ پر یقین ہے پھر توکل پھر خلوص اور پھر اللہ کی معرفت جبکہ یہ تمام چیزیں معرفت کے ساتھ پوری ہوتی ہیں۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رزق پر یقین رکھنے والا وہ ہوتا ہے جو مالداری پر خوش نہیں ہوتا اور نہ ہی فقر پر غم کرتا ہے' پھر اسے یہ پرواہ بھی نہیں ہوتی کہ وہ خوشحال ہے یا تنگی میں۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اخلاص کا پتہ مستقل مزاجی سے چلتا ہے' مستقل مزاجی کا پتہ اُمید لگانے سے چلتا ہے' اُمید کا پتہ ارادے سے چلتا ہے اور ارادے کا پتہ معرفت سے چلتا ہے۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر قول کے لئے ایک صدق ہوتا ہے' ہر صدق کے لئے ایک فعل' ہر فعل کیلئے صبر' ہر صبر کے لئے ایک گنتی' ہر گنتی کے لئے ایک ارادہ اور ہر ارادے کے لئے ایک ترجیحی پہلو ہوتا ہے۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اصل عبادت تین چیزیں بنتی ہیں: خوف' امید اور محبت جبکہ

Scanned with OKEN Scanner

بنیادی گناہ بھی تین ہی ہوتے ہیں: تکبر' لالچ اور حسد کرنا۔

- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: منافق وہ شخص ہوتا ہے کہ جو دنیا میں سے کچھ لیتا ہے تو لالچ سے لیتا ہے' اسے روکتا ہے تو شک سے اور خرچ کرتا ہے تو دکھلاوے کے لیے جبکہ ایک مومن شخص دنیا میں سے کچھ لیتا ہے تو خوف کرتے ہوئے' سنت طریقے پر اپنے پاس روکتا ہے' صرف اللہ کے لیے خرچ کرتا ہے' ارادہ عبادت کا ہوتا ہے۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمہیں چار کام اپنانا ضروری ہیں: نیک کام کرو تو اس میں دکھلاوا نہ ہو' کسی سے کچھ لو تو لالچ نہ ہو' کسی کو کچھ دو تو احسان نہ جتلاؤ اور اپنے پاس کچھ روک رکھو تو بخیلی نہ کرو۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مخلوق کے لیے بھلائی یوں کی جاتی ہے کہ جب کسی انسان کو نیکی کرتے دیکھو تو اسے اس کیلئے اور ابھارو اور گناہ میں گھرا دیکھو تو اس پر رحم کھاؤ۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں ایسے شخص سے تعجب کرتا ہوں کہ جو مختلف عبادتیں کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رضاءِ الٰہی کیلئے کرتا ہوں پھر اسے دیکھو تو اللہ پر ناراض ہو رہا ہوگا اور اللہ کا حکم ٹال رہا ہوگا۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ خود ناراض ہو کر اسے راضی کر لو گے؟ جب تم اس سے راضی نہیں ہو تو وہ تم سے کیسے خوش ہوگا۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں کو بھلائی کرنے کی تاکید کرو تو پہلے خود بھلائی کرو' تمہیں خود بھلائی ضرور کرنا چاہئے' جو کام کسی کو کرنے کی تاکید کرتے ہو' وہ خود ضرور کیا کرو اور یونہی جس کام سے کسی اور کو روکو' اس سے خود بھی رُک جاؤ۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جہاد تین طرح کا ہوتا ہے' ایک باطنی ہوتا ہے جو شیطان کے ساتھ کیا جاتا ہے' یہ اسے شکست دینے تک جاری رہتا ہے' ایک ظاہری ہوتا ہے جس میں فرض ادا کرنا ہوتے ہیں' انہیں اللہ کے حکم کے مطابق ادا کرنا ہوتا ہے' ایک جہاد اللہ کے دشمنوں کے ساتھ کرنا ہوتا ہے جو اسلامی جنگ کی شکل میں ہوتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خواہش تین طرح کی ہوتی ہے' کھانے کی خواہش' کلام کی خواہش اور دیکھنے میں خواہش چنانچہ کھاتے وقت بھروسہ رکھو' زبان سے سچائی نکالو اور دیکھو تو نصیحت حاصل کرو۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جسے دنیا کی کوئی شے حاصل ہو' وہ اس سے خلاصی حاصل کرنا نہ چاہے' نہ ہی اسے نکالے تو اس سے اس کی دنیا کے ساتھ محبت دکھائی دے گی۔
- حضرت حامد لقاف بتاتے ہیں کہ حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی ایسا دن نہیں چڑھتا جب شیطان مجھ سے یہ بات نہ کہتا ہو کہ تم کیا کھاتے ہو؟ کیا پہنتے ہو؟ اور کہاں رہتے ہو؟ میں اسے کہتا ہوں کہ میں موت کھاتا ہوں' کفن پہنتا ہوں اور قبر میں رہتا ہوں۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ کوئی خواہش ہو تو بتاؤ' آپ نے فرمایا کہ میں آج شام تک کی عافیت اور سکون چاہتا ہوں۔ اس پر آپ سے کہا گیا: کیا سب دن عافیت والے نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرے اس دن کی عافیت یہ ہے کہ اس میں مَیں اللہ کی بے فرمانی نہ کروں۔
- حضرت عبدالرحمٰن حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار شخص چار ہی چیزوں پر شرمسار ہو جایا کرتے ہیں: گھاٹے میں گرفتار' یہ اس وقت شرمسار ہوتا ہے جب اس سے کوئی کام رہ جاتا ہے۔ دوستوں سے الگ ہو جانے والا' یہ ہر دوست بچھڑنے پر شرمندہ ہوتا ہے' اپنے دشمن کو ٹھہرانے والا کیونکہ وہ بُرا مشورہ دیا کرتا ہے اور گناہوں کی جرأت کرنے والا۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عباء پوشاک' زاہدوں کی نشانی ہوتی ہے تو چوغہ (عباء) پہننے والے کے لئے یہ مناسب نہیں ہوتا کہ وہ ساڑھے تین درہم قیمتی پہن کر پانچ درہم کی عباء کی خواہش رکھے' کیا اسے اللہ سے حیاء نہیں آتی کہ اس کے دل کی خواہش' اس کی عباء سے بھی آگے ہے۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنے آقا کی خدمت میں لگے رہو' یہ دنیا کا مال تمہارے پاس کھلم کھلا آئے گا اور جنت تم پر عاشق ہو گی۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین مقامات پر تم اپنے دل کو قابو میں رکھو: جب بھی کوئی کام کرو

Scanned with OKEN Scanner

تو ذہن میں رکھو کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے‘ بات کرتے وقت یاد رکھو کہ اللہ تمہاری بات سن رہا ہے اور جب کہیں ٹھہر جاؤ تو یاد رکھو کہ اللہ تمہیں جانتا ہے۔

- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل پانچ طرح کے ہوتے ہیں: مردہ دل‘ بیمار دل‘ غافل دل‘ بیدار دل اور صحیح سالم دل۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ سے کسی شخص نے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے‘ آپ نے فرمایا: اگر اپنے مالک کی بے فرمانی کرنے کا خیال ہو تو ایسی جگہ کرو جہاں وہ تمہیں دیکھ نہ سکے۔
- حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص تین باتوں کے بغیر تین دعوے کرے تو وہ جھوٹا ہوگا: جو اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے لیکن وہ حرام کی طرف نظر کرنے سے نہیں رکتا تو وہ جھوٹا ہے‘ جنت کی محبت کا دعویٰ کرنے والا حالانکہ وہ راہِ خدا میں مال خرچ نہیں کرتا تو جھوٹا ہوگا اور ایسا شخص بھی جھوٹا ہوگا جو نبی کریم ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرے لیکن فقیری سے پیار نہ ہو۔

(۱۲) حضرت ابوالحسن احمد بن میمون ابوالحواری رحمہ اللہ (م ۲۳۰ھ)

دمشق کے رہنے والے تھے‘ حضرت ابوسلیمان دارانی وغیرہ کی صحبت میں رہے جن میں حضرت سفیان بن عیینہ‘ حضرت مروان بن معاویہ فزاری‘ حضرت مضاء بن عیسیٰ‘ حضرت بشر بن سری اور حضرت ابوعبداللہ نباجی رحمہم اللہ۔ آپ کے بھائی بھی تھے جن کا نام محمد بن ابوالحواری تھا‘ وہ بھی زہد و تقویٰ میں آپ جیسے تھے‘ آپ کے بیٹے عبداللہ بن احمد بن ابوالحواری بھی بڑے زاہد تھے‘ آپ کے والد ابوالحواری بھی پرہیزگار عارفوں میں سے تھے چنانچہ یہ سب گھرانہ ہی پرہیزگار اور زاہد تھا۔

Scanned with OKEN Scanner

آپ ۲۳۰ھ میں فوت ہوئے اور حدیث کی سند میں آپ کا ذکر ہے چنانچہ حضرت ابوالفضل عباس بن حمزہ زاہد کے مطابق حضرت احمد بن ابوالحواری' حضرت یحییٰ بن صالح وحاظی سے' وہ حضرت عفیر بن معدان سے' وہ حضرت سلیم بن عامر سے اور وہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت روح القدس علیہ السلام نے میرے ذہن میں یہ بات ڈالی کہ کوئی بھی شخص اس وقت تک فوت نہیں ہوا کرتا جب تک اپنی عمر پوری نہ کر لے اور اپنی روزی نہ کھا لے لہٰذا روزی اچھے طریقے سے تلاش کرو' تم میں سے کسی کی بھی یہ خواہش نہیں ہونی چاہئے کہ روزی رُک جانے کی صورت میں اسے اللہ کی بے فرمانی کر کے حاصل کرے کیونکہ اللہ سے روزی لینے کے لیے عبادت ضروری ہے۔

- حضرت احمد بن ابوالحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ارادہ اور محبت رکھتے ہوئے دنیا کو دیکھے تو اللہ اس کے دل سے یقین اور زہد کا نور نکال دیتا ہے۔
- حضرت احمد بن ابوالحواری رحمہ اللہ اسی روایت کی بناء پر فرماتے ہیں: سب سے بہتر رونا وہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے ضائع ہونے والے وقتوں پر روئے یا اس وقت پر روئے جن میں وہ اللہ کے حکموں کی مخالفت کرتا رہا۔
- حضرت احمد بن ابوالحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کوئی کام کرتے وقت سنت کی پیروی نہیں کر سکا' اس کے وہ کام بیکار ہوں گے۔
- حضرت احمد بن ابوالحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی اس دنیا کو پہچان لیتا ہے' اس میں زہد کرتا ہے' جو آخرت کی پہچان کر لیتا ہے' وہ اس کا شوق رکھتا ہے اور جو اللہ کو پہچان لیتا ہے' وہ اس کی رضا چاہتا ہے۔
- حضرت احمد بن ابوالحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے محبت کی نشانی یہ ہے کہ انسان اس کی عبادت کیا کرے' ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے ذکر کو پیارا جانا کرے چنانچہ جب یہ اللہ سے محبت رکھے گا تو وہ اس سے محبت کرے گا کیونکہ بندے میں یہ ہمت نہیں کہ اللہ سے محبت کرے' اس سے محبت کی ابتداء اللہ کی طرف سے ہوگی اور یہ اس وقت ہوگا جب اللہ معلوم کرے گا کہ اس کا بندہ بیاریوں میں

Scanned with OKEN Scanner

گھرا ہوا ہے۔

- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس کی پہچان نہیں رکھتا' وہ اپنے دین میں تکبر دکھا رہا ہوتا ہے۔
- اسی سند سے حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی طرف سے بندے کی سب سے شدید آزمائش یہ ہوتی ہے کہ وہ اسے غافل کر دے اور اس کا دل سخت کر دے۔
- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ نے اصطبل اور غزوہ کے بارے میں فرمایا تھا: یہ آرام کا کتنا اچھا مقام ہے کہ جب انسان عبادت کرتے تھک جاتا ہے تو ایسے کام کے ذریعے آرام حاصل کرتا ہے جس میں گناہ نہیں۔
- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جب کسی گروہ سے محبت کرنا چاہتا ہے تو انہیں بیدار ہونے اور سونے کا موقع دیتا ہے کیونکہ وہ لوگ بیداری اور نیند ہی میں اللہ کی رضا تلاش کرتے ہیں۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جیسے جیسے دل کا مرتبہ اُوپر ہوتا ہے ویسے ویسے اس کی سزا میں تیزی آتی ہے۔
- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء علیہم السلام موت کو اس لئے ناپسند کرتے تھے کہ اس کی وجہ سے ان کا ذکر الٰہی رُک جاتا ہے۔
- آپ ہی نے فرمایا کرتے تھے کہ جب دنیا سے محبت اور زیادہ گناہ کرنے کی بناء پر تمہارا دل بیمار ہو جائے تو زہد اور گناہوں کو ترک کرنے کے ذریعے اس کا علاج کرو۔
- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارا نفس اس حالت میں دنیا کو ترک کرنے کی بات کرے جب وہ تم سے دور ہو چکی تو یہ دھوکا ہوگا اور دنیا پاس آ جانے پر تمہیں اس کو چھوڑنے کی بات کرے تو اصل بات یہی ہے۔ (یونہی ہونا چاہئے)
- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم دل میں قدرے سختی محسوس کرو تو ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھو' زاہد لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ' کھانا کم کر دو' خواہش پر عمل کرنے سے کنارہ کرو اور

اپنے نفس کو تکلیفیں جھیلنے پر تیار کرو۔

- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا ایک کوڑا خانہ اور کتوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے' ایسا کتا کم ہی ہوگا جو اس پر ڈیرہ لگالے کیونکہ کتا اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق لے کر واپس ہو جایا کرتا ہے جبکہ اس سے محبت رکھنے والا اسے چھوڑتا ہی نہیں۔
- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں یہ بات آئے کہ کسی نیکی کی وجہ سے اس کی پہچان ہو یا اس کا ذکر کیا جائے تو گویا اس نے اپنی عبادت میں شرک کیا کیونکہ جو محبت کی بناء پر عبادت کرتا ہے' وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی خدمت اس کے محبوب کے علاوہ کوئی دیکھے۔
- حضرت احمد بن ابو الحواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں جب قرآن پڑھتا ہوں اور کسی آیت میں غور شروع کر دیتا ہوں تو میری عقل اس میں حیران ہو جاتی ہے' میں قرآن کے حافظوں پر تعجب کرتا ہوں کہ انہیں نیند کیسے سوجھتی ہے اور وہ دنیا کے کاموں میں کیسے کھو جاتے ہیں حالانکہ وہ تو قرآن پڑھتے ہی رہتے ہیں۔ دیکھو! اگر وہ قرآن کو سمجھتے' اس کا حق پہچانتے' اس سے مزہ لیتے' اسے پڑھ کر اللہ سے راز و نیاز کرتے تو ان کو اس وجہ سے نیند نہ آتی کہ انہیں اس کی توفیق ملی ہے۔

⑬ حضرت ابو حامد احمد بن خضرویہ بلخی رحمہ اللہ (م ۲۴۰ھ)

آپ خراساں کے بڑے مشائخ میں سے تھے' حضرت ابو تراب نخشبی اور حضرت حاتم اصم کی صحبت میں رہے اور پھر حضرت ابو یزید بسطامی کی طرف چلے گئے' وہ خراسان کے اکابر مشائخ میں سے تھے اور فتوت (جوانمردی) کا مرتبہ رکھتے تھے' پھر حضرت ابو حفص نیشاپوری کی زیارت کیلئے نیشاپور میں داخل ہو گئے۔

حضرت ابو حفص سے پوچھا گیا کہ اس طبقہ کے لوگوں میں سے آپ کسے بڑے مرتبہ والا سمجھتے جنہیں

آپ نے دیکھا ہے؟ آپ نے کہا کہ حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ سے بڑھ کر نہ تو میں نے مضبوط ارادے والا دیکھا ہے اور نہ ہی کوئی صحیح حال والا۔

آپ کا وصال ۲۴۰ھ کو ہوا کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ بن علی سے یونہی سنا تھا' وہ بتاتے تھے کہ حضرت محمد بن فضل بلخی کو میں نے ان کا ذکر کرتے یونہی سنا تھا۔

- حضرت محمد بن فضل کہتے ہیں کہ حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اللہ کا کوئی ولی اپنی کوئی نشانی مقرر نہیں کرتا اور نہ ہی ایسا کوئی نام ہوتا ہے جو وہ اپنا رکھ لے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل گھومتے ہوتے ہیں' یا تو عرش کے گرد چکر لگاتے ہیں' یا پھر باغوں کے گرد۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صوفیہ کی حریت (آزادی) میں مکمل عبودیت (اللہ کا بندہ ہونا) ہوتی ہے اور جب مکمل طور پر عبودیت آجاتی ہے تو آزادی پوری ہو جاتی ہے۔
- آپ فرماتے تھے کہ دین یا دنیا کے اندر آپس میں ضد اور مقابلہ والی دو چیزوں کی گذران نہیں ہوتی۔
- حضرت محمد بن فضل فرماتے ہیں کہ حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ نے ایک شخص سے ایک لاکھ درہم قرض لینے کی خواہش کی تو اس نے کہا: کیا تم لوگ اس دنیا میں دنیا سے بے تعلق نہیں ہو؟ یہ درہم لے کر کیا کرو گے؟ آپ نے فرمایا: میں ایک لقمہ خرید کر کسی مومن کے منہ میں ڈالوں گا اور یہ جرأت نہیں کروں گا کہ اللہ سے اس کا ثواب مانگوں۔ اس نے کہا: کیوں؟ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ اللہ کے ہاں اس پوری دنیا کا وزن مچھر کے ایک پَر کے برابر بھی نہیں ہے چنانچہ اگر میں اسے لے لوں اور اس سے کوئی چیز مانگوں تو کون ہے جو اس کے بدلے میں مجھے کچھ دے' پوری دنیا کی حیثیت تو یہی کچھ ہے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجبور ہو جانے والے لوگوں کے پاس صبر ہی کا توشہ ہوتا ہے جبکہ رضا' عارفوں کا ایک درجہ ہوتا ہے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبر پر صبر کرتا چلا جاتا ہے' وہی صابر کہلاتا ہے' وہ نہیں ہوتا جو صبر کرے اور شکایت بھی کرتا جائے۔

Scanned with OKEN Scanner

حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ کے راستے میں تھا کہ میرا پاؤں ایک رسّی میں پھنس گیا' میں دو فرسخ تک چلا وہ رسّی میرے پاؤں سے ہی چمٹی تھی' اسی دوران ایک آدمی نے مجھے دیکھا تو اسے الگ کر دیا اور مجھے جانے دیا' میں بسطام آیا تو سب سے پہلے حضرت ابو یزید سے ملاقات ہوئی' مجھ سے فرمایا: مکہ کے راستے میں جو واقعہ تمہارے ساتھ پیش آیا' اس میں تم نے اللہ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ میں نے کہا: میرا خیال یہ تھا کہ اسے پسند کرنے میں میرا کوئی اختیار نہ ہو۔ آپ نے مجھ سے کہا: اے فضول شخص! کیا تمہارا اپنا کوئی ارادہ بھی تھا کہ تم نے ہر شے پسند کر لی؟

حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص فقیروں کی خدمت کرے' اسے تین چیزوں سے نواز دیا جاتا ہے: تواضع' اچھا ادب اور جان قربان کرنا۔

حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: راہِ راست تو واضح ہو چکا' حق نکھر چکا اور بلانے والا سن رہا ہے تو اب اس کے بعد اندھے ہونے سے کیوں حیران ہو؟

حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھا گیا:

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۝ (الذاریات: ۵۰)

''اللہ کی طرف دوڑو۔''

تو آپ نے فرمایا: لوگوں کو بتا دو کہ بھاگنے کیلئے یہ بہترین جگہ ہے۔

حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ نے فرمایا: معرفت کا حقیقی معنٰی یہ ہے کہ اس کے ساتھ دل سے محبت کی جائے' زبان سے اس کا ذکر ہو اور اس کے علاوہ ہر شے سے توجہ ہٹالی جائے۔

حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ دل گویا برتن ہیں اور جب حق سے بھر جاتے ہیں تو انسان کے اعضاء پر اس کا نور دکھائی دینے لگتا ہے اور جب یہ باطل چیزوں سے بھرتے ہیں تو انسانی اعضاء پر زیادہ تاریکی چھا جاتی ہے۔

حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کیجئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنے نفس کو مارو کہ وہ اس میں زندگی پیدا کرے۔

Scanned with OKEN Scanner

- آپ ہی نے فرمایا تھا کہ اللہ کے قریب وہی لوگ ہوتے ہیں جن کا خلق عام ہوتا ہے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ نے بتایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ کسی غنی نے ایک زاہد کے پاس جانے کی اجازت مانگی' اس نے بلالیا' اس نے رمضان میں اسے دیکھا کہ نمک لگا کر خشک روٹی کھا رہا ہے چنانچہ وہ اپنے گھر واپس آ گیا اور اسے ایک ہزار دینار بھیجے' اس نے واپس کر دئے اور کہا: یہ تیرے جیسے اس شخص کی جزاء ہے جو اپنا بھید کھول دیتا ہے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ نے فرمایا: غفلت سے زیادہ بوجھل کوئی نیند نہیں ہوتی اور نہ ہی خواہش سے زیادہ کوئی نرمی قابو پائی ہے' اگر یہ غفلت اتنی بوجھل نہ ہوتی تو مجھ میں خواہش پیدا نہ ہوتی۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس سے حق تعالیٰ اپنی نعمتوں کا مطالبہ کرتا ہے وہ اس جیسا نہیں ہوتا جس سے حق تعالیٰ اپنی نعمتیں پوچھتا ہے۔
- حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اعمال میں سب سے بہتر عمل کونسا ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: دل میں اللہ کے سوا کسی اور شے کی طرف توجہ کرنے کی طرف دھیان رکھے۔

(۱۴) حضرت یحییٰ بن معاذ بن جعفر رازی، واعظ رحمہ اللہ (م ۲۵۸ھ)

یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے علم رجاء (اللہ سے اُمید لگانا) کے بارے میں گفتگو کی تھی اور خوب کی تھی۔

آپ تین بھائی تھے: یحییٰ' اسماعیل اور ابراہیم' عمر کے لحاظ سے اسماعیل بڑے تھے' یحییٰ درمیانے اور اصغر چھوٹے تھے۔ یہ سب کے سب زاہد تھے۔

ابراہیم تو یحییٰ کے ہمراہ خراسان چلے گئے' نیشاپور اور بلخ کے درمیان وصال ہوا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ

Scanned with OKEN Scanner

جوزجان کے کسی شہر میں فوت ہوئے تھے اور پھر یحییٰ بلخ کی طرف چلے گئے جہاں کافی عرصہ رہے' پھر نیشاپور واپس آ گئے اور وہیں ۲۵۸ھ میں فوت ہوئے۔ یہ حدیث کے راوی تھے چنانچہ حضرت محمد بن احمد بن حسن' حضرت علی بن محمد ازرق سے' وہ محمد بن عبدک سے' وہ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی واعظ رحمہ اللہ سے' وہ حمدان بن عیسیٰ بلخی سے' وہ زبرقان سے' وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تقویٰ' مخلوق کا گویا کرم ہوتا ہے اور کھانے کی اچھی چیز۔

حضرت نصر بن حارث کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے حضرت عصمہ بن عاصم سے' انہوں نے سعدان حلیمی' انہوں نے ابن جریج' انہوں نے ابوالزبیر سے روایت کی کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت سوچ بچار میں رہتے تھے' غموں میں گھرے ہوتے اور ہنستے کم تھے' ہاں تبسم (مسکرانا) فرماتے تھے۔

- حضرت ابو محمد اسکابی فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو شخص اَقدار کا خیال کئے بغیر روزی کے راہیں کھولتا ہے' وہ مخلوق کے ہتھے چڑھ جاتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبادت گویا ایک کاروبار ہے' تنہائی میں رہنا اس کی دوکانیں' اس کا اصل سرمایہ سنت میں سوچ بچار کرنا ہوتا ہے جبکہ اس کا نفع جنت ہوتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تنہائی پر صبر کرنا' خلوص کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔
- حضرت ابو یعقوب دارمی فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ دنیا کام کرنے کی جگہ ہے' آخرت ہولناکیوں کا مقام ہے' ہمیشہ انسان ہولناکیوں اور کاموں میں گھرا ہوتا ہے اور آخرکار اسے یا تو جنت کا ٹھکانہ مل جاتا ہے یا اسے دوزخ میں بھیج دیا جاتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اول سے آخر تک یہ ساری دنیا ایک گھڑی کے غم کا مقابلہ نہیں کرسکتی' تجھے تو یہ دنیا تھوڑی سی ملی ہے تو تم اس میں غمزدہ زندگی کیوں گذار رہے ہو؟
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اولیاء میں تین عادتیں ہوتی ہیں: ہر شے میں اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں' ہر شے سے بے پرواہ ہوتے ہیں اور ہر معاملے میں اسی کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے اولیاء اس کی نعمتوں کی قید میں ہوتے ہیں' صوفیہ اس کے کرم میں گھرے ہوتے ہیں' اس کے پیار سے' اس کے احسانوں کے گویا غلام ہوتے ہیں چنانچہ وہ محبت کے ایسے غلام ہیں کہ انہیں آزادی نہیں' کرم میں ایسے جکڑے ہیں کہ نکل نہیں سکتے اور نعمتوں میں ایسے گرفتار ہیں کہ چھٹکارا نہیں پاتے۔
- حضرت احمد بن محمد بن عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جس میں پرہیزگاری ہی نہیں' وہ زاہد کیسے بن سکتا ہے تو جو چیز تمہاری نہیں' اس سے بچو اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو جو تمہاری ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بندے کا کسی درجہ سے گر جانا' اس کے دعویٰ کرنے کی بناء پر ہوتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ توبہ کرنے والوں کا بھوکا ہو جانا ان کے لئے تجربہ ہوتا ہے' زاہدوں کی بھوک لوگوں کو سکھانے کے لئے ہوتی ہے جبکہ صدیق لوگوں کا بھوکا رہنا ان کیلئے عزت ہوتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عقل مند کا دنیا کی خواہش کرنا' جاہل کے دنیا چھوڑ دینے سے بہتر ہوتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بندہ جب تک آرزوؤں کے وعدے پر لگا ہوتا ہے تب تک تھکاوٹ میں رہتا ہے۔
- حضرت احمد بن محمد بن شاھویہ بلخی فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تم جس قدر اللہ سے محبت کرو گے' مخلوق بھی تم سے اتنی ہی محبت کرے گی اور جس قدر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے' مخلوق تم سے ڈرا کرے گی اور جتنا تم اللہ کے ساتھ مصروف ہوا کرو گے' مخلوق بھی تمہارے معاملہ میں مصروف ہو گی۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اللہ کے بارے میں حیران ہوتا ہے' وہ اس شخص

Scanned with OKEN Scanner

جیسا نہیں ہوتا جو اللہ کی طرف سے عجیب چیزیں وارد ہونے پر حیران ہوتا ہے۔

- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ فوت ہو جانا (سکرات میں ہونا) موت سے سخت ہوتا ہے کیونکہ فوت ہوتے وقت انسان کا تعلق حق تعالیٰ سے کٹ رہا ہوتا ہے جبکہ موت میں مخلوق سے کٹ جاتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اکیلا ہونا صدیقوں کی گویا موت ہوتی ہے جبکہ انسانوں سے انس ہونا ان کے لئے بیگانگی کا درجہ رکھتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک زاہد ظاہری طور پر صاف ہوتا ہے' اس کے باطن میں ملاوٹ ہوتی ہے جبکہ ایک عارف کے ظاہر میں ملاوٹ ہوتی ہے مگر اس کا باطن صاف ہوتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معرفت الٰہی رکھنے والے زمین میں بیگانے لگتے ہیں' کسی سے انس و محبت نہیں رکھتے' زاہد لوگ دنیا میں پردیسی معلوم ہوتے ہیں جبکہ عارف لوگ آخرت میں پردیسی معلوم ہوں گے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اے اللہ کے بندے! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ گم ہونے والی چیز پر افسوس کرتا ہے جسے فوت ہونا واپس نہیں لائے گا اور تجھے کیا ہے کہ موجود چیز دیکھ کر تو خوش ہوتا ہے' موت اسے تمہارے ہاتھ میں نہیں رہنے دے گی۔
- حضرت طاہر بن اسماعیل رازی بتاتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ سے کہا گیا: ہمیں اللہ کے بارے میں بتایئے کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اللہ ہے جو ایک ہے' پوچھا گیا: وہ کیسے ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ قدرت والا بادشاہ ہے۔ پوچھا گیا کہ وہ کہاں ہے؟ فرمایا: تاک میں ہے۔ اس پر کہا گیا کہ میں نے یہ تو نہیں پوچھا' حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ تو مخلوق کی صفت ہے' رہا خالق کی صفت تو میں اس کے بارے میں تجھے کیا بتاؤں۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو اللہ کی خدمت سے خوش ہوتا ہے تو ہر شے اسکی خدمت سے خوش ہوتی ہے اور جس کی آنکھیں اللہ کی وجہ سے ٹھنڈی ہوتی ہیں' ہر شے کی آنکھ اسے دیکھنے سے

خوش ہوتی ہے۔

- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دراصل زہد' تین چیزیں ہوتی ہیں: قلیل ہونا' تنہا ہونا اور بھوکا ہونا۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ صبر کی حقیقتوں کا پتہ مصیبت نازل ہونے پر چلتا ہے اور جب حصے میں لکھی چیز دکھائی دیتی ہے تو رضاءِ الٰہی کی حقیقتوں کا پتہ چلتا ہے۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو چیز آج پیاری لگتی ہے وہ کل بری لگے گی اور جو آج ناپسند ہے وہ کل اچھی لگے گی۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: تین قسم کے لوگوں کے ساتھ مل بیٹھنے سے گریز کرو: غافل علماء' فریب دینے والے قاری اور جاہل صوفی۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص آنکھوں دیکھی چیز کا اعتبار نہیں کرتا' وہ صرف نصیحت سے کب سدھرے گا اور جو آنکھوں دیکھی چیز کا اعتبار کرتا ہے' اسے نصیحت کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جس چیز کا اعتبار کیا جاتا ہے اس کی پیائش تانت سے ہوتی ہے اور جس کا اعتبار ہو چکا ہوتا ہے وہ مثقال سے ملتی ہے۔
- آپ ہی فرمایا کرتے تھے: دنیا والوں کی خدمت تو لونڈیاں اور غلام کیا کرتے ہیں جبکہ آخرت سے تعلق والوں کی خدمت نیک اور آزاد صوفیہ کرتے ہیں۔
- حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اپنے نفس کو کسی شے سے مصروف نہ رکھو بلکہ ہر وقت اسے اس چیز میں مصروف رکھو جو اس سے بہتر ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

⑮ حضرت ابو حفص عمرو بن سلم نیشا پوری رحمہ اللہ (م ۲۷۰ھ یا ۲۶۷ھ)

میرے نزدیک ان کا صحیح نام عمرو بن سلمہ ہے چنانچہ میں نے اپنے دادا حضرت اسماعیل بن نجید کے ہاتھ کا لکھا دیکھا ہے کہ حضرت ابو عثمان بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ ابو حفص عمر بن سلمہ سے پوچھا۔

آپ جس بستی میں رہتے تھے' اس کا نام کوردا باز تھا کہ جب تم بخارا کی طرف چلو تو نیشا پور شہر کی اگلی طرف تھا۔ آپ حضرت عبید اللہ بن مہدی ابیوردی اور علی نصر آبادی کی صحبت میں رہے جبکہ احمد بن خضرویہ کے ساتھ سفر کیا' امام اور سردار لوگوں میں سے ایک تھے۔ حضرت شاہ بن شجاع کرمانی' حضرت ابو عثمان اور حضرت سعید بن اسماعیل آپ کے ساتھ نسبت رکھتے تھے۔ آپ کا وصال ۲۷۰ھ یا ۲۶۷ھ کو ہوا۔ واللہ اعلم

- میں نے ابو عمرو بن حمدان کے ہاتھوں سے لکھا دیکھا' وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا تھا کہ حضرت ابو حفص رحمہ اللہ نے فرمایا کہ گناہ گویا کفر کا پیغام ہوتے ہیں جیسے موت کیلئے بخار ایک پیغام ہوتا ہے۔

- حضرت محمش جلاب فرماتے ہیں کہ میں بائیس سال تک حضرت ابو حفص عمر رحمہ اللہ کی صحبت میں رہا۔ میں نے انہیں غفلت اور خوشی کی حد میں ذکر الٰہی کرتے نہیں دیکھا' وہ جب بھی یہ ذکر کرتے دل کی توجہ' تعظیم اور اللہ کی عزت کرتے ہوئے کرتے۔ چنانچہ جب آپ اللہ کا ذکر کرتے تو حالت بدل جاتی جسے وہاں موجود ہر شخص دیکھا کرتا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ انہوں نے ذکر الٰہی کیا اور ان کی حالت تبدیل ہوگئی' جب ہوش میں آئے تو فرمایا: اہل حقیقت کا ذکر کتنا مشکل ہوتا ہے' میرے خیال میں انبیاء علیہم السلام اور خاص اولیاء کے علاوہ اہل حقیقت میں سے ایسا کوئی نہیں جو اللہ کا ذکر بے غفلت کرے اور پھر اس کے بعد زندہ بھی رہ جائے کیونکہ انہیں نبوت کی طاقت

Scanned with OKEN Scanner

حاصل ہوتی ہے جبکہ اولیاء کو ان کی ولایت کی طاقت ملی ہوتی ہے۔

- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بھی تو دنیا کو ذلیل کرنا ہوتا ہے کہ میں اس کے بارے میں کسی سے بخل نہیں کرتا' نہ ہی اپنے آپ پر بخل کرتا ہوں کہ یہ حقیر شے ہے اور میرے نزدیک میرا نفس حقیر ہے۔

- حضرت محمد بن بحر شحیینی (زکریا کے بھائی) کہتے ہیں کہ میں فقر سے خوفزدہ رہتا تھا حالانکہ اس وقت میرے پاس مال بھی تھا چنانچہ ایک دن حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمہیں فقیر بنا دے تو کوئی بھی تمہیں مالدار نہیں بنا سکتا۔ یہ سنتے ہی میرے دل سے فقر کا خوف بالکل نکل گیا۔

- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک سچا فقیر وہ ہوتا ہے جو ہر وقت اپنا حکم چلاتا ہے اور جب اس پر کوئی چیز وارد ہوتی ہے جو اس کا حکم زائل کر دیتی ہے تو اس سے اجنبی ہو جاتا ہے اور اسے دور کرتا ہے۔

- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا محتاج ہونا کتنا اچھا ہوتا ہے جبکہ دوسرے مخالفوں کا کتنا گھٹیا ہوتا ہے' اللہ کے نام پر مالدار ہونا کتنا اچھا اور پردے کے ساتھ یہ مالداری کتنی بری ہوتی ہے۔

- میں نے اپنے دادا سے سنا' فرماتے تھے کہ حضرت ابوحفص رحمہ اللہ جب ناراض ہوتے تو حسن خلق کے بارے میں بات کرتے چنانچہ آپ کی ناراضگی دور ہو جاتی اور آپ پھر اپنا بیان شروع کر دیتے۔

- حضرت عبدالرحمٰن بن حسین صوفی بتاتے ہیں: مجھے پتہ چلا کہ بغداد کے مشائخ حضرت ابوحفص رحمہ اللہ کے پاس جمع ہوئے اور آپ سے "فُتُوّت" (جوانمردی) کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے کہا: اس سلسلے میں تم بتاؤ کیونکہ تم بھی زبان سے بیان کر سکتے ہو چنانچہ حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا کہ "فتوت" دیکھنا ترک کرنا اور نسبت چھوڑ دینا ہوتا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ نے کتنا اچھا فرمایا لیکن میرے نزدیک فتوت' انصاف ادا کرنا اور انصاف کا مطالبہ نہ کرنا ہوتا ہے۔ اس پر حضرت جنید رحمہ اللہ نے کہا: اے ساتھیو! اٹھ جاؤ کیونکہ حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر زیادتی کی ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں، مجھے پتہ چلا کہ جب حضرت ابو حفص رحمہ اللہ نے بغداد سے نکل جانے کا ارادہ کیا تو وہاں کے مشائخ اور جوان آپ کے ہمراہ چلے، جب وہ واپس ہونے لگے تو ان میں سے کسی نے کہا: ہمیں ''فتوت'' کے بارے میں بتائیے کہ یہ کیا ہے؟ اب آپ نے فرمایا کہ فتوت استعمال اور معاملہ کیلئے لی جاتی ہے، بولنے کے لئے نہیں۔ یہ سن کر سب نے تعجب کیا۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ سے کسی نے سوال کیا: کیا فتوت والے کی کوئی علامت بھی ہوتی ہے؟ آپ نے کہا: ہاں، جو فتوت والوں کو دیکھتا اور اپنی خصلتوں اور کاموں میں ان سے حیاء نہیں کرتا، وہ فتوت والا ہوتا ہے۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لی ہے، میرے دل میں حق و باطل کی گنجائش نہیں ہوئی۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ میں نے عمل چھوڑ دیا اور پھر اس کی طرف لوٹا اور اس کے بعد عمل نے مجھے چھوڑ دیا لیکن میں اس کی طرف نہیں لوٹا۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کرم، دنیا کو اس شخص کیلئے چھوڑنے کا نام ہے جسے اس کی ضرورت ہے اور پھر اللہ کی طرف توجہ کرنے کا نام ہے کیونکہ تم اس کے محتاج ہو۔
- ایک آدمی نے حضرت ابو حفص رحمہ اللہ کو بتایا کہ آپ کا فلاں شاگرد ہمیشہ سماع کے گرد گھومتا ہے اور جب اسے سنتا ہے تو اچھلتا، روتا ہے اور کپڑے پھاڑتا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ڈوبنے والا آخر کیا کرے، وہ تو ہر شے سے چمٹے گا کہ شاید نجات مل جائے۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بیس سال تک اپنے دل کا دھیان رکھا پھر بیس سال تک اس نے میرا دھیان کیا، پھر ایک ایسی حالت وارد ہوئی کہ جس میں ہم دونوں کا دھیان رکھا گیا۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے شوق الٰہی کا پیالہ گھونٹ گھونٹ کر کے پیا، وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا، اسے اس وقت آرام ہوگا جب مشاہدہ ہوگا اور اللہ سے ملاقات ہوگی۔
- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم محبت کرنے والے کو دیکھو کہ سکون و اطمینان میں

Scanned with OKEN Scanner

ہے تو یقین کر لو کہ اس پر غفلت چھا گئی ہے کیونکہ محبت' اپنے ساتھی کو کبھی آرام کرنے نہیں دیتی بلکہ قرب و دوراور ملاقات و پردے کے وقت اسے حرکت دیتی ہے۔

- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف میں کئی قسم کے ادب ہوتے ہیں' ہر وقت میں ادب ہے' ہر مقام میں ادب ہے چنانچہ جو وقتوں کے آداب کا دھیان رکھے' وہ بندوں کی پہنچ تک پہنچ جاتا ہے لیکن جو ادب نہ کر سکا' وہ اس مقام سے دور ہوتا ہے جسے قریب سمجھا جاتا ہے اور وہاں سے ہٹایا ہوتا ہے جہاں اسے قبول کرنے کی امید ہوتی ہے۔

- حضرت ابو عثمان حیری کے مطابق حضرت ابو حفص رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کا حال' اس کے علم سے الگ نہیں ہوتا اور نہ قول سے ملتا ہے۔

- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ کا فرمان ہے کہ جو دیتا اور لیتا بھی ہے' وہ مرد ہے' جو دیتا ہے لیکن لیتا نہیں' وہ آدھا مرد ہے اور جو نہ تو دیتا ہے' نہ ہی لیتا ہے تو وہ بیکار ہے' اس میں بھلائی نہ ہو گی چنانچہ حضرت ابو عثمان سے اس کلام کا معنٰی پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جو اللہ سے لے کر اللہ کے لئے دیدے' وہ مرد ہوتا ہے کیونکہ اس میں کبھی اپنے نفس کو نہیں دیکھتا' دوسرا وہ جو دیا کرے لیکن لیا نہ کرے تو وہ آدھا مرد ہو گا کیونکہ اس میں وہ اپنے نفس کو نہیں دیکھے گا چنانچہ وہ دیکھتا ہے کہ نہ لینے میں اس کے لئے فضیلت ہے اور جو نہ تو لیتا ہے اور نہ ہی دیتا ہے تو وہ بے کار ہے کیونکہ وہ خیال کر رہا ہوتا ہے کہ وہ دینے لینے والا ہے' اللہ نہیں۔

- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ سے اللہ کے اس فرمان وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ''ان کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارو'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: بھلائی سے زندگی گذارنے کا مطلب ہے اہل و عیال کے اس میں اچھے اخلاق کا برتاؤ کرنا جو تمہیں برا لگے یا جس کے ساتھ بیٹھنا تمہیں اچھا نہ لگے۔

- حضرت ابو حفص رحمہ اللہ سے بخیلی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس وقت دوسرے پر قربانی چھوڑنا جب اس کی ضرورت ہو۔

Scanned with OKEN Scanner

- آپ سے ولی کے بارے میں پوچھا گیا کہ کون ہوتا ہے؟ تو فرمایا: جس کی تائید کرامتوں سے ہو جائے جبکہ وہ خود وہاں سے غائب ہو۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بلند مرتبہ حالت صرف اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب صحیح بنیاد کے ساتھ جم جائیں۔
- آپ سے فقر کے احکام و آداب کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: مشائخ کی عزتوں کی حفاظت کرنا' بھائی بندوں کے ساتھ اچھی زندگی گذارنا' چھوٹوں کو نصیحت کرنا' رزق میں جھگڑا نہ کرنا' ایثار (یعنی دوسرے کو ترجیح دینا) کرتے رہنا' ذخیرہ نہ کرنا' ان کے ساتھ نہ بیٹھنا جوان کے طبقہ میں شامل نہ ہو اور دین و دنیا کے کاموں میں مدد کرنا۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ عقلمند کون ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا تھا: جو اپنے دل میں خلوص دیکھنا پسند کرے۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ سے عبودیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے اسے چھوڑ دینا اور جس کا حکم دیا گیا ہے' اس پر بھرپور عمل کرنا عبودیت ہے۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جو ہر وقت یہ دیکھ رہا ہے کہ اللہ کا اس پر فضل ہے تو مجھے اُمید ہے کہ وہ ہلاک نہیں ہوگا۔
- حضرت ابوحفص عمر رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: تمہارا اللہ کی عبادت کرنا اس بات کا سبب نہیں بننا چاہئے کہ تم معبود بن جاؤ۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں اخلاق کا دعویٰ نہیں کرتا کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ میرے دل میں تیزی سے ناراضگی آ جاتی ہے اگرچہ میں اسے ظاہر نہیں کیا کرتا' نہ ہی میں سخی ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے نفس سے اس بارے میں بے فکر نہیں کہ وہ اس کے کام کو دیکھے یا اس کی طرف توجہ کرے یا کسی بھی وقت اس کی عطا کو یاد کرے۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ظاہری اداب کا حسن' باطنی ادب کے حسن کی بنیاد ہوتا ہے

Scanned with OKEN Scanner

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: اگر اس کا دل عاجزی کرے تو سارے اعضاء عاجزی کریں گے۔

- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ بدعت کیا ہوتی ہے تو انہوں نے فرمایا: اللہ کے حکموں پر زیادتی کرنا، سنت کی ادائیگی میں سستی دکھانا، کسی کی رائے پر چلنا اور اقتداء و تابعداری چھوڑ دینا۔
- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد کون ہوتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا جو عہدوں کو پورا کرتے ہوئے اللہ کے ساتھ ہوں اللہ تعالیٰ فرمایا ہے:

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عٰهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۝ (احزاب: ۲۳)

"کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا۔"

- حضرت ابوحفص رحمہ اللہ نے بتایا تھا کہ "ایثار" یہ ہوتا ہے کہ تم اپنے حصہ کی بجائے پہلے بھائیوں کے حصوں کا دھیان کرو، خواہ وہ دنیا کا ہو یا دین کا۔

⑯ حضرت ابوصالح حمدون بن احمد بن عمارہ قصار، نیشاپوری رحمہ اللہ (م ۲۷۱ھ)

آپ ملامتی طبقے کے شیخ تھے اور نیشاپور میں رہائش تھی، ملامتی مذہب انہی سے پھیلا تھا۔ آپ حضرت سلم بن حسن باروسی، ابوتراب نخشبی اور علی نصر آبادی رحمہم اللہ کی صحبت میں رہے، آپ فقیہ عالم تھے اور حضرت امام ثوری رحمہ اللہ کے مذہب پر چلتے تھے، جس طریقے پر آپ چلتے تھے وہ آپ ہی میں پایا جاتا تھا کسی اور ساتھی نے آپ کا یہ طریقہ نہیں اپنایا، صرف حضرت عبداللہ بن محمد بن منازل نے آپ ہی سے یہ طریقہ لیا تھا جو آپ کے شاگرد تھے۔

Scanned with OKEN Scanner

حضرت ابو صالح حمدون رحمہ اللہ ۲۷۱ھ میں نیشاپور کے اندر فوت ہوئے' مقبرہ حیرہ میں دفن ہوئے اور حدیث کی روایت فرمائی چنانچہ میرے والد نے مجھ سے روایت کی' انہیں عبداللہ بن محمد بن منازل نے' انہیں حضرت حمدون بن احمد قصار نے' انہیں ابراہیم بن زراد نے' انہیں ابن نمیر نے' انہیں اعمش نے' انہیں سعید بن عبد اللہ نے اور انہیں حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب تک انسان سے چار چیزوں کے بارے میں نہ پوچھ نہیں لیا جائے گا تب تک بندے کے دونوں قدم ہل نہیں سکیں گے: اس کی عمر کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اسے کہاں گذارا؟ اس کے جسم کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کہاں بوسیدہ کیا؟ اس کے مال کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں رکھا؟ اور اس کے علم کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ اس پر کیا عمل کیا؟

- حضرت عبداللہ بن محمد بن منازل فرماتے ہیں کہ حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آدمی کے لئے لوگوں سے (تصوف کے بارے میں) کلام کرنا کب جائز ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب اس پر لازم ہو جائے کہ وہ اپنے علم میں اللہ کا کوئی فرض ادا کرے گا یا اسے یہ خوف ہو کہ کوئی شخص بدعتی ہو کر ہلاک ہو جائے گا جس کے بارے میں اسے اُمید ہو کہ اس کے علم کی وجہ سے اسے اللہ نجات دیدیگا۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ سے کہا گیا: پہلے لوگوں کی کلام کیسی ہوتی تھی' کیا ہم سے زیادہ فائدہ مند تھی؟ تو فرمایا: اس لئے فائدہ مند تھی کہ انہوں نے اسلام کو غالب دیکھنے کے لیے کلام کی تھی' نفسوں کی نجات اور اللہ رحمٰن کی رضا مندی کیلئے کی تھی جبکہ ہم اپنی عزت کے لیے کرتے ہیں' طلبِ دنیا اور مخلوق میں مقبول ہونے کے لیے کرتے ہیں۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ نے فرمایا: بھائیوں میں سے دنیا کی محبت کی وجہ سے الفت اٹھالی گئی ہے۔
- حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک دن لوگوں نے امانتوں کی حفاظت کے بارے میں حضرت ابو صالح حمدون قصار رحمہ اللہ کے پاس بات کی تو آپ نے فرمایا: میں نے امانت میں سے اتنا حصہ لیا ہے کہ اگر تم اس میں مصروف ہو جاؤ تو اس کے بعد تمہیں ہر امانت سے مشغول کردے گا۔
- آپ کے شاگردوں میں سے ایک نے آپ سے پوچھا: میں عمل کیسے کروں؟ صوفیہ کے اس لشکر کے

Scanned with OKEN Scanner

ساتھ میرا معاملہ لازمی ہے تو آپ کی رائے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر تمہیں یقین ہے کہ تم اس سے بہتر ہو تو ان سے معاملہ نہ کرو۔

- ایک دن حضرت ابو القاسم المنادی نے آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا تو حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہارے اس سوال میں طاقت اور زور دیکھ رہا ہوں' کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ اس سوال کے ذریعے تم اس حال تک پہنچ چکے ہو جس کی خبر دیتے ہو کہ ضعف' فقر' گریہ زاری اور التجاء کا طریقہ کہاں ہے؟ میرے نزدیک جس نے اپنے نفس کو فرعون کے نفس سے بہتر خیال کیا تو اس نے تکبر کا اظہار کیا۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ بادشاہ شریر لوگوں کو اپنی فراست سے جان لیتا ہے تو میرے دل سے بادشاہ کا خوف نہیں جاتا۔
- حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جب تم کسی نشہ کرنے والے کو دیکھو تو ایک طرف چلے جایا کرو' کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اسے بچاتے ہوئے اس میں خود گرفتار ہو جاؤ۔
- حضرت محمد بن احمد بن منازل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو صالح حمدون قصار رحمہ اللہ سے کہا کہ مجھے کوئی وصیت تو کیجئے تو انہوں نے فرمایا: اگر تم سے ممکن ہو کہ دنیا کی کسی شے کی وجہ سے تمہیں ناراضگی نہ ہو تو ایسا کرو۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ سے کئے عہد پورے نہ کرے تو وہ شریعت کے آداب اس سے بھی زیادہ ضائع کرتا ہوگا' اللہ تعالیٰ نے فرما رکھا ہے:

  وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ○

  ''عہد پورا کیا کرو کیوں کہ اس عہد کے بارے میں سوال ہوگا۔''
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مخلوق کا مخلوق سے مدد مانگنا ایسے ہے جیسے ایک قیدی دوسرے قیدی سے مدد مانگے۔
- ایک شخص نے حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ سے کہا تھا: مجھے کوئی وصیت کیجئے تو آپ نے فرمایا تھا: اگر کر سکتے ہو تو یوں کرو کہ اپنا ہر معاملہ اللہ کے سپرد کر دو' اس سے نہ رکو۔

- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مومن کا کاروبار سے ہٹ جانا' اسے مانگنے پر مجبور کر دیگا۔
- حضرت عبداللہ بن محمد بن منازل فرماتے ہیں کہ حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دن چڑھے اگر کسی کو صرف حلال روزی تلاش کرنے ہی کی فکر ہو نیز اس کی فکر ہو جو اللہ کے علم میں اس کے فائدے یا نقصان میں لکھا ہے تو اس کے پاس ہر (بھلائی کا) کام کیلئے وقت فارغ ہوگا۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو شخص ایک ہی حال میں ٹھہر گیا' اس کی کوئی اطلاع نہ ہو سکے گی۔
- آپ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا کہ میں تمہیں دو چیزوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں' علماء کی صحبت میں جاتے رہا کرو اور جاہلوں سے بچے رہو۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص آخرت کی بجائے دنیا کے کاموں میں اُلجھ جائے' وہ ضرور ذلیل ہو جائے گا' خواہ دنیا میں ہو' خواہ آخرت میں۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو شخص پہلے صالحین کی سیرتوں میں غور و فکر کرے گا' اسے اپنی کمی کا پتہ چل جائے گا اور یہ معلوم ہوگا کہ وہ مردوں (صوفیہ) سے کتنا پیچھے ہے۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے تھے: جتنا کچھ تمہاری ضرورت کیلئے کافی ہے' وہ تمہیں کسی تکلیف کے بغیر آسانی سے پہنچ جائے گا البتہ فضول تلاش کرو گے تو پریشانی ہوگی۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ سے ''زھد'' کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: میرے نزدیک زُھد یہ ہے جو کچھ تمہارے پاس موجود ہے وہ تمہارے سردار کی ضمانت سے تمہارے دل کے لئے سکون بن جائے۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ ہی کا فرمان ہے: بندے کی غفلت کا پتہ اس بات سے چل جاتا ہے کہ وہ اپنے ربّ کے کام چھوڑ کر اپنے نفس کے کاموں میں مصروف ہو جائے۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ مصیبت آنے پر وہی شخص گریہ زاری کیا کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر کوئی گلہ کرتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سوچ بچار اور کریدتے رہنا، تکبر کی راہ بنا سکتا ہے۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ایسے شخص سے بڑھ کر کوئی بھی گھٹیا نہیں ہوتا جو اس فانی دنیا کے لئے بن سنور کر رہتا ہے اور یہ خوبصورتی ایسے شخص کے لئے ہوتی ہے جو نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوتا۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس دنیا کو حقیر جانا کرو تا کہ تمہاری نظر میں دنیادار اور اور مالدار بڑے دکھائی نہ دیں۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ ایک فقیر کے لئے حسن اس بات میں ہے کہ وہ عاجزی میں ہو اور جب وہ اپنے فقر پر تکبر کرنے لگے تو تکبر میں وہ مالداروں سے بھی بڑھ جائے گا۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ ہی کا فرمان ہے کہ جس چیز کو تم چھپائے رکھنا چاہتے ہو اسے کسی کے پاس بھی بیان نہ کرو۔
- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس بھی شخص میں تم کوئی بھلا کام دیکھ لو تو اس سے الگ ہونے کی کوشش نہ کرو کیونکہ اس بھلائی کا حصہ تمہیں بھی ملے گا۔
- حضرت احمد بن حمدون فرماتے ہیں کہ میرے والد سے کسی نے ''ملامت'' کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ قدریہ فرقہ کا خوف اور مرجبہ فرقہ کی اُمید ملامت کہلاتی ہے۔

نوٹ

فرقۂ قدریہ ایسا فرقہ ہے جس کے پیروکار یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہر فعل ان کی اپنی قدرت و قابو میں ہوتا ہے جبکہ مُرجِئہ فرقہ والوں کے اعتقاد کے مطابق انہیں اُمید ہے کہ اللہ سب گناہ معاف کر دے گا۔ (چشتی)

- حضرت حمدون قصار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جس شخص کے بس میں ہو کہ وہ اپنی ذات کے نقصان ہونے سے آنکھیں بند نہ کرے تو اسے یوں کرنا چاہئے۔

⑰ حضرت ابوالسری منصور بن عمار رحمہ اللہ

حضرت ابو العباس احمد بن سعید معدانی کے مطابق آپ کا تعلق ''مرو'' کی ایک بستی سے تھا جسے ''دندانقان'' کہتے تھے۔ یہ بھی لکھا ملتا ہے کہ آپ اہل ابیورد میں سے تھے چنانچہ حضرت ابوالفضل شافعی اخباری نے مجھے یونہی بتایا تھا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ اہلِ بوشیخ میں سے تھے'یوں مجھے حضرت محمد بن عباس عصمی نے بتایا تھا۔

آپ بصرہ میں ٹھہرے رہے' لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنے میں آپ سب سے آگے تھے' مشائخ میں آپ نہایت دانا شمار ہوتے تھے اور حدیث کی روایت بھی فرمائی چنانچہ میرے دادا حضرت اسماعیل بن نجید سُلَمی کے مطابق حضرت ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعید عبدی نے حضرت سلیم بن منصور بن عمار سے' انہوں نے بغداد میں اپنے والد سے' انہوں نے حضرت منکدر بن محمد بن منکدر سے' انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی' انہوں نے بتایا کہ انصار میں سے ثعلبہ بن عبدالرحمٰن نامی ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہتا اور خدمت کیا کرتا تھا' ایک دن وہ کسی انصاری کے دروازے کے قریب سے گذرا تو اس میں سے اندر جھانکا دیکھا تو انصاری کی بیوی نہا رہی تھی' اس نے دوبارہ دیکھا تو اسی دوران اسے اس بات سے ڈر لگا اس کی اس حرکت کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ پر کہیں کوئی حکم نہ اتر آئے چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ سے شرمندگی کی وجہ سے مدینہ سے بھاگ کھڑا ہوا اور جا کر مکہ و مدینہ کے درمیان پہاڑوں میں داخل ہو گیا۔

رسولِ اکرم ﷺ چالیس دن تک اس کے بارے میں پوچھتے رہے۔ یہ وہ دن تھے کہ جن میں کفار نے آپ کے بارے میں کہا تھا: ''آپ کے ربّ نے آپ کو چھوڑ دیا ہے۔'' اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور سلام عرض کر کے بتایا کہ اللہ آپ کو سلام فرماتا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ بھاگ جانے والا آپ کا امتی ان قریبی پہاڑوں میں چھپا ہوا ہے اور مجھ سے دوزخ کے بارے میں پناہ مانگ رہا ہے۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ جاؤ

Scanned with OKEN Scanner

اور ثعلبہ بن عبد الرحمٰن کو میرے پاس لاؤ۔

وہ مدینہ کے راستوں میں تلاش کرتے نکلے' راستے میں انہیں مدینہ کا ایک چرواہا ملا جسے ذفافہ کہتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: اے ذفافہ! یہ بتاؤ کہ کہیں ان پہاڑوں میں تمہیں کسی جوان کے بارے میں کوئی علم ہے؟ اس نے کہا: لگتا ہے کہ آپ جہنم سے بھاگنے والے کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ جہنم کے ڈر سے بھاگا ہوا ہے؟

اس نے بتایا کہ جب آدھی رات ہوتی ہے تو وہ اس گھاٹی سے نکلتا ہے' ہاتھ سر پر رکھا ہوتا ہے اور روتے ہوئے کہتا جاتا ہے: (اے اللہ!) کاش تو میری روح قبض کر کے روحوں میں لے جائے اور جسم جسموں میں' فیصلے کے لئے مجھے اکیلا نہ رکھ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ ہم اسی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔

چرواہا دونوں کو لے کر ذفافہ کی طرف چل پڑا۔ آدھی رات ہوئی تو وہ یہ آواز نکالتا ہوا باہر آیا:

"اے اللہ! کاش تو میری روح قبض کر کے روحوں میں لے جائے اور جسم جسموں میں۔"

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور انہیں پکڑنے کا ارادہ کیا' اس نے آپ کی آہٹ سنی تو کہا: بچاؤ' بچاؤ' (پھر کہا) جہنم سے خلاصی کیونکر ملے گی۔

اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب ہوں۔ حضرت ثعلبہ نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کو میرے گناہ کا علم ہو چکا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یہ تو میں نہیں جانتا' تاہم کل آپ نے ہمارے پاس تمہارا ذکر کیا تھا اور پھر مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے۔

حضرت ثعلبہ نے کہا: اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مجھے آپ کے پاس اس وقت لے جانا جب یا تو آپ نماز پڑھ رہے ہوں یا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہہ رہے ہوں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یونہی کروں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب انہیں لے کر مدینہ پہنچے تو سیدھا مسجد لے گئے جہاں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت ثعلبہ نے آپ کی تلاوت سنی تو غش کھا کر گر گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں شامل ہو گئے لیکن وہ بیہوش گرے ہوئے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ! ثعلبہ کا کیا بنا؟ دونوں نے عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! یہ حاضر ہیں۔ آپ ان کے قریب تشریف لے گئے' انہیں ہلایا اور تنبیہ فرمائی' پھر پوچھا: تم مجھ سے کیوں غائب ہو گئے؟ انہوں نے عرض کی: اپنے گناہ کی وجہ سے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی آیت نہ بتاؤں جو گناہوں اور کوتاہیوں کو مٹا دیتی ہے؟ عرض کی: ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝

حضرت ثعلبہ نے عرض کی کہ میرا گناہ اس سے زیادہ بڑا ہے' آپ نے فرمایا: اللہ کی کلام سب سے بڑی ہے۔

پھر آپ نے انہیں گھر جانے کو فرمایا تو وہ چلے گئے اور تین دن تک بیمار رہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! ثعلبہ بیمار ہیں اور بیہوش پڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آؤ ان کے پاس چلتے ہیں چنانچہ تشریف لے گئے اور ان کا سر پکڑ کر گود میں رکھ لیا لیکن انہوں نے وہاں سے اپنا سر اُتار لیا جس پر آپ نے پوچھا کہ تم نے میری گود سے سر الگ کیوں کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اس لئے کہ یہ گناہوں سے بھرا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا محسوس کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ایسا لگتا ہے کہ میری جلد اور ہڈیوں کے درمیان چیونٹیاں چل رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی' اپنے پروردگار کی بخشش چاہتا ہوں۔

اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے بھائی! میرا پروردگار تمہیں سلام کہتا ہے اور فرما رہا ہے کہ اگر میرا بندہ گناہوں کا تھیلا بھر کر مجھ سے ملے گا تو میں اسے بہت ساری بخشش لئے ملوں گا۔

رسول اکرم ﷺ نے یہ بات حضرت ثعلبہ سے فرمائی تو چلائے اور فوت ہو گئے۔ آپ نے اسے غسل دیا

Scanned with OKEN Scanner

اور کفن دیتے ہوئے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر کی طرف لے چلے۔ اس دوران آپ انگلیوں کے کناروں پر چل رہے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ انگلیوں کے پوروں پر کیوں چل رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جنازے کے ہمراہ چونکہ بہت سارے فرشتے جا رہے ہیں، اس لئے زمین پر قدم رکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔

- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ گناہ کا موقع ملنے پر خوشی کا اظہار کرنا، خود گناہ کرنے سے بھی برا ہے۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو شخص دنیا میں ملنے والی مصیبتوں پر چلائے تو اس کی یہ مصیبت دین کی طرف پھر جائے گی۔ (دین کا نقصان ہوگا)
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص لوگوں کا ذکر چھیڑے رکھے، وہ ذکر الٰہی سے ہٹ جائے گا۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ نے توبہ کر کے پھرنے والے ایک شخص سے فرمایا: لگتا ہے کہ آخرت کے راستے سے تمہارا ہٹ جانا، اس وجہ سے ہے کہ ادھر کم لوگ جاتے ہیں چنانچہ اداسی سی ہوتی ہے۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ نے ایک شخص سے فرمایا تھا کہ دنیا کی نعمتیں چھوڑ دو، غموں سے سکھ کا سانس آ جائے گا اور اپنی زبان سنبھال کر رکھو، کسی سے معذرت کرنا نہ پڑے گی۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: سب لوگوں کے دل روحانی چیز ہیں تو جب ان میں شک اور گندگی داخل ہو جاتی ہے تو ان سے ان کی روح رُک جاتی ہے۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عارفوں کے دلوں میں حکمت و دانائی ہوتی ہے تو وہ تصدیق کرتے ہیں، زاہدوں کے دلوں میں ہے تو وہ فضیلت بیان کرتے ہیں، عبادت گذاروں کے دلوں میں توفیق بنتے ہیں، مریدوں کے دلوں میں غور و فکر بنتے ہیں اور علماء کی زبانوں میں ذکر بن جاتے ہیں۔
- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک تو اللہ کے محتاج ہوتے ہیں چنانچہ شریعت کی زبان میں انہیں اعلیٰ درجہ پر مانا جاتا ہے لیکن دوسرے اس محتاجی کو نہیں جانتے، کیونکہ

Scanned with OKEN Scanner

جب سے اللہ تعالیٰ نے خلقت اور روزی، موت اور نیک بختی پیدا کر دی ہے تو یہ لوگ اللہ ہی کے محتاج ہو گئے ہیں اور اسی میں لگے ہیں۔

- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ اللہ ہر قسم کے عیب سے پاک ہے جس نے عارف لوگوں کے دلوں کو ذکر الٰہی کا گویا برتن بنا دیا ہے، اہل دنیا کے دلوں کو طمع و لالچ کا برتن بنایا ہے، زاہدوں کے دلوں میں توکل سمو دیا ہے، فقیر لوگوں کے دلوں میں قناعت رکھی ہے اور توکل کرنے والوں کے دلوں میں رضا رکھ دی ہے۔

- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگ گویا دو مرد ہیں، ایک وہ جو اپنے نفس کی معرفت رکھتا ہے چنانچہ وہ مجاہدہ اور ریاضت (سخت کوشش) میں لگا رہتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو اپنے ربّ کی معرفت رکھتا ہے، ایسا شخص اس کی خدمت میں لگا رہتا ہے، عبادت کرتا اور اسے راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے تھے: ایک بندے کا سب سے خوبصورت لباس عاجزی اور انکساری ہوتا ہے جبکہ عارفوں میں پائی جانے والی سب سے بہتر خصلت، پرہیزگاری ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

  وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌؕ (اعراف:۲۶)

  ''تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے۔''

- حضرت منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفس کی سلامتی اس میں ہے کہ اس کی مخالفت کی جائے اور اس کے کہے پر چلنے سے آدمی آزمائش میں پڑ جاتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

⑱ حضرت ابو عبداللہ (یا ابو علی) احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ

آپ حضرت بشر بن حارث‘ حضرت سری اور حضرت حارث محاسبی کے دور سے تعلق رکھتے ہیں‘ کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت فضیل بن عیاض کو دیکھا تھا۔

- حضرت ابن مسروق جریری فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبداللہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: آنکھوں کی ٹھنڈک‘ دل کی فراخی‘ دل میں زندگی اور دل کی خوشی چار چیزوں سے حاصل ہوتی ہے دلیل دیتے وقت واضح بیان‘ دوستوں سے محبت‘ گنتی پر بھروسہ اور انتہاء دیکھنا۔
- حضرت علی بن عبدالرحمٰن زاہد فرماتے ہیں کہ حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: سب سے فائدہ مند عقل وہ ہوتی ہے جو تمہیں یہ بتاتی ہے کہ اللہ کے تم پر انعامات کون سے ہیں‘ وہ اللہ کا شکر کرنے میں تمہاری مدد کرتی ہے اور خواہش نفسانی کے خلاف چلتی ہے۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ سے اخلاص کے بارے میں وضاحت پوچھی گئی تو آپ نے بتایا: جب تم کوئی نیک کام کرو اور اس کا آگے بیان کرنا پسند نہ کرو کہ تمہیں اپنے اس عمل کی وجہ سے عظیم سمجھا جائے اور تم اللہ کے سوا کسی اور سے اس کا ثواب نہ مانگو تو یہ تمہارے اس عمل کا خلوص ہوگا۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عاجزی وہ فائدہ مند ہوتی ہے جو تم سے تکبر کو دور کر دے اور تمہاری ناراضگی ختم کر دے۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: وہ خلوص فائدہ مند ہوتا ہے جس کی وجہ سے تمہاری ریاء کاری‘ حسن کی نمائش اور بناوٹ دور ہو جائے۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرمایا کرتے: سب سے فائدہ مند فقر وہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے تم اچھے لگو اور وہ تمہیں اچھا لگے۔
- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمہارا وہ کام سب سے اچھا ہوگا جس کی وجہ سے تم

اس کی آفتوں سے بچے رہو اور اسے قبول کرلیا جائے۔

حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ کا فرمان ہے: جب انسان اپنے نفس کی پہچان کم جانتا ہو تو اس کی نشانی یہ ہوگی کہ اس میں حیاء اور خوف بہت کم ہوں گے۔

حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے نقصان دہ گناہ وہ ہوتا ہے کہ جہالت میں عبادت کرو، یہ تمہارے لئے جہالت میں کئے جانے والے گناہوں سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے۔

حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عدل دو طرح کا ہوتا ہے، ایک عدل تو ظاہر ہوتا ہے اور یہ تمہارے اور لوگوں کے درمیان ہوتا ہے، ایک عدل باطن والا ہوتا ہے، یہ تمہارے اور اللہ کے درمیان ہوتا ہے، پھر یاد رکھو درست راہ پر چلنا ہی عدل ہوتا ہے اور فضیلت حاصل کرنے کے لئے فضیلت کی راہ پر چلنا ہوگا۔

حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یقین، اللہ کا وہ نور ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل میں ڈالتا ہے جس کی وجہ سے اسے آخرت کے معاملات دکھائی دیتے ہیں، اسی کی طاقت سے وہ پردے چاک ہو جاتے ہیں جو اس بندے اور آخرت کے درمیان ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ان چیزوں کو ایسے جانتا ہے جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے ہوں۔

حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے دل کی درستگی کرنا چاہتے ہو تو اپنی زبان کی نگرانی کیا کرو۔

حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تم یہ بات سامنے رکھ کر عمل کیا کرو کہ زمین میں تمہارے سوا اور کوئی نہیں ہے اور نہ ہی آسمانوں میں تمہارے سوا کوئی موجود ہے۔

حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے تھے: عقل مند وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیحتیں سیکھے اور یہ جان لے کہ نفع ونقصان دینے والی چیزیں کون کون سی ہیں۔

حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر عمل سے پہلے علم کی ضرورت ہے اور ہر عمل کے لئے اللہ کی مہربانی ضروری ہوتی ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ایک بہترین غنیمت ہوگی کہ جو کام ابھی کرنا ہیں انہیں درست طور پر کرو جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے پہلے بخش دے گا۔
- اسی سند سے حضرت احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۝ (انفال: ۲۸)

"تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہیں۔"

حالانکہ ہم مزید فتنوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔

⑲ حضرت ابومحمد عبداللہ بن خبیق بن سابق انطاکی رحمہ اللہ

آپ، حضرت یوسف بن اسباط کی صحبت میں رہے، آپ کا شمار زاہد صوفیہ میں ہوتا ہے اور ان لوگوں میں جو حلال کھایا کرتے ہیں نیز اپنی ہر حالت میں پرہیزگار ہیں۔

بنیادی طور پر تو آپ کوفہ میں رہنے والے تھے لیکن انطاکیہ کی طرف نقل مکانی کر گئے۔ تصوف میں آپ حضرت نوری کے طریقہ پر چلتے تھے کیونکہ ان کے شاگردوں کی صحبت میں رہے تھے۔ آپ حدیث کے راوی بھی ہیں چنانچہ حضرت یوسف بن موسیٰ، حضرت عبداللہ بن خبیق سے، وہ یوسف بن اسباط سے، وہ حبیب بن حسان سے، وہ زید بن وھب سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ خود سچے اور سچے قرار دیئے گئے اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ:

"تم میں سے ہر ایک پیدائش کیلئے چالیس دن تک اپنی ماں کے پیٹ میں رہتا ہے۔"

یونہی حضرت عمر بن عبداللہ بن عمر بحرانی، حضرت عبداللہ بن خبیق سے، وہ حضرت یوسف بن اسباط سے، وہ حضرت سفیان ثوری سے، وہ محمد بن حجادہ سے، وہ حضرت قتادہ سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ایک ایک بیوی سے ہم بستر ہو کر ایک ہی مرتبہ نہا لیتے تھے۔

- حضرت فتح بن شخرف فرماتے ہیں کہ حضرت ابو محمد عبداللہ بن خبیق سابق انطاکی رحمہ اللہ نے ''اذنہ'' میں پہلی ملاقات کے موقع پر مجھے فرمایا تھا: اے خراسانی! درحقیقت چار چیزوں کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں، تمہاری آنکھ، زبان، دل اور خواہش، اپنی آنکھ کا خیال رکھا کرو، اس سے اس چیز کی طرف نہ دیکھو جو تمہارے لئے حلال نہیں، اپنی زبان کی حفاظت رکھو اور وہ یوں کہ اس سے وہ بات نہ نکالو جس کے متعلق اللہ جانتا ہے کہ تمہارے دل میں وہ بات نہیں، اپنے دل پر نظر رکھو، اس میں کسی مسلمان کے خلاف کوئی کھوٹ اور کینہ نہیں ہونا چاہئے پھر اپنی چاہت پر نظر رکھو کہ کسی بری شے کی چاہت نہ رکھا کرو۔ اگر تمہارے اندر یہ چار خصلتیں موجود نہیں ہیں تو تم بدبخت ہو جاؤ گے۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جب ایک قرآن پڑھنے والا گناہ کے قریب جاتا ہے تو قرآن پیٹ میں سے بول کر کہتا ہے: کیا اس لئے مجھے اٹھائے پھرتے ہو؟
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ذکر کا ٹھکانا بنا رکھا ہے اور یہ خواہشاتِ نفسانی کی جگہ بن گئے ہیں، دلوں سے ان خواہشات کو خوف اور شوق ہی نکال سکتا ہے اور وہ بھی پریشان کرنے والا اور بے چین کرنے والا ہو۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تجارت کرنے والے ہر شخص کے پاس راس ہوتی ہے اور حدیث والے کی راس، سچائی ہوتی ہے۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے تھے: کوئی حال بھی ایسا نہیں جس میں سچائی کی ضرورت نہ ہو جبکہ سچائی کسی بھی حال کی پابند نہیں، اگر بندہ اپنے اور اللہ کے درمیان معاملے میں مکمل اور حقیقی سچ بولے تو اسے غیب کے خزانوں میں سے خزانوں کی اطلاع ہو جاتی ہے اور وہ آسمانوں، زمینوں میں امانت دار بن جاتا ہے۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اپنی زندگی میں غنی ہو کر رہے تو کبھی اس کے دل میں لالچ نہیں ہونا چاہئے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر یہ ہمت کر سکو کہ تمہارے آقا کی طرف جانے میں تم سے کوئی بڑھ نہ سکے تو ایسا ضرور کرو پھر اپنے آقا سے بڑھ کر کسی اور کو کوئی حیثیت نہ دو۔
- آپ ہی فرماتے ہیں: ایسی شے کے علاوہ کسی شے پر غم نہ کرو جو کل کو تمہارا نقصان کر سکتی ہو اور ایسی شے کے علاوہ کسی اور شے سے خوش ہونے کی ضرورت نہیں جو کل تمہیں خوشی دے سکے۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زمین پر جو بھی باقی رہ جائے گا' اس سے وحشت ہو گی اور ایسے لوگوں میں سے ایک میں بھی ہوں گا۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی شخص میں الفت و محبت کا پتہ یوں چلتا ہے کہ وہ کسی سے اختلاف نہ کرے گا اور بھلائی کرتا چلا جائے گا۔
- حضرت ابو محمد عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسا خوف فائدہ مند ہوتا ہے جو تمہیں گناہوں سے بچائے' تمہارے نقصان پر تمہیں دیر تک غمزدہ رکھے اور باقی عمر میں سوچ بچار پر مجبور کر دے۔
- حضرت ابو محمد عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بندوں کی وحشت کی وجہ سے دلوں پر وحشت اور بیگانگی چھا جاتی ہے اور اگر وہ اپنے پروردگار کو بھلا کر بھی حق پر کاربند ہو جائیں تو ہر چیز ان سے محبت کرنے لگے گی۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے فائدہ مند اُمید وہ ہوتی ہے جس پر تمہارا عمل کرنا آسان ہوتا ہے کیونکہ اس صورت میں تمہیں تمہاری اُمید کا پتہ ہوتا ہے۔
- حضرت ابو محمد عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اللہ نے میرے حالات میں حق کیوں لازم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ لوگوں کو تمہارے ہاں سے انصاف ملے اور تم حق بات ان سے قبول کرو جو تم سے کم درجہ ہیں۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی کام کرنے سے یہ بات مشکل ہوتی ہے کہ اس میں خلوص پیدا کرو اور عمل سے مرد پردے میں چلے جاتے ہیں۔
- حضرت عبداللہ بن خبیق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کسی باطل شے کو دیر تک سنتے رہنے سے عبادت کی وہ

مٹھاس ختم ہو جاتی ہے جو دل میں پیدا ہوا کرتی ہے۔

⑳ حضرت ابوتراب عسکر بن حصین نخشبی رحمہ اللہ (م ۲۴۵ھ)

حضرت ابو حاتم عطار بصری اور حضرت حاتم اصم بصری کی صحبت میں رہے' آپ خراسان کے بڑے مشائخ میں سے تھے جن کی علم' فتوت' توکل' زھد اور پرہیزگاری میں شہرت تھی۔

- حضرت ابن الفرجی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوتراب رحمہ اللہ کے گرداگرد ان کے شاگردوں میں سے چھاگل والے بیس لوگ دیکھے جو بادشاہوں کے گرد بیٹھتے تھے' ان میں سے فقر کی حالت میں حضرت ابوعبید بسری اور ابن جلاء کے علاوہ اور کوئی بھی فوت نہ ہوا۔
- حضرت ابوعبد اللہ بن جلاء بتاتے ہیں کہ میں چھ سو مشائخ سے ملاقات کر چکا ہوں جن میں سے چار جیسا کوئی بھی نہ تھا اور ان میں پہلے' حضرت ابوتراب نخشبی رحمہ اللہ تھے۔

آپ بیابان میں فوت ہوئے تھے' کہتے ہیں کہ آپ کو درندوں نے کاٹ کھایا تھا' یہ ۲۴۵ھ کی بات ہے۔

آپ نے حدیث کی روایت بھی کی چنانچہ حضرت محمد بن عبد اللہ بن مصعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوتراب عسکر بن حصین نے' انہیں محمد بن نمیر نے' انہیں محمد بن ثابت نے' انہیں شریک نے' انہیں اعمش نے' انہیں ابو سفیان نے اور انہیں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کھانے اور پینے کے موقع پر تم اپنے بیماروں سے کراہت نہ کیا کرو کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کھلا پلا رہا ہوتا ہے۔

- حضرت یعقوب بن ولید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے لوگو! تم تین چیزوں

Scanned with OKEN Scanner

سے محبت رکھتے ہو حالانکہ وہ تمہاری ہیں ہی نہیں' تم اپنے نفس سے محبت کرتے ہو حالانکہ یہ اللہ کا ہے' تم روح سے محبت رکھتے ہو حالانکہ یہ روح بھی اللہ کی طرف سے ہے' تم مال سے محبت رکھتے ہو حالانکہ یہ مال وارثوں کا ہوتا ہے' تم دو چیزوں کی تلاش رکھتے ہو حالانکہ یہ تمہیں مل نہیں سکیں گی' ایک کشادگی اور دوسری راحت و آرام' یہ دونوں تو جنت میں ملیں گی۔

- حضرت علی بن حسین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوتراب رحمہ اللہ سے اس وقت کہا جب وہ سفر پر روانہ ہو رہے تھے کہ روزی پاس ہونا ضروری ہے' اس پر انہوں نے فرمایا: اس کا ہونا ضروری ہے جس کے بغیر گذارہ نہیں۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: سب دلوں میں سے اعلیٰ وہ دل ہوتا ہے جو اللہ کی طرف سے سمجھ کا نور ملنے سے زندہ ہوتا ہے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اللہ کی طرف پہنچنے کے سبب سترہ درجے بنتے ہیں جن میں کم سے کم درجہ اس کا حکم قبول کرنا اور اعلیٰ درجہ' اللہ پر حقیقی طور سے بھروسہ کرنا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دلوں میں آنے والے کھٹکوں کو درست کرنے جیسی کوئی عبادت فائدہ مند نہیں ہے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ فقیر کی روزی وہ چیز ہوتی ہے جسے وہ حاصل کر سکے' اس کا لباس وہ ہوتا ہے جو اس کا ستر ڈھانپ سکے اور اس کے ٹھہرنے کی جگہ وہ ہوتی ہے جہاں وہ جا رُکا۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جب بھی بندہ کسی کام میں سچائی پیدا کرتا ہے تو کام شروع کرنے سے پہلے ہی وہ اس میں ایک قسم کی مٹھاس محسوس کرتا ہے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جب بھی کوئی انسان ایسا کام کرتا ہے کہ جس میں اللہ کے علاوہ کسی دوسرے میں مصروف ہوتا ہے تو اللہ کی ناراضگی اس پر فوراً آ جایا کرتی ہے۔
- حضرت علی بن حسین فرماتے ہیں کہ حضرت ابوتراب رحمہ اللہ نے فرمایا: توکل یہ ہوتا ہے کہ دل اللہ کی طرف متوجہ ہو کر سکون میں ہو جائے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ سے ایک شخص نے کہا: کیا تمہیں مجھ سے کوئی ضرورت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جس دن مجھے تجھ سے یا تیرے جیسے سے کوئی غرض ہوگی تو پھر اللہ سے مجھے کوئی غرض نہیں ہوگی۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مالدار ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ تم اپنے جیسوں سے بے غرض ہو جاؤ جبکہ حقیقی فقر یہ ہوتا ہے کہ تم اپنے جیسوں کے محتاج ہو جاؤ۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ نے بتایا تھا کہ جو چیز سچے لوگوں کو اللہ کے علاوہ کسی اور سے شکایت کرنے سے روکتی ہے، وہ اللہ سے خوف ہوتا ہے۔
- حضرت ابوتراب نخشبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک سمجھدار شخص اللہ کے کارندوں میں سے ہوتا ہے، جو اللہ کے ساتھ اس کی حد کی حفاظت کرے اور علم کو ترک کردے، وہ اس کے ہر کام میں جاری رہتا ہے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر زمانے میں ایسے عالم ہوتے رہیں گے کہ اللہ اس دور والوں کی مشکلات کا حل پیش کرنے کیلئے انہیں بولنے کی طاقت دے گا۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنا ارادہ پختہ رکھو کیونکہ وہ ہر شے سے پہلے ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ جس کا ارادہ صحیح ہو تو اس کے بعد اس کے تمام کام اور حالات درست ہو جائیں گے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ سے روزی لینے کا نام قناعت ہے۔
- حضرت ابوتراب رحمہ اللہ کا فرمان تھا: جو شخص اَقدار کی چابیوں کے بغیر روزی کے دروازے کھولتا ہے اس کی روزی کا دارومدار اس کی طاقت وقوت کو قرار دے دیا جاتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا: اَقدار کی چابیاں کونسی ہیں؟ آپ نے فرمایا: وارد ہونے والے غیبی اسباب پر راضی ہونا۔

Scanned with OKEN Scanner

الطبقۃ الثانیہ

صوفیہ کا دوسرا طبقہ

(۲۱) حضرت ابوالقاسم جنید بن محمد الخراز رحمہ اللہ

آپ کے والد شیشے کی خرید و فروخت کرتے تھے' انہیں قواریری کہا جاتا تھا۔ آپ کا اصل مقام نہاوند تھا جبکہ آپ کی پیدائش اور پرورش عراق میں ہوئی۔ مجھے یہ بات حضرت ابوالقاسم نصرآبادی نے بتائی تھی' وہ کہتے ہیں کہ یہ شریعت کے عالم تھے اور حضرت ابوثور کے شاگرد تھے' اپنے علاقے میں فتویٰ دیتے تھے' حضرت سری سقطی' حضرت حارث محاسبی اور حضرت محمد بن قصاب بغدادی وغیرہ کی صحبت میں رہے' آپ صوفیہ میں امام اور سردار کے درجہ پر فائز تھے اور ہر ایک آپ کی عزت کرتا تھا۔ خلیفہ کے یوم نوروز یعنی ہفتہ کے دن ۲۹۷ھ میں وصال ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جمعہ کی آخری گھڑی میں فوت ہوئے اور ہفتہ کے دن دفن کئے گئے۔ مجھے یہ بات حضرت ابوالحسن بن مقسم نے بتائی تھی۔

حدیث کی سند میں آتے ہیں چنانچہ مکہ میں حضرت بکیر بن احمد حداد صوفی' حضرت جنید بن محمد ابوالقاسم صوفی سے' وہ حسن بن عرفہ سے' وہ محمد بن کثیر صوفی سے' وہ عمرو بن قیس ملائی سے' وہ عطیہ سے اور وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی فراست (اعلیٰ سمجھ) سے بچا کرو

Scanned with OKEN Scanner

کیونکہ وہ نورِالٰہی کی روشنی سے دیکھتا ہے اور پھر یہ آیت پڑھی: اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِیۡنَ' اس متوسّمین سے انہوں نے مُتَفَرِّسِیۡن (فراست والے) مراد لیا ہے۔

- حضرت محمد بن عبداللہ بن شاذان فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا: وجد کی حالت میں اللہ کا قرب' جمع کہلاتا ہے جبکہ انسان کی بشریت کی وجہ سے' اس کا غائب ہو جانا' تفرقہ کہلاتا ہے۔ (ان الفاظ کا مفہوم رسالہ قشیریہ میں دیکھئے)
- حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر نفیس اور جلیل القدر علم پوری کوشش سے شروع کیا جاتا ہے اور جو اللہ سے یہ علم محنت سے مانگے وہ اس جیسا نہیں ہوتا جو عطا چاہتا ہے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ دلوں میں اپنی نیکی اتنی ہی رکھتا ہے جتنا یہ دل' اس کے ذکر کے وقت اس کے سامنے خالص ہوتے ہیں چنانچہ دیکھتے رہو کہ تمہارے دل میں کیا مل جل گیا ہے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ دُعا کرتے تھے: اے ذکر کرنے والوں کو اس وجہ سے یاد کرنے والے کہ وہ تیرا ذکر کرتے ہیں' اے عارفوں کو ان کی معرفت کی وجہ سے اولیت دینے والے' اے عبادت گذاروں کو نیک کاموں کی توفیق دینے والے! ایسا کون ہوسکتا ہے جو تیری اجازت کے بغیر تیرے پاس کسی کی سفارش کرے اور ایسا کون ہے جو تیرے فضل کے بغیر تیرا ذکر کرے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ سے عارف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: عارف وہ ہوتا ہے کہ تمہاری خاموشی میں تمہارے دل کی بات کہتا ہے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ہم نے یہ تصوف قیل و قال سے حاصل نہیں کیا بلکہ بھوک برداشت کر کے' اس دنیا کو چھوڑ کر' پیاری اور خوبصورت چیزیں ترک کر کے حاصل کیا ہے کیونکہ اس تصوف میں اللہ تعالیٰ سے ہر معاملہ صاف ستھرا رکھنا ہوتا ہے اور اس کی بڑی وجہ دنیا سے تعلق توڑنا ہوتا ہے جیسے حضرت حارث رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ میں نے دنیا سے تعلق توڑ لیا ہے چنانچہ راتوں کو جاگتا ہوں (نفل پڑھتا ہوں) اور دن میں پیاس برداشت کرتا (روزے رکھتا) ہوں۔ (حلیہ) تاریخ بغداد
- حضرت ابوبکر ملاعفی فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: تصوف والا نام ایک صفت ہے

جس سے بندے کا تعلق بنایا گیا ہے۔ میں نے پوچھا: میرے آقا! یہ نام بندے کی صفت بنتا ہے یا حق تعالیٰ کی؟ انہوں نے فرمایا: درحقیقت یہ اللہ کی صفت ہوتا ہے لیکن عام طور پر بندے کی بنا کرتا ہے (بندے کو رسمی طور پر صوفی کہا جاتا ہے)۔

- حضرت ابوعمرو انماطی فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تم درحقیقت اللہ کے بندے نہیں ہو سکتے کیونکہ اس سے گھٹیا چیز تم سے چھپی ہوتی ہے، تم واضح طور پر اس وقت تک آزاد نہیں بن سکتے جب تک تھوڑی سی بھی حقیقی عبودیت میں ہو اور جب تم، خالص بندے بن جاؤ گے تو اپنے سے گھٹیا کے لئے آزاد شمار ہونے لگو گے۔

- حضرت ابومحمد جریری فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ کے پاس کسی نے معرفت کا ذکر کیا، اس نے کہا: اللہ کی معرفت رکھنے والے تو نیکی اور اللہ سے قرب کی بناء پر ہر قسم کی حرکت چھوڑنے تک کا مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ اس پر حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ان لوگوں کا قول ہے جو کلام کرتے وقت اعمال کو اہمیت نہیں دیتے، یہ میرے نزدیک ایک بڑی بات ہے بلکہ میں تو کہوں گا کہ چوری کرنے والا اور زانی، ایسی بات کرنے والے کے مقابلے میں بہت اچھے حال والے ہوتے ہیں، عارف لوگوں کا کام تو یہ ہے کہ وہ یہ اعمال اللہ کی توفیق ہی سے کرتے ہیں اور یہی کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں واپس جائینگے، میں اگر ہزار سال تک بھی زندہ رہوں تو نیک کاموں میں سے ایک ذرہ بھی گھٹا نہیں سکوں گا، ہاں اگر کوئی روکاوٹ کر دی جائے تو اور بات ہے اور یہ بات میری معرفت میں زیادہ پختہ ہوگی اور میرے حال میں طاقتور شمار ہوگی۔

- حضرت ابواسحٰق دینوری فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ سے عارف کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: عارف وہ ہوتا ہے جسے اس کا کوئی لمحہ اور کوئی بات اللہ سے نہ ہٹا سکے۔

- حضرت جنید رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جہنم میں داخل ہونے کے مقابلے میں یہ بات زیادہ تکلیف دینے والی ہے کہ انسان اللہ سے غافل بنے۔

- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر تم سے یہ ممکن ہو کہ اپنے گھر کی ایک ٹھیکری بن جاؤ تو ایسا کر جاؤ

کیونکہ گھر کا آلہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

- حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا: جولوگ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کر رہے ہیں' ان کی سنت پر عمل کرنے اور ٹھوس طریقے پر ان کے طور طریقے اپنائے ہوئے ہیں' ان کے علاوہ مخلوق کی ساری راہیں بند کر دی گئی ہیں کیونکہ ایسے شخص کیلئے تو سارے راستے کھلے ہوتے ہیں۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عارفوں کی ضرورتیں اللہ کی نظر اور دھیان میں ہوا کرتی ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ۝ (الانبیاء:۴۲)

''تم فرماؤ' شبانہ روز تمہاری کون نگہبانی کرتا ہے رحمٰن سے۔''

- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی ہر ضرورت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اس سے الگ تھلگ ہونا پڑتا ہے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بھی کسی فقیر سے تمہاری ملاقات ہوا کرے تو اس کے ساتھ علمی گفتگو شروع نہ کر دیا کرو بلکہ نرم قسم کی بات کرو کیونکہ علمی گفتگو سے اسے تم بیگانہ لگو گے جبکہ نرم بات کی بناء وہ دوست بن جائیں گے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ نے حضرت شبلی سے فرمایا تھا: اے ابوبکر! جب بھی تمہیں کوئی ایسا شخص مل جائے جو ایک بات میں بھی تمہارے موافق ہے تو اس سے تعلق مضبوط بنالو۔
- حضرت ابوعلی فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تک تم فائدہ مند چیزیں نہیں چھوڑو گے' تب تک صوفی نہیں بن سکو گے کیونکہ یہ کام صرف نبی یا کوئی صدیق ہی کر سکتا ہے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ اُنس پیدا ہونے میں وعدے موجود ہیں جن پر بھروسہ کر لینا مردانگی میں خلل پیدا کرتا ہے۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کسی کا ''وقت'' نکل جائے تو دوبارہ اسے لینا ممکن نہیں ہوتا حالانکہ اس ''وقت'' سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں ہوتی۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت جعفر خلدی فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر اچھے کام کی راہیں اسی وقت کھلتی ہیں جب اس کے لیے بھرپور کوشش کی جائے۔

- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اگر ایک سچا شخص دس لاکھ مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں پیش ہو اور پھر ایک لمحہ کے لئے اس سے توجہ ہٹا لے تو جو کچھ وہ گنوا بیٹھا ہے وہ اس سے زیادہ ہو گا جو اسے حاصل ہو چکا ہے۔

- حضرت خلدی فرماتے ہیں کہ حضرت جنید رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں میں سے اوقات کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہی آفات میں زیادہ گرفتار ہوا کرتا ہے۔

- ایک شخص نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے پوچھا کہ میں کس کی صحبت میں جاؤں؟ تو آپ نے فرمایا: اس کی صحبت میں رہو جس کے بارے میں تمہاری قدرت میں ہے کہ تم اسے اس کی اطلاع دو گے جسے اللہ تعالیٰ تم سے جانتا ہے۔

ایک اور مرتبہ آپ سے پوچھا گیا کہ میں کس کی صحبت میں جاؤں؟ تو آپ نے فرمایا تھا: اس کی صحبت میں جاؤ جو اپنا آپ بھلانے کی ہمت رکھتا ہے اور اسے پورا کرتا ہے جو اس کے ذمہ ہے۔

- حضرت جنید بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ سے حیاء کرنا' اس کے اولیاء کے دلوں سے احسان کی لذت دور کر دیتا ہے۔

- حضرت جنید رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ بغداد میں پانچ دن کے بعد کسی کا ٹھہرے رہنا فضول ہوتا ہے۔

- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کے اولیاء میں سے کسی کو دیکھ کر اسے مانتا اور عزت کرتا ہے تو کل اللہ تعالیٰ سب کے سامنے اس کو عزت دے گا۔

- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "رضا" معرفت کا دوسرا درجہ ہوتا ہے چنانچہ جو راضی ہو جاتا ہے تو اس کی طرف سے اللہ کی معرفت صحیح ہوتی ہے کیونکہ یہ ہمیشہ اس سے راضی رہتا ہے۔

- حضرت جعفر خلدی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت جنید رحمہ اللہ کو دیکھا تو کہا: کیا انبیاء علیہم السلام کا کلام مشاہدوں کی طرف سے اشارے نہیں ہیں؟ اس پر وہ مسکرائے اور فرمایا: انبیاء علیہم السلام کا کلام تو اللہ کی حضوری کی خبر دیتا ہے جبکہ صدیقین کے کلام مشاہدات کے اشارے ہوتے ہیں۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت جعفر رحمہ اللہ نے اپنے ایک بھائی کو لکھا کہ جو شخص اللہ کا اشارہ کرکے کسی اور سے تعلق بنالے تو اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں ڈال دیتا ہے اور اس کے دل سے اپنا ذکر نکال کر اس کی زبان پر جاری فرما دیتا ہے چنانچہ اس دوران اگر وہ سنبھل جائے اور اس سے کنارہ کرلے جس سے تعلق بنایا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور کرتا اور آزمائش ختم کر دیتا ہے لیکن اگر وہ اس کے ساتھ وہی تعلق رکھے تو اللہ تعالیٰ مخلوق کے دلوں سے اس پر مہربانی کرنا نکال دیتا ہے اور اسے لالچی بنا دیتا ہے' ان حالات میں وہ مخلوقات سے کثیر مطالبے کرتا ہے حالانکہ ان کے دلوں سے اس کے بارے میں مہربانی نکل چکی ہوتی ہے چنانچہ اس کی زندگی میں محتاجی آجاتی ہے' غم میں مر جاتا ہے' آخرت میں اس کیلئے افسوس کے سوا کچھ نہیں ہوتا لہٰذا ہم اللہ کے سوا کسی سے تعلق پیدا کرنے پر اللہ سے پناہ مانگتے ہیں۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے تھے: کچھ مرد اگر یقین رکھتے ہوئے پانی پر چل پڑیں تو ان میں سے وہ یقیناً افضل ہوگا جو پیاس کی وجہ سے مر جائے گا۔
- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص ایک مرتبہ اللہ کو دیکھ لے تو پھر اسے اس کے بغیر خوشی نہ ہو سکے گی۔
- حضرت ابوعمرو زجاجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے ''محبت'' کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کیا اشارہ پوچھنا ہے؟ میں نے کہا: نہیں' انہوں نے پوچھا: کیا دعویٰ کے بارے میں پوچھتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں' اس پر انہوں نے فرمایا: تو پھر ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا: صرف اور صرف محبت کے بارے میں پوچھ رہا ہوں' اس پر فرمایا: محبت یہ ہے کہ تم اس سے محبت کرو جسے اللہ اپنی مخلوق میں پسند کرتا ہے اور اسے ناپسند کرو جسے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں ناپسند کرتا ہے۔
- حضرت ابوعمرو انماطی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت جنید رحمہ اللہ سے کہا کہ ایک محبت کرنے والا اپنے کون سے وقت پر افسوس کیا کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس زمانے پر جس میں ''بسط'' (کشادگی) ہو اور اس کے بعد ''قبض'' (بندش) ہو جائے یا وہ انس کا زمانہ ہو جو وحشت پیدا کر دے۔ اس کے بعد

Scanned with OKEN Scanner

پڑھا:

''میرا ایک مشرب تھا جو تمہارے دیکھنے پر صاف ہو جاتا تھا' اس میں میل دنوں کی وجہ سے ہے۔''

۲۲ حضرت ابوالحسین احمد بن محمد (یا محمد بن محمد) نوری رحمہ اللہ (م ۲۹۵ھ)

آپ بغداد میں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی' اصل میں خراسانی تھے۔ انہیں ابن البغوی کہا جاتا تھا چنانچہ محمد بن حسن بن خالد نے مجھے بتایا کہ انہوں نے ابن الاعرابی سے سنا' فرماتے تھے کہ ابوالحسین نوری اصل میں خراسان سے تھے' بغشور نامی بستی میں تھے جو ہرات اور مَرورُوذ کے درمیان تھی' یہی وجہ ہے کہ آپ کو ابن البغوی کہا جاتا تھا۔

آپ صوفیہ کے مشائخ اور علماء میں جلیل القدر تھے' اس وقت آپ سے زیادہ کسی کا طریقہ بہتر نہ تھا اور نہ آپ سے بڑھ کر کوئی عمدہ گفتگو کر سکتا تھا۔

آپ حضرت سری سقطی اور حضرت محمد بن علی قصاب کی صحبت میں رہے' آپ نے حضرت احمد بن ابی الحواری کو دیکھا تھا۔ ۲۹۵ھ میں وصال ہوا۔ یہی کچھ میں نے حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز طبری سے اور انہوں نے حضرت علی بن عبدالرحیم سے سنا۔ آپ حدیث کی سند میں آتے ہیں چنانچہ حضرت محمد بن عیسٰی دھقان فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوالحسین احمد بن محمد رحمہ اللہ کے ساتھ چلا' وہ ابن البغوی صوفی کے نام سے مشہور تھے ان سے کہا گیا کہ آپ حضرت سری سقطی کا بچاؤ کیوں کیا کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرت سری

Scanned with OKEN Scanner

نے‘ انہیں معروف کرخی نے‘ انہیں ابن سماک نے‘ انہیں ثوری نے‘ انہیں اعمش اور انہیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص کسی مسلمان کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اسے اتنا اجر ملے گا جیسے زندگی بھر اللہ کی خدمت کرنے والے کو مل سکتا ہے۔“

حضرت محمد بن عیسیٰ دھقان کہتے ہیں کہ پھر میں سری سقطیؒ کی طرف گیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: کہ حضرت معروف بن فیروز کرخی بتاتے تھے کہ میں کوفہ سے نکلا تو زاہدوں میں سے ایک شخص کو دیکھا جسے ابن السماک کہا جاتا تھا‘ ہم نے آپس میں علم کی بحث کی چنانچہ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت ثوری نے حضرت اعمش سے یوں سن کر بتایا۔

- حضرت نوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے ساتھ ”جمع“ کی صورت میں غیروں سے ”تفرقہ“ (جدائی) ہو جاتا ہے اور دوسروں سے تفرقہ کی صورت میں اللہ کے ساتھ جمع کا مرتبہ مل جاتا ہے۔
- حضرت علی بن ابراہیم کے مطابق حضرت نوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تصوف اس چیز کا نام ہے کہ نفس کو اچھی لگنے والی ہر چیز سے علیحدگی کر لی جائے۔
- حضرت نوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کی محبت تک جا پہنچا وہ گویا اس کا قرب پا گیا اور جو قربِ الٰہی کو ذریعہ بنا لے تو اللہ بندوں میں سے اسے چن لیتا ہے۔
- حضرت فرغانی‘ حضرت ابوالحسین نوری رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

  ”مجھے بہت حسرت ہے اور میں نے اس کی کڑواہٹ کے گھونٹ پیئے ہیں‘ میں نے صرف تیری محبت کی خاطر اپنا دل وقف کر رکھا ہے۔

  اس حق کی قسم جو مجھے آزمائش میں ڈالتا اور برباد کرتا ہے‘ میں اس وقت تک تم پر روتا رہونگا جب تک تمہاری کچھ ملاقات نہیں ہو جاتی۔“
- حضرت نوری رحمہ اللہ سے حبیب اور خلیل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جس سے تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا گیا وہ اس جیسا نہیں ہوتا جو جلد تسلیم کر لے۔

Scanned with OKEN Scanner

حضرت قناد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الحسین نوری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے بغداد میں ایک خوبصورت لڑکا دیکھا' میں نے ایک مرتبہ دیکھ کر دوبارہ دیکھنے کا ارادہ کیا تو کہا: تم لوگ تنگ جوتا پہنتے اور راستوں میں چلتے ہو؟ اس نے کہا: کیا خوب کہا' کیا تم علم سے کھیلتے ہو؟ اور پھر یہ شعر پڑھے:

''اگر تم دیکھنا ہی چاہتے ہو تو سچائی کی آنکھ سے اس صفت میں غور کرو جس میں پیدا کرنے والے کی عجیب قدرتیں ہیں۔

اس میں خواہش نفسانی کا دخل نہ دو بلکہ سچی نظر سے قادر کی قدرت دیکھو۔''

حضرت نوری رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تصوف نہ رسمیں ہیں' نہ علم ہیں بلکہ یہ اخلاق کا نام ہے۔

حضرت ابو الحسین نوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دیانت والے رکے ہوئے ہیں' توحید والے چل رہے ہیں' رضا والے آرام میں ہیں اور اللہ سے دور ہونے والے حیران ہیں۔ پھر فرمایا: حق جب ظاہر ہو جاتا ہے تو ہر چھپی چیز واضح ہو جاتی ہے۔

حضرت علی بن عبد اللہ بغدادی کہتے' میں نے سنا' حضرت فارس حمال نے فرمایا کہ حضرت ابو الحسین نوری رحمہ اللہ کو ایک بیماری لگی' حضرت جنید کو بھی لگی' حضرت جنید نے اپنا وجد بتا دیا لیکن حضرت ابو الحسین رحمہ اللہ نے اسے چھپائے رکھا چنانچہ آپ سے پوچھا گیا کہ جیسے آپ کے ساتھی نے بتا دیا ہے' آپ کیوں نہیں بتاتے؟ آپ نے فرمایا: ہم کسی آزمائش میں پڑنا نہیں چاہتے کیونکہ ایسے میں اس پر شکایت کا لفظ بولا جائے گا اور پھر یہ شعر پڑھے:

''اگر تمہیں بیماری لگ سکتی ہے تو شکر بھی کر سکتے ہو' ایسا کوئی دل نہیں جو بیماری سے کہہ دے کہ ذرا ٹھہر جا۔''

پھر یہی سوال حضرت جنید رحمہ اللہ سے کیا گیا تو انہوں نے کہا: ہم شکایت تو کرنے والے نہیں لیکن یہ چاہا کہ ہم اپنے میں قدرتی نظر کو کھول کر بیان کر دیں' پھر پڑھا:

''ہاں' یہ تم سے ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ تیری طرف سے واضح ہوا۔

اے میرے دل کا انس! تو ظاہر ہونے سے بھی زیادہ ظاہر ہے۔
تو نے مجھے مکمل طور پر فنا کر دیا ہے تو میں جگہ کی رعایت کیا کروں۔''
یہ بات حضرت شبلی رحمہ اللہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا:
''مجھ پر تیری محنت کا یہ اثر ہے کہ میں اپنی مشقت کی پرواہ نہیں کرتا۔
اے بیماریوں سے میری شفاء! اگرچہ تو ہی میری علّت ہے۔
میں نے عرصہ تک توبہ کئے رکھی لیکن جب سے تجھے پہچانا ہے' میری توبہ ضائع ہوگئی۔
تمہارا قرب اور بعد ایک جیسے ہیں لہٰذا مجھے آرام کا وقت کب ملے؟''

- حضرت ابراہیم بن فاتک فرماتے ہیں کہ حضرت نوری رحمہ اللہ نے فرمایا: دیکھنے میں نظر والوں کے مقام مختلف ہیں چنانچہ کچھ ایسے ہیں کہ جن کی نظر سے تسلی ہوتی ہے' کچھ وہ ہیں جن کی نظر سے فائدہ ہوتا ہے' کچھ وہ ہیں کہ جن کی نظر سے ہر چیز واضح ہو جاتی ہے' کچھ وہ ہیں جن کی نظر مشاہدے میں مقابلہ کرتی ہے' کچھ ایسے ہیں کہ جن کی نظر ہم شکل اور ہم مثل بتانے والوں جیسی ہوتی ہے' کچھ ایسے ہیں جن کی نظر پاکیزہ اور ملاحظہ کرنے والی ہوتی ہے' کچھ وہ ہیں جن کی نظر میں عزت اور مطالعہ کرنا ہوتا ہے حالانکہ سب ہی نظر والے ہوتے ہیں۔
- حضرت نوری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے اس زمانے میں دو چیزیں بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں: ایسا عالم جو اپنے علم کے مطابق عمل بھی کرے اور ایسا عارف جو اپنی حقیقت بیان کرے۔
- حضرت نوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص چیزوں کو اللہ کی وجہ سے پہچانتا ہے تو وہ ہر شے میں اس کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہوا کرتا ہے۔
- حضرت نوری رحمہ اللہ سے ایک سچے فقیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: سچا فقیر وہ ہوتا ہے جو اسباب کو سامنے رکھ کر اللہ پر الزام نہ لگائے بلکہ ہر حال میں اللہ کے نام سے سکون حاصل کرے۔
- حضرت نوری رحمہ اللہ نے یہ شعر پڑھے تھے:

''کئی مرتبہ میں نے ایک کام کا ارادہ کیا پھر اس سے ہٹنے کا استخارہ کیا لیکن تو ہمیشہ میرے

Scanned with OKEN Scanner

ساتھ مجھ سے زیادہ نیکی کرنے والا اور رحم کرنے والا رہا۔

میں نے پختہ ارادہ کیا کہ میرے دل میں کوئی بات محسوس نہ ہو لیکن تو ہی سامنے دکھائی دیا۔

اور یہ ارادہ کیا تو مجھے اس وقت نہ دیکھے جب میں اسے ناپسند کروں کیونکہ تو میرے دل میں بہت بڑا اور عظمت والا ہے۔"

حضرت نوری رحمہ اللہ کو اس مجلس میں بلایا گیا جو بادشاہ کیلئے سجائی گئی تھی تو بادشاہ نے آپ سے کہا: تم کہاں سے کھاتے ہو؟ آپ نے کہا: ہم ان اسباب کو نہیں جانتے جن کی وجہ سے روزی چھین لی جاتی ہے، ہم تو سوچ بچار کرتے ہیں۔

(۲۳) حضرت ابوعثمان سعید بن اسماعیل بن سعید بن منصور حیری نیشاپوری (م ۲۹۸ھ)

اصل میں "رَے" کے رہنے والے تھے، قدیم دور میں حضرت یحییٰ بن معاذ رازی اور حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی صحبت میں رہے، پھر نیشاپور کی طرف چلے گئے اور وہاں حضرت ابوحفص کی صحبت میں رہ کر ان کا طریقہ حاصل کیا۔

آپ اپنے دور میں سیرت کے لحاظ سے مشائخ میں نمایاں مقام رکھتے تھے، نیشاپور میں تصوف کا طریقہ انہی کی وجہ سے پھیلا تھا چنانچہ حضرت عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن رازی کہتے ہیں کہ میں حضرت جنید، حضرت رویم، حضرت یوسف بن حسین، حضرت محمد بن فضل اور حضرت ابوعلی جوزجانی وغیرہ مشائخ سے ملا لیکن ایسا کوئی شیخ نہ تھا جو خدا کی طرف راستہ (تصوف) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ سے زیادہ جانتا ہو۔

Scanned with OKEN Scanner

حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ نیشاپور میں ۲۹۸ھ کو فوت ہوئے۔ حضرت محمد بن احمد بن حمدان کو میں نے یونہی بتاتے سنا تھا' انہوں نے بتایا تھا کہ میں نے ان کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

آپ حدیث کی روایت میں شامل ہیں چنانچہ حضرت سعید بن عبداللہ بن سعید بن اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا ابوعثمان کے ہاتھ کا لکھا دیکھا ہے' وہ کہتے ہیں مجھ سے ابوصالح حمدون قصار نے' انہیں محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے' انہیں قتیبہ نے' انہیں عبثر نے' انہیں اشعث نے' انہیں محمد نے' انہیں نافع نے اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص فوت ہو اور ماہِ رمضان کے روزے اس کے ذمے رہ گئے ہوں تو اس کا والی روزانہ اس کی طرف سے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔''

میں نے حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ کے ہاتھ سے لکھی یہ حدیث ان کی کتاب میں دیکھی ہے۔

- حضرت ابوعمرو بن حمدان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں دیکھا' کہ ابوعثمان رحمہ اللہ نے کہا کہ اصل دشمنی تین چیزوں سے ہوتی ہے: مال میں طمع کرنے سے' لوگوں کی عزت میں طمع کرنے اور لوگوں کے قبول میں طمع کرنے سے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک اس کا دل چار چیزوں میں ایک طرح کا نہیں ہوتا: روک رکھنے' عطا کرنے' عزت اور ذلت میں۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل کی درستگی چار چیزوں سے ہوتی ہے' اللہ کے سامنے عاجزی کرنے سے' اللہ کا محتاج بننے سے' اللہ سے خوف اور اللہ سے امیدوار بن کر رہنے سے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے توفیق پانے والا وہ ہوتا ہے جو اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہ رکھے اور اس کے سوا کسی سے امید نہ لگائے' یوں اس کی رضا اس کی خواہش پر غالب آ جائے گی۔
- آپ نے فرمایا تھا: تکبر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب نفس کو دیکھے اور اسے یاد کرے' مخلوق کو دیکھے اور اسے یاد کرے۔

میرے والد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ سے کہا: میں رات آنے پر اپنے دل میں ایک

مٹھاس پاتا ہوں لیکن اس وقت موجود نہیں ہے' انہوں نے فرمایا: شاید تم دنیا کی کسی شے سے خوش ہو گئے ہو جس کی مٹھاس سے یہ مٹھاس نکل گئی ہے' بہت مرتبہ اللہ تمہیں اللہ تعالیٰ تمہاری کمزوری تمہیں بتاتا ہے اور تمہاری قدر دکھاتا ہے تو تجھ سے رات کی مناجات کی مٹھاس چھین لیتا ہے چنانچہ تم اس کی بارگاہ میں گڑگڑاتے ہو تو وہ مٹھاس دوبارہ دے دیتا ہے تاکہ تم اس کے آزمائش سے بے خوف نہ ہو جاؤ۔

- حضرت ابوعثمان سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ سے خوف تمہیں اللہ تک پہنچاتا ہے جبکہ تمہارے نفس کا تکبر اور اکڑ تمہیں اللہ سے جدا کر دیتی ہے اور اپنے دل میں لوگوں کو حقیر جاننا ایسی عظیم بیماری ہے کہ جس کا علاج نہیں ہے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں کافی قدر و قیمت ہو تو اس کے ہاں لوگوں کی قدر و قیمت بھی زیادہ ہو گی لیکن جس کے نفس میں قدر کم ہو گی' لوگوں کی قیمت بھی اس کے دل میں کم ہو گی۔
- حضرت ابوبکر محمد بن احمد بن یوسف کہتے ہیں کہ حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ سے عزت حاصل کرو تاکہ ذلیل نہ بن سکو۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم دنیا کے بارے میں خوش ہو گے تو تمہارے دل سے اللہ کے ساتھ خوشی نکل جائے گی' اللہ کے علاوہ کسی اور سے ڈرو گے تو تمہارے دل سے اس کا خوف نکل جائے گا اور یونہی اگر تم اللہ کے علاوہ کسی اور سے امیدیں لگاؤ گے تو دل سے اللہ کی امید نکل جائے گی۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقلمند وہ ہوتا ہے جو خوف زدہ کرنے والی چیزوں کے آنے سے پہلے ان کی روک کیلئے تیاری کرتا ہے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گناہگار سے تعلق توڑنا بھی غنیمت ہے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے تھے: جسے اللہ تعالیٰ اپنی معرفت کی عزت سے نوازتا ہے' اس کا حق یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہا یہ جاتا تھا کہ ادب کرنا فقیروں کے لئے سند ہوتا ہے اور

مالداروں کو اچھا بناتا ہے۔

- حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم میں یہ بات لے رکھی ہے کہ وہ کوتاہی کرنے والے اپنے بندوں کو معاف فرما دے گا چنانچہ فرماتا ہے:

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ (انعام:۵۴)

''تمہارے ربّ نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے، پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

- حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حرام سے کنارہ کرنا (زھد) فرض ہے، مباح کاموں میں ایک فضیلت ہے اور حلال میں ایک عبادت ہے۔
- حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ تفویض (سپرد کرنا) اس شے کو جاننے والے کی طرف لوٹا دینے کا نام ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا، یہ رضا مندی کا سبب بنتی ہے اور یہ رضا، اللہ کا بڑا دروازہ ہے۔
- حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبادت پر صبر اس وقت تک کرو کہ وہ ہاتھ سے نہ چلی جائے اور گناہ سے صبر اس حد تک کرو کہ گناہ پر جم جانے سے نجات حاصل کر لو۔
- حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ فراست ایک گمان ہی ہوتا ہے جو صحیح کی طرح ہوتا ہے، گمان کبھی غلط بھی ہوتا ہے اور کبھی صحیح اور جب یہ فراست میں آ جاتا ہے تو اس کے حکم میں بھی آ جائے گا کیونکہ اس وقت وہ اللہ کے نور سے حکم کر رہا ہو گا نہ کہ اپنے نفس سے۔
- حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نیکیوں کا ساتھ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ امیدیں مختصر کر دو۔
- حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک تم اپنے ارادے اور خواہش کے پیچھے چل رہے ہو، قیدی ہو اور جب تم ہر کام اللہ کے سپرد کر دو گے تو آرام میں رہو گے۔
- حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ذکر کثیر یہ ہوتا ہے کہ تم جب بھی اللہ کا ذکر کرو، اسے یاد کرو کیونکہ تم اس کا ذکر صرف اس کی وجہ اور اس کے فضل سے کرتے ہو۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ عاقل کیلئے کیسے جائز ہے کہ وہ اپنے پر ظلم کرنے والے سے ملامت دور کرے؟ آپ نے فرمایا: اسے علم ہونا چاہئے کہ اللہ نے اسے اس پر غالب کیا ہے۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: مال والوں کے ساتھی عزت والے ہوتے ہیں' فقیروں کے ساتھی عاجزی والے کیونکہ مالداروں پر عزت ایک عاجزی ہوتی ہے جبکہ فقیروں کیلئے عاجزی ایک شرف ہے۔

حضرت محفوظ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ سے نبی کریم ﷺ کے فرمان:

اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ٥ ''میں تیرے ذریعے تجھی سے پناہ مانگتا ہوں۔''

کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان دو پہلے لفظوں میں صدق (سچائی) کو استعمال کرو تو (اس کے بعد آنے والے) اس کلمہ تک تمہارا ذہن پہنچ جائے گا' وہ کلمہ یہ ہے:

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ٥

''میں تیری رضا حاصل کر کے تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں۔''

- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ نیک بختی اور بدبختی کی نشانی کیا ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: نیک بختی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ تم اللہ کی اطاعت کرو اور بارگاہِ خداوندی سے مردود ہو جانے کی فکر رکھو اور بدبختی کی علامت یہ ہے کہ تم اللہ کی بے فرمانی کرنے لگو اور اُمید یہ رکھو کہ تم اس کے مقبول ہو۔
- حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اپنے نفس کی ماننا شروع کر دے تو اس میں تکبر آ جائے گا جبکہ اولیاء کے ساتھی بننے والے کو اللہ کی طرف جانے کی توفیق ملے گی۔

Scanned with OKEN Scanner

۲۴ حضرت ابوعبداللہ احمد بن یحییٰ جلاء رحمہ اللہ

اصل ٹھکانہ بغداد تھا' رملہ اور دمشق میں رہے' آپ شام کے جلیل القدر مشائخ میں سے تھے۔ اپنے والد جلاء کی صحبت میں رہے' ان کے علاوہ حضرت ابوتراب نخشبی' ذوالنون مصری اور ابوعبید بسری کی بھی صحبت میں رہے اور محمد بن داؤد دقی کے استاد تھے۔

آپ علم و پرہیزگاری والے تھے۔ میں نے اپنے دادا حضرت اسماعیل بن نجید سے سنا' فرمایا: کہا جاتا تھا کہ پوری دنیا میں تین صوفیہ امام کا درجہ رکھتے تھے' ان کے علاوہ چوتھا کوئی نہ تھا: بغداد میں حضرت جنید' نیشاپور میں ابوعثمان اور شام میں ابوعبداللہ بن جلاء۔

- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ کہتے تھے: حق تعالیٰ کچھ لوگوں کو کلام کرنے کے لئے ساتھی بناتا ہے اور کچھ کو دوستی کے لئے چن لیتا ہے تو جسے حق تعالیٰ کسی بھی وجہ سے ساتھی بناتا ہے' اسے کئی قسم کی مشکلوں میں ڈالتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی بھی اکابر کا مرتبہ مانگنے سے گریز کیا کرے۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو شخص اپنے طور پر کسی مرتبہ کو حاصل کرتا ہے' اس سے گر جاتا ہے اور جو اللہ کے ذریعے پہنچتا ہے' ثابت قدم رہتا ہے۔
- ایک آدمی نے حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کس شرط پر میں مخلوق کا ساتھی بنوں؟ تو انہوں نے فرمایا اگر تم ان سے نیکی نہ کرسکو تو انہیں تکلیف بھی نہ دو اور اگر تم انہیں خوش نہیں کرسکتے تو ان سے برا سلوک بھی نہ کرو۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بناء پر کہ تمہارے اور تمہارے بھائی کے درمیان دوستی اور یاری ہے' اس کا حق ضائع نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کے لئے حقوق مقرر کر رکھے ہیں' انہیں اس کے علاوہ کوئی بھی ضائع نہیں کرے گا جو اللہ کے حقوق کا خیال نہیں کرتا۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ دوستوں کے ساتھ راتیں کیسے گذرنا چاہئیں؟ تو فرمایا:

Scanned with OKEN Scanner

''جس کے دل میں محبت بھری ہو اور وہ کسی کے ساتھ رات نہ گذارے تو اسے کیا معلوم کہ دل کیسے ٹوٹا کرتے ہیں۔''

- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے تھے: اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ بندے میں کوئی ایسی شے ہو جس کے ذریعے وہ ہر شے کو پہچان سکے۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کے ہاں کسی کی اچھائی اور برائی ایک جیسے ہوں تو وہ زاہد ہوتا ہے' جو اولین وقت میں فرائض کی ادائیگی کرتا ہے' وہ عابد (عبادت گذار) ہوتا ہے اور جسے یقین ہے کہ افعال سارے ہی اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں' وہ مُوَحِّد (توحید پرست) ہوتا ہے۔
- ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ سے کہا: ''آپ اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو خرچہ وغیرہ لئے بغیر جنگل کی طرف چلا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کام اصل میں اللہ کے مردوں کا ہے' اس آدمی نے پوچھا کہ اگر یہ مر دفوت ہو جائے تو؟ آپ نے فرمایا کہ دیت (تاوان) مارنے والے (اللہ) پر ہوتا ہے (وہ جو چاہے' جزاء دے)۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تم روزی کا خود انتظام کرو تو یہ کام تمہیں حق تعالیٰ سے دور کردے گا اور مخلوق کا محتاج بنا دے گا۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے تھے: ہر ایسا حق جس میں باطل شامل ہو جائے تو وہ حق کی گنتی سے باطل کی گنتی میں ہو جاتا ہے کیونکہ حق بڑی غیرت کھانے والا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی یہ غیرت ہے کہ کسی کو اپنی طرف راہ نہیں دیتا اور نہ ہی کسی کو اپنے پاس پہنچنے سے مایوس کرتا ہے' اس نے اپنی مخلوق کو حیرانی کے جنگلوں میں چھوڑا ہوا ہے کہ دوڑتے پھریں اور گمان کے دریاؤں میں غرق ہوتے پھریں تو جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اللہ سے واصل ہو گیا ہے' اسے دور کر دیتا ہے اور جو خیال کرتا ہے کہ وہ دور ہے تو اسے قریب کر لیتا ہے چنانچہ نہ تو اس کی طرف پہنچنے کا راستہ ہے' نہ وہاں سے بھاگنے کا اور پھر اس کے بغیر کوئی راہ بھی نہیں۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دنیا' ایک ٹکڑا ہونے کے لحاظ سے بڑی وسیع ہے اور

Scanned with OKEN Scanner

اس میں بیماری اس سے بھی زیادہ ہے کہ کوئی تم پر ظلم کرے تو دوسرا کوئی تیری پرواہ نہ کرے: پھر کہا:

''اگر تم شہروں میں داخل ہو جاؤ تو ایک ایک اہل شہر کو ملو گے اور ایک ایک ہمسائے سے ملاقات کرو گے۔''

- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ سے حق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے بتایا کہ جب حق تعالیٰ ایک ہے تو اسے ذاتی طور پر ایک ذات ہی ہونا چاہیے۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عارفوں کے پختہ ارادے اپنے مولیٰ کی طرف اٹھتے ہیں چنانچہ اس کے علاوہ نہیں ٹھہرتے جبکہ مریدوں کے ارادے اس کی راہ تلاش کرنے کے لئے ابھرتے ہیں تو وہ اپنا آپ اس کی تلاش میں فناء کر دیتے ہیں۔
- حضرت ابوعبداللہ بن جلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کی ہمت موجود چیزوں کی طرف بلند ہوتی ہے تو وہ ان کے پیدا کرنے والے تک پہنچ جاتی ہے اور جو اپنی ہمت کی وجہ سے حق تعالیٰ کے علاوہ کسی شے پر ٹھہر گیا تو حق سے محروم ہو جائے گا کیونکہ وہ کسی شریک کو برداشت نہیں کیا کرتا۔

⑳ حضرت ابومحمد رویم بن احمد بن یزید رحمہ اللہ (م ۳۰۳ھ)

آپ اہل بغداد سے تھے اور اس کے جلیل القدر مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ آپ کے دادا نے حضرت لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کی۔ کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابوبکر تھی۔

آپ حضرت داؤد اصبہانی کے مذہب کے فقیہ تھے' علاوہ ازیں مقرئ (ماہر استاذ قاری) بھی تھے چنانچہ آپ نے حضرت ادریس بن عبدالکریم حداد کے ہاں قراءت پڑھی۔ وصال ۳۰۳ھ میں ہوا۔

میں نے قدیم خط میں ایک مسند حدیث دیکھی لیکن کسی اور سے نہیں سنی تھی' اس میں یوں لکھا تھا:

Scanned with OKEN Scanner

''مجھے بغداد میں رویم بن احمد الصوفی کی طرف سے روایت پہنچی' وہ کہتے ہیں' ہمیں یزید بن سنان بصری نے' انہیں صفوان بن عیسیٰ نے' انہیں سوید ابو حاتم نے' انہیں قتادہ نے اور انہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سنائی کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس پسّو کو لعنتی کہا تو آپ نے فرمایا: اسے لعنت نہ کرو کیونکہ اس نے انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کو نماز کے لئے جگایا تھا۔''

- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے مسافر کے اداب کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس کا ارادہ اس کے قدم سے نہ بڑھے اور جہاں اس کا دل ٹھہر جائے' وہ اس کی منزل ہو۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صوفیہ جب تک آپس میں دوری رکھیں گے' بھلائی میں رہیں گے اور جب صلح رکھیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دانا کے طریقہ یہ ہے کہ اَحکام شریعت میں اپنے بھائیوں کیلئے گنجائش پیدا کرے لیکن خود تنگی میں رہے کیونکہ ان کیلئے گنجائش کرنا علم پر عمل کرنا ہے اور اپنے آپ پر تنگی کرنا پرہیز گاری کا طریقہ ہے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزوں کو کچھ اور چیزوں میں چھپا دیا ہے' ایک مجبور شخص کو اس کی بردباری میں چھپایا ہے' دھوکا باز کو اس کی مہربانی میں اور اس کی سزا کو اس کی عزت میں۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا لڑکا اپنے والدین کو درست کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اپنے آپ میں درست نہیں' کسی اور کے ذریعے کیسے ہو گا بلکہ جو اپنے ربّ سے درست ہونے کا نہیں' خود کیسے ہو گا اور پھر اس کیلئے ابن رومی کا یہ شعر پڑھا:

''چونکہ لکڑی' پھل دار درخت کی ہو کر بھی پھل نہیں دیتی تو اسی لئے لوگوں نے اسے ایندھن میں شمار کیا ہے۔''

- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا تھا کہ شاطر (چالاک) کون ہوتا ہے؟ تو آپ نے بتایا کہ وہ

Scanned with OKEN Scanner

شخص ہوتا ہے جو چالاکی میں باطل کام کرے۔

- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے فقر کی حقیقت پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: چیز کو اس کی جہت سے لینا اور ضرورت پڑنے پر بہت کے مقابلے میں تھوڑا پسند کر لینا۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کے کسی بھی طبقے کے ہاں تمہارا بیٹھ جانا، صوفیہ کے پاس بیٹھنے کے مقابلے میں حفاظت کا سبب ہوتا ہے کیونکہ ساری مخلوق اپنے اپنے رسم و رواج کے مطابق بیٹھتی ہے لیکن یہ صوفیہ حقائق لئے بیٹھتے ہیں، خلقت کو تلاش کرنے والے ظاہری شریعت پر ہوتے ہیں جبکہ صوفیہ حقیقی پرہیزگاری اور ہمیشہ کی سچائی میں ہوتے ہیں چنانچہ جو ان کے پاس بیٹھے اور ان کی کسی حقیقی بات میں ان سے مخالفت کر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان کا نور چھین لیتا ہے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ان صوفیہ پر بڑی آزمائش آتی ہے تو فتنہ پکا ہو جاتا ہے، اس وقت یہ ہر مقام کو حقیر جانتے ہیں چنانچہ انہیں سوچ و بچار اور انتظام کام نہیں دیتا۔
- حضرت جعفر بن محمد خواص فرماتے ہیں کہ حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: اخلاص یہ ہوتا ہے کہ تمہاری نظر کام کو دیکھنے سے اٹھ جائے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے "فُتُوَّت" کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "فتوت" یہ ہوتی ہے کہ تم اپنے بھائیوں کو ان کی کوتاہیوں میں مجبور جانو اور ان سے وہ معاملہ کرو کہ تم انکے عذر ماننے کے محتاج ہو۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے سوال کرتے ہوئے حضرت محمد بن خفیف نے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: اس راہ (تصوف) میں جان کا نذرانہ دینا کم شمار ہوتا ہے، اگر اس شرط پر اس راہ پر چلنا چاہتے ہو تو ٹھیک ورنہ صوفیہ کی مشکل راہوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔
- حضرت ابراہیم بن فاتک فرماتے ہیں کہ حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: شکوہ و شکایت چھوڑ دینے کا نام صبر ہے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: آزمائش کی لذت حاصل کرنا، رضا کہلاتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: چیزوں کا مشاہدہ کرنا' یقین کہلاتا ہے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مخلوق کو نرمی سے سزا دی جائے گی جبکہ محب (محبت کرنے والے) کو سخت سزا ہوگی چنانچہ آپ نے یہ شعر پڑھے:

"اگر تو سزا دیتی ہے تو میرے آنسوؤں کو روک دے' تیری رضا میری اُمید ہے' میں نے دھیان کے بغیر زیارت کی لیکن میں ملال میں ہوں لیکن میرے پاس کوئی حیلہ نہیں' غمزدہ کو روکنا سزا دینے والے کی روک کے خلاف ہے۔"

- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ توکل' واسطوں کو دیکھنے سے رکنا ہے اور بڑی مشکلات سے تعلق رکھنا ہوتا ہے۔
- آپ سے محبت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ہر حال میں ہر حال کے موافق ہو جانا محبت کہلاتا ہے پھر یہ شعر پڑھا:

"اگر تو مجھ سے کہے کہ مر جا تو میں فرمانبرداری کرتے ہوئے مر جاؤں گا اور موت کی طرف بلانے والے کو مرحبا کہوں گا۔"

- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اُنس" اسے کہتے ہیں کہ تم اپنے محبوب کے علاوہ ہر شے کو بیگانہ سمجھو۔ (حلیہ' خطیب بغدادی)
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے کہا گیا: آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے جواب دیا: اس شخص کا حال پوچھ کر کیا کرو گے جس کی خواہشات اس کا دین بن چکی ہوں اور ارادے بدبخت ہوں' جو نیک پرہیزگار نہیں اور نہ ہی ستھرا عارف ہے۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی معاوضہ لینے کی غرض سے محبت رکھے تو اس کا محبوب اسے ناراضگی کا بدلہ دے گا۔
- حضرت رویم بن احمد رحمہ اللہ سے "شوق" کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تھا کہ بندے کو محبوب کی نشانیاں پیاری لگیں اور جب وہ اس کا مشاہدہ کرے تو اسے فناء کر دیں۔

Scanned with OKEN Scanner

(۲۶) حضرت ابو یعقوب یوسف بن حسین رازی رحمہ اللہ (م ۳۰۴ھ)

آپ اپنے وقت میں ''رے'' اور ''جبال'' کے شیخ تھے' طریقت میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے کیونکہ آپ جاہ مرتبہ کو حیثیت نہ دیتے' بناوٹ سے گریز کرتے اور پورے اخلاص سے کام لیتے تھے۔

آپ حضرت ذوالنون مصری اور حضرت ابوتراب نخشبی کی صحبت میں رہے' حضرت ابوسعید خراز کے ہمراہ کئی سفر کئے نیز آپ دین کے بڑے عالم تھے۔

حضرت عبداللہ بن عطاء رحمہ اللہ نے مجھے بتایا تھا کہ حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ ۳۰۴ھ میں فوت ہو گئے۔ آپ نے حدیث بھی روایت کی تھی چنانچہ حضرت محمد بن احمد بن حسین راوی کے مطابق حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ نے بتایا کہ مجھے میرے ایک ساتھی نے انہیں حضرت ابوبکر بن داؤد اصبہانی نے' انہیں ان کے باپ نے' انہیں حضرت سوید بن سعید نے' انہیں حضرت علی بن مسہر نے' انہیں حضرت ابو یحییٰ قتات نے' انہیں حضرت مجاہد نے اور انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بتائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے عشق ہو اور وہ پاک دامن رہا' اسے چھپائے رکھا اور پھر فوت ہو گیا تو وہ شہید کہلاتا ہے۔''

حضرت عبداللہ نے مجھے حضرت محمد سے' انہوں نے حضرت یوسف سے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن حاضر سے' انہوں نے حضرت احمد بن حنبل سے' انہوں نے حضرت روح' انہوں نے حضرت سعید سے' انہوں نے حضرت قتادہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سن کر بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک قوم کو پتہ چل گیا کہ اللہ انہیں دیکھ رہا ہے چنانچہ اس

کے دیکھنے پر انہیں اس بات پر شرم آئی کہ اس کے علاوہ کسی اور شے کا دھیان کریں۔

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص حقیقی ذکر الٰہی کرے تو اس کے علاوہ دوسرے کا ذکر بھول جائے گا اور جو اس کے ذکر کے موقع پر ہر شے کا ذکر بھول جائے تو ہر شے اس کا دھیان کرے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر شے کی جگہ پر اس کی ضرورتیں پوری فرمائے گا۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ سے ایک شخص نے کہا تھا کہ مجھے معرفت کا طریقہ بتایئے تو آپ نے فرمایا تھا:

  ''اللہ تعالیٰ کو اپنی ہر حالت میں سچائی دکھاؤ بایں طور کہ تم حق کے موافق ہو اس مقام پر چڑھنے کی کوشش نہ کرو جہاں وہ تمہیں چڑھا نہیں رہا' یوں تمہارے قدم لڑکھڑائیں گے' اس لئے کہ جب تم چڑھنے لگو گے تو گر جاؤ گے لیکن جب وہ تمہیں خود اوپر چڑھائے گا تو تم گرنے نہیں پاؤ گے پھر یاد رکھو کہ جسے تم گمان ہونے کی امید لگائے ہوئے ہو اسے یقین بنانے سے گریز کرو۔''

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں منع کرنے کے باوجود کسی چیز کی طلب پر کھڑا کر رہا ہے تو یقین کر لو کہ تمہیں عذاب ہوگا۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اللہ کی طرف جانے کا راستہ کس ذریعے سے طے کیا جاتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ ہی کے ذریعے' اس کے کرم کے ذریعے بلانے پر' وہ اپنی توحید کے میدانوں کی طرف خفیہ طور پر کھینچ لیتا ہے اور اپنے کرم کی چراگاہوں کی طرف لے جانے کے سبب۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب انسان یہ احسان دیکھنا بھول جاتا ہے کہ اللہ نے اس کے لئے طرح طرح کی عبادتیں بنائی ہیں تو پھر کسی بھی عمل کی وجہ سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معدہ جب دنیاوی خواہشوں اور بے فائدہ چیزوں سے خالی ہو جاتا ہے تو عبادت کے لئے طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ سے سچے فقیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: فقیر صادق

Scanned with OKEN Scanner

وہ ہوتا ہے جو اپنے وقت کی حفاظت کرتا ہے' اگر اس میں دوسرے وقت کی طرف چڑھاؤ پایا جائے تو اسے فقر کا لفظ نہیں دیا جائے گا۔

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص کی اللہ کی طرف سے ڈوری کٹ جائے' تنگ ٹوٹ جائے' اور خطروں میں گھر جائے تو اسے چغلخوروں کی صف میں شمار کیا جائے گا اور جنگلوں میں گویا کہتا ہوگا:

''جو جرم کئے بغیر ناراض ہے اور میں اس کی وجہ بھی نہیں جان سکتا تو اسے کیسے خوش کروں؟''

- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے تھے: دنیا کے ساتھ سب سے زیادہ پیار رکھنے والا وہ ہوتا ہے جو دنیا والوں میں اس کی سب سے زیادہ برائی کرتا ہے کیونکہ دنیا کی برائی کرنا ایسے لوگوں کا فن ہوتا ہے۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقل کی بنیاد خاموش رہنا ہے' عقل کا باطن راز چھپانا اور اس کا ظاہر' سنت کی پیروی کرنا ہوتا ہے۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: جو کام بھی مجھے تم کرتا دیکھو' کرلیا کرو لیکن لڑکوں کی صحبت سے بچو کیونکہ یہ سب سے بڑی آزمائش بنتے ہیں۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا میں سب سے زیادہ ذلیل شخص طمع کرنے والا ہوتا ہے اور صرف اپنے محبوب سے پیار کرنے والا۔
- حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ساری بھلائی گویا گھر ہی میں ہوا کرتی ہے لیکن عاجزی سے حاصل کی جاسکتی ہے' یونہی ساری بُرائی بھی گھر ہی میں ہوتی ہے اور وہ تکبر کرنے کی وجہ سے مل جاتی ہے' اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی کمی رہ جانے پر عاجزی کی تو انہیں معافی بھی مل گئی اور عزت بھی جبکہ ابلیس نے تکبر کیا تو اس کی وجہ سے اسے کوئی فائدہ نہ ہوا۔
- حضرت ابو یعقوب یوسف بن حسین رازی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ تم ادب کر کے علم کو سمجھ سکتے ہو' علم ہی سے تمہارا عمل صحیح ہوگا' عمل سے تمہیں دانائی ملے گی' دانائی سے تمہیں زھد کی سمجھ آئے گی اور توفیق ملے

حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے گناہ ترک کرنے کی وجہ سے غلام بنایا ہوتا تو میری خواہش یہ ہوتی کہ اللہ سے ملاقات کے موقع پر ساری مخلوق کے تمام گناہ میرے پلے ہوتے چنانچہ اگر اس نے مجھے عذاب دینا ہوتا تو اس کے پاس مجھے عذاب دینے کا بہانہ ہوتا (حالانکہ اگر وہ ساری مخلوق کو بھی عذاب دینا چاہے تو یہ اس کا انصاف ہی شمار ہوگا) اور اگر وہ مجھے معاف کر دے تو لوگوں کے نزدیک میری معافی پر یہ اس کا واضح کرم ہوگا حالانکہ اگر وہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو معاف نہ کرے تو یہ بھی اس کا فضل و کرم میں شمار ہوگا جبکہ معاف کرنے کی اس کے ہاں دلیل موجود ہوگی اور وہ دلیل یہ ہے کہ یہ ملک اسی کا ہے اور بادشاہی اس کی ہے' مخلوق تو اس کے عدل و فضل میں پھر رہی ہے بلکہ یہ سارا اس کا کرم اور فضل ہوگا کیونکہ وہ سب کے ساتھ اچھا برتاؤ کر رہا ہے' اس نے فرما رکھا ہے:

اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ○ (سورۂ غافر:۴۶)

''آلِ فرعون کو شدید عذاب میں ڈال دو۔''

تو جسے وہ معاف فرما دے یہ اس کا فضل ہوگا اور جسے عذاب دے' یہ اس کا عدل ہوگا تاہم زیادہ تر وہ فضل ہی فرماتا ہے:

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُوْنَ ○ (الانبیاء:۲۳)

''اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہوگا۔''

حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے مخلوق کی آفتوں پر نظر ڈالی تو مجھے پتہ چل گیا کہ یہ کس وجہ سے نازل ہوئیں' پھر میں نے صوفیہ کی آفت کا پتہ چلایا تو معلوم ہوا کہ یہ لڑکوں کے ساتھ بیٹھنے' الٹ پلٹ کام کرنے اور عورتوں پر نرمی کرنے سے اُتری ہیں۔

حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے سو مرتبہ سے زیادہ اپنے ربّ سے وعدہ کیا کہ لڑکوں کے ساتھ نہیں بیٹھوں گا لیکن اس وعدے کو گالوں کی خوبصورتی نے توڑ دیا' گالوں کی نرمی اور آنکھوں کے نخرے نے توڑ دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ مجھے کسی گناہ کے بارے میں نہیں پوچھا پھر عورتوں کے عشق میں بیہوش کے بارے میں کہا:

''تو نے تو مجھے خوبصورت عورتوں میں بیہوش گھرے ہوئے کو چھوڑا ہے' یہی وجہ ہے کہ مجھے عورتوں کے عشق میں گھرا ہوا کہتے ہیں۔''

حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہیں: دنیا میں دو طرح کی سرکشی پائی جاتی ہے' ایک تو علم کی وجہ سے اور دوسری مال کی وجہ سے' علم کی سرکشی سے تو تمہیں عبادت نکال سکتی ہے لیکن مال کی سرکشی سے زہد نکالا کرتا ہے۔

حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ سے رسول اکرم ﷺ کے اس فرمان: ''اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نماز کے ذریعے سکون دو۔'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کا معنٰی یہ ہے کہ اس نماز کے ذریعے ہمیں دنیا کی مصروفیت اور اس کی باتوں سے سکون دو کیونکہ حضور ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں تھی۔

(۲۷) حضرت ابوالفوارس شاہ بن شجاع، شاہ کرمانی رحمہ اللہ

آپ بادشاہوں کی اولاد میں سے تھے' حضرت ابوتراب نخشبی' حضرت ابوعبداللہ بن ذراع بصری اور حضرت ابوعبید بسری کی صحبت میں رہے۔

آپ جلیل القدر صوفیہ اور اس طبقہ کے علماء سے تعلق رکھتے تھے' آپ کے کئی مشہور رسالے اور مثلثہ ہے جنہیں آپ نے ''مرآۃ الحکماء'' کا نام دیا ہے۔

آپ حضرت ابوحفص کی زیارت کیلئے نیشاپور گئے تو حضرت ابوعثمان حیری بھی ہمراہ تھے۔ سنہ ۳۰۰ھ سے پہلے وصال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ اصل میں ''مرو'' کے رہنے والے تھے۔

میں نے اپنے دادا حضرت ابوعمرو اسماعیل بن نجید کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا' انہوں نے لکھا ہے کہ

حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عارف کی مصروفیت تین چیزوں کے ساتھ ہوتی ہے: وہ اپنے معبود کو دیکھا کرتا ہے' اس سے انس رکھتا ہے' اس کے احسانوں اور فائدوں کو دیکھتا ہے' اس کا شکر کرتا ہے' اپنے گناہوں یاد رکھتا ہے' گناہوں کا اعتراف کرتا ہے اسی کی طرف دھیان کرتا اور اس سے توبہ کرتا ہے۔

- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص ضروری کاموں میں تمہارا ساتھی ہوتا ہے اور اس چیز میں تیری مخالفت کرتا ہے جسے تم ناپسند کرو تو وہ اپنی خواہش پر چلتا ہے اور جو اپنی خواہش پر چلے' وہ دنیا کا آرام چاہتا ہوتا ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا: جتنا ستھرا ممکن ہو' عبادتوں کا عمل کرو اور پھر اُن کی طرف دیکھو جتنا بری نظر سے دیکھا جا سکے (یعنی عبادتوں پر بھروسہ نہیں کرو)۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: فضیلت والوں کی فضیلت اس وقت تک ہوتی ہے جب تک وہ انہیں نہ دیکھیں اور جب دیکھ لیں تو ان کی کوئی فضیلت نہیں رہتی یونہی ولایت والوں کی ولایت اس وقت تک ہوتی ہے جب تک وہ اس کی طرف نظر نہ کریں اور جب دیکھ لیں تو ان کی کوئی ولایت نہیں رہتی۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''فتوت'' آزاد صوفیہ کی طبیعت میں ہوتی ہے جبکہ ملامت کیا کرنا' کمینوں کا کام ہوتا ہے' کسی عبادت گذار کی عبادت اس سے بڑھ کر نہیں ہوتی جو وہ اولیاء کے ساتھ ان کی محبت والی چیزوں میں کرتا ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اولیاء کا کسی چیز سے محبت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ بھی اس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حق سے منہ پھیرنا ناراضگی بنتا ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ نے فرمایا: باطل کی طرف جھکاؤ ہو جانا اس بات کی نشانی ہے کہ ایسا آدمی باطل لوگوں کے قریب ہو جائے گا۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو اللہ کی پہچان رکھتا ہے' وہ اس کی طرف سے معانی

کا طمع کرتا ہے اور اس کے فضل کی امید لئے ہوتا ہے۔

- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دانائی کی نشانی یہ ہے کہ انسان لوگوں کی قدر پہچانے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تقویٰ کی نشانی گناہوں سے بچنا ہے اور گناہوں سے بچنے کی نشانی یہ ہے کہ شبہ والی چیز کے قریب نہ جائے' خوف کی علامت غم پیدا ہونا ہے' عبادت اچھی طرح سے کرنا دل کی نرمی بتاتا ہے جبکہ امیدیں کم لگانا زھد کی نشانی ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: بندہ اپنے نفس کی وجہ سے بڑا بن کر اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جو اللہ تعالیٰ کی پہچان کر لیتا ہے' وہ اس کے علاوہ ہر شے کو بھول جاتا ہے اور جو اللہ کو بھول جاتا ہے' وہ اس کے علاوہ ہر چیز سے تعلق والا ہو جاتا ہے' جسے علم سے عزت ملتی ہے' وہ کامیاب گنا جاتا ہے اور جس کے حصے میں جہالت آ جاتی ہے وہ ذلیل اور گھاٹے میں ہوتا ہے۔
- حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جاہل تو اپنی جہالت کی تاریکی میں ہوتا ہے اور جب کوئی عالم اپنے علم کی تاریکی میں ہو تو کیا بنے گا' علم کی تاریکی تو بہت بری ہوتی ہے۔

(۲۸) حضرت ابوالحسن سمنون بن حمزہ (یا عبداللہ) الخواص رحمہ اللہ

آپ نے اپنا نام سمنون کذاب رکھا ہوا تھا کیونکہ آپ کو پیشاب تنگ کی تکلیف تھی' جس میں تکلیف نہ تھی' آپ نے یہ بات چھپائی ہوئی تھی۔ آپ' حضرت سری سقطی' حضرت محمد بن علی قصاب' ابو احمد قلانسی اور سوس کی صحبت میں رہے۔ محبت کے بارے میں آپ بہت اچھی گفتگو فرماتے تھے' آپ عراق کے بڑے مشائخ میں شمار

Scanned with OKEN Scanner

ہوتے تھے۔ آپ کا وصال حضرت جنید کے بعد ہوا۔

- حضرت ابو الحسن بن زرعان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سمنون رحمہ اللہ کے پاس تھا کہ اس دوران آپ نے خوب چیخ ماری اور پھر فرمایا: اگر کوئی انسان اپنی محبت کی بناء پر تیز وجد کی حالت میں چیخ مارے تو یہ چیخ مشرق و مغرب تک سنائی دے گی۔

- حضرت سمنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب اپنی بزرگی کا اظہار فرمائے ہوئے بچھونا بچھائے گا تو پہلوں اور پچھلوں کے گناہ اس کے ایک کنارے میں آ جائیں گے اور جب سخاوت کا چشمہ کھولے گا تو بروں کو اچھوں کے ساتھ ملا دے گا (یوں جنت میں جائیں گے)۔

- حضرت سمنون رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں تھا، سردی سخت تھی، میں نے جبہ اور چادر لے رکھی تھی، میں دیکھ رہا تھا برف گر رہی ہے، یکایک دیکھا کہ ایک جوان صحن میں سے گذرا جس کے جسم پر دو چیتھڑے تھے۔ دیکھ کر میں نے کہا: اگر پردے کے کچھ حصے سے تم اپنا آپ چھپا لو تو تمہیں سردی نہ لگے گی، اس نے مجھ سے کہا: اے سمنون بھائی:

  ''یہ میرا صحیح گمان ہے کہ میں اللہ کے صحن میں ہوں تو کیا کوئی اپنے مہمان کی حفاظت کرتا ہے۔''

- حضرت سمنون رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک محبت کرنے والا اسی شے کو بیان کرتا ہے جو اس سے نازک ہو اور کوئی شے محبت سے نازک نہیں ہوتی لہٰذا وہ اسے کس ذریعے سے بیان کرے۔

- حضرت سمنون رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکر حربی کو یہ اشعار سنائے تھے:

  ''تم وہ حبیب ہو کہ جس کے پاس میرے ہمیشہ رہنے میں شک نہیں، اگر نفس تمہیں نہ پا سکے تو زندہ نہیں رہ سکے گا۔

  اے وصال کی پیاس لگانے والے، یہ تیرا ہی عطیہ ہے تو کیا تجھ میں کوئی آرام ہے، اگر صحیح ہے تو ہائے پیاس!''

- کسی نے حضرت سمنون رحمہ اللہ کیلئے یہ شعر پڑھے تھے:

Scanned with OKEN Scanner

''تجھ پر افسوس ہے: شام ہوئی تو میرے رخساروں پر آنسوؤں کے نشان تھے جبکہ دل میں زخم تھے۔
صبر تمام قسم کی مصیبتوں میں اچھا ہوتا ہے' ہاں تم پر صبر اچھا نہیں کیونکہ بہت برے ہو۔''

حضرت ابو الطیب مکی فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ حضرت سمنون رحمہ اللہ دجلہ کے کنارے بیٹھے تھے' آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جسے اپنی ران پر مار رہے تھے' مارتے مارتے ران اور پنڈلی ہڈی نظر آنے لگی اور گوشت الگ ہو گیا' اس دوران آپ یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

''میرے پاس ایک دل ہی تو تھا جس کی بدولت میں زندہ تھا اور جو تبدیلی کی بناء پر مجھ سے نکل گیا۔
الٰہی یہ دوبارہ مجھے دیدے کیونکہ اسے تلاش کرتے کرتے میں تنگدل ہو گیا ہوں۔
جب تک بھی مجھ میں کوئی سانس باقی ہے' اس میں میری مدد فرما اے فریاد سننے والے!''

حضرت ابو جعفر فرغانی فرماتے ہیں کہ حضرت سمنون رحمہ اللہ نے یہ اشعار مجھے سنائے تھے:

''وہ مجھے سزا دیتا ہے تو میری طبیعت کی گھٹن ختم ہو جاتی ہے اور ڈانٹ کے وقت میرا ڈر ختم ہو کر مجھے سکون ہو جاتا ہے۔
یہ خواہش میں اس وقت سے بہادر ہے جب میں ابھی بچہ تھا' تو مجھے کیا ہے میں اپنی تنگی کی وجہ سے بوڑھا ہو گیا ہوں۔''

حضرت ابو جعفر کہتے ہیں کہ حضرت سمنون رحمہ اللہ نے مجھے یہ اشعار سنائے:

''میں صبح و شام محبت کی وجہ سے روتا ہوں اور رات میں کسی چیز کی خواہش ہوتی ہے تو میں اسے قبول کرتا ہوں۔
ہمارے دن تو ختم ہو رہے ہیں جبکہ میرا شوق بڑھ رہا ہے' لگتا ہے کہ شوق کا یہ زمانہ ختم نہیں ہوگا۔''

حضرت علی بن احمد بن جعفر نے مجھے بتایا کہ حضرت سمنون رحمہ اللہ کی خاطر ابن فراس نے یہ اشعار سنائے:

''تمہاری محبت سے پہلے میرا دل خالی تھا اور مخلوق کی یاد سے کھیلتا اور مزاح کرتا تھا۔
جب میرے دل کو تیری محبت نے آواز دی تو اس نے اس کا جواب دیا چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ تیرے صحن سے باہر نہیں گیا۔

اگر تم چاہو تو مجھے اپنے ساتھ ملا لو نہیں چاہتے تو نہ ملاؤ کیونکہ میرا دل تیرے بغیر درست نہیں ہوگا۔"

- حضرت سمنون رحمہ اللہ سے فقیر صادق (سچے فقیر) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: فقیر صادق وہ ہوتا ہے جو کچھ نہ رکھنا ایسے پسند کرے جیسے جاہل شخص مالدار ہونے کو پسند کرتا ہے' وہ مالدار ہونے کو ایسا برا جانے جیسے جاہل فقر کو بُرا جانتا ہے۔

- حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ حضرت سمنون رحمہ اللہ نے مجھے یہ اشعار سنائے:

"میں رو پڑا' آنکھ کے آنسو نفس کیلئے راحت وسکون ہیں لیکن شوق کے آنسوؤں سے دل چھلنی ہو جاتا ہے۔

میرا اسے یاد کرنا' جسے میں ملنے والا ہوں' میرے لئے فائدہ مند نہیں البتہ اس کے ذریعے بے چینی اور بڑھتی ہے۔

مجھے اس کے بارے میں مبتلا کیا گیا جس کی ڈانٹ برداشت نہیں کر سکتا' وہ مجھے اس لئے عذاب دیتا ہے کہ مجھے گنہگار کہا جائے۔"

(۲۹) حضرت ابوعبداللہ عمرو بن عثمان بن کرب بن غصص مکی (عمرو مکی) رحمہ اللہ (م ۲۹۱ھ)

آپ کے بارے میں آتا ہے کہ حضرت جنید رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے تھے اور حضرت ابوعبداللہ نباجی سے ملاقات ہوئی جبکہ قدیم مشائخ حضرت ابوسعید خراز وغیرہ کی صحبت میں رہے۔

آپ اصولی علوم کے عالم تھے چنانچہ آپ کا خوبصورت کلام ملتا ہے۔ آپ نے حضرت محمد بن اسمٰعیل' حضرت یونس بن عبدالاعلیٰ اور حضرت سلیمان بن سیف حرانی وغیرہ سے روایت کی ہے۔

آپ کا وصال بغداد میں ہوا' یہ ۲۹۱ھ کا واقعہ ہے۔

آپ نے حدیث کی روایت کی چنانچہ حضرت ابوبکر محمد بن احمد اصبہانی عقیلی روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے' انہوں نے حضرت ابوبکر عائذی مخزومی' انہوں نے ابوعبداللہ مخزومی اور ابو یعقوب بویطی' انہوں نے ابن عیینہ' انہوں نے اعمش' انہوں نے منصور' انہوں نے ابو وائل اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی' انہوں نے فرمایا: ہم لوگ تشہد لازم ہونے سے پہلے کہا کرتے تھے:

اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ' اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ○

- حضرت ابوبکر محمد بن احمد قنادیلی فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: توبہ' تمام گنہگاروں اور نافرمانوں پر فرض کر دی گئی ہے' گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اور جب کوئی گناہ کر لے تو کسی کے پاس توبہ چھوڑنے کا کوئی بہانہ نہیں رہ جاتا کیونکہ تمام گناہوں پر اللہ کا گنہگاروں سے وعدہ ہے (کہ عذاب دیگا) اور توبہ کر کے وہ اللہ کی ڈانٹ سے بچ نہیں سکتے چنانچہ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ توبہ فرض ہے۔

- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یقین کیجئے کہ جو وہم تمہارے دل میں پیدا ہو' تمہاری سوچ میں آئے' یا تمہارے دل میں کھٹکے' اچھا ہو یا برا' خوبصورتی ہو یا بدصورتی' نور ہو یا کوئی مثالی صورت' کوئی شخص ہو یا خیال تو اللہ تعالیٰ ان سب سے بے تعلق ہے بلکہ ان سب سے عظیم القدر اور بڑا ہے' کیا تم نے اللہ کا فرمان سن نہیں رکھا:

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ○ (شوریٰ:۱۱)

"اس جیسا کوئی نہیں۔"

پھر یہ فرمان ہے:

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○ (اخلاص: ۳۔۴)

"نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔"

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "مُرُوْءَ ة" مسلمان بھائیوں کی لغزشوں سے آنکھیں بند کرنے کو کہتے ہیں۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وجد کی حالت الفاظ سے بتائی نہیں جا سکتی کیونکہ یہ یقین والے مومنوں کے ہاں اللہ کا ایک بھید ہوتا ہے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وہ کچھ سکھایا جس میں شفاء موجود ہے' امداد حاصل کرنے اور عبادت کی ابتداء میں آنے والی چیزیں سکھائیں چنانچہ فرمایا:

وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

(حٰمٓ السجدہ:۳۶)

"اور اگر تجھے شیطان کا کوئی کونچا پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ۔ بے شک وہی سنتا جانتا ہے۔"

- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ "معرفت" اللہ کی دائمی محبت کا نام ہے' ہمیشہ اس سے ڈرنے کو کہتے ہیں' ہمیشہ اس کی طرف توجہ کرنے کا نام ہے اور دل میں ہمیشہ اسے یاد کرنے کا نام ہے' یہ دلوں کا علم ہے جس میں ارادے ٹوٹتے اور سمجھ میں تیزی آتی ہے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ پر صحیح بھروسہ کرنا معرفت کہلاتا ہے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بہت ڈانٹا ہے جو اپنے دین پر صبر چھوڑتے ہیں کیونکہ اس نے ہمیں کفار کے بارے میں بتایا ہے کہ انہوں نے کہا:

اَنِ امْشُوْا وَ اصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ ○ (ص:٦)

"کہ اس کے پاس سے چل دو اور اپنے خداؤں پر صابر رہو۔"

چنانچہ ان مومن لوگوں کیلئے ڈانٹ ہے جنہوں نے اپنے دین پر صبر چھوڑ دیا۔

- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: یقین کر لو کہ علم آگے سے لیتا ہے' خوف ہانکتا ہے' نفس دونوں کے درمیان اڑتا ہے' سرکشی کرتا ہے' دھوکا دیتا ہے اور مکر و فریب کرتا ہے لہٰذا اس سے بچو' علم کی سوجھ بوجھ سے اس کی حفاظت کرو' خوف کی ڈانٹ سے اسے چلاؤ چنانچہ جو ارادہ ہوگا' پورا ہوگا۔

- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اپنے تمام حالات میں اللہ تعالیٰ سے ملنے تک عبادت کی رعایت کرو، یونہی تقویٰ کی رعایت کرو۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: خدا سے خوف میں سچائی فرض ہے جیسے اس میں صبر فرض ہے اور صدق کا معنیٰ برابری کرنا اور انصاف کرنا ہوتا ہے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: دلوں میں اصل زھد یہ ہے کہ دنیا کو حقیر و ذلیل جانو اور اسے گھٹیا قرار دو، یہی وہ اصل اور بنیاد ہے جس سے حقیقت زھد بنی ہے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بندے کی طرف سے اللہ کی طرف گریہ زاری ہو رہی ہوتی ہے تو شکویٰ شکایت اور رونا دھونا نہیں ہوتا۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محبت، رضا میں شمار ہوتی ہے اور یہ محبت، رضا کے بغیر نہیں ہوتی، نہ ہی رضا، محبت کے بغیر ہوتی ہے کیونکہ تم اسی سے محبت کرتے ہو جس پر راضی ہو اور اس وقت تک راضی نہیں ہوتے جب تک محبت نہیں کرتے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رجاء، حقیقت رضا میں داخل ہوتی ہے۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: اس وعدہ پر افسوس ہے جسے ہم پورا نہیں کرتے، اس تنہائی پر افسوس ہے جس کے ساتھ ہم حیاء نہیں ملاتے، اس سوال پر افسوس ہے جس کا کل جواب نہ ہوگا، اور ان دنوں پر افسوس ہے جو فناء ہو جائیں گے اور ان میں کیا ہوا ہمیشہ باقی رہے گا۔
- حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں ایسے کسی شخص سے نہیں ملا جس کے ساتھ میرا بیٹھنا اور اسے دیکھنا میرے لئے ابوعبداللہ نباجی سے زیادہ فائدہ دے۔
- میں نے محمد بن جعفر نے سنا، وہ بتاتے ہیں: مجھے پتہ چلا حضرت عمرو مکی اصفہان رحمہ اللہ میں داخل ہوئے تو ان کے ساتھ ایک لڑکا بھی چلا، اس کا والد اسے اس کے ساتھ چلنے سے منع کرتا تھا، لڑکا بیمار ہو گیا حضرت عمرو مکی قوال کو لے کر اس کے پاس گئے، لڑکے نے حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہ اللہ کی طرف دیکھ کر کہا: قوال سے کہئے کہ کچھ بولے، قوال نے کہا:

''مجھے کیا ہو گیا' میں بیمار ہوا تو تم میں سے میری کسی نے بیمار پرسی نہیں کی حالانکہ تمہارا غلام بھی بیمار ہوتا ہے تو میں بیمار پرسی کرتا ہوں۔''

اس پر اس لڑکے نے بستر پر انگڑائی لی اور بیٹھ گیا اور قوال سے کہا: تجھے قسم ہے' کچھ اور پڑھئے' چنانچہ قوال نے کہا:

''تمہارا میرے پاس آنا میری مرض سے بھی زیادہ شدید ہے جبکہ تمہارے غلام کا میرے پاس آنا شدید ہے۔''

اس سے اس کی بیماری اور دور ہونے لگی چنانچہ وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور ان کے ساتھ نکل گیا۔ حضرت عمرو رحمہ اللہ نے اس بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: جب سماع سے پہلے اشارہ ہوتا ہے تو اوپر سے ہوتا ہے جس سے بہت کم بچتے ہیں اور جب سماع کے بعد ہو تو نیچے سے ہوتا ہے چنانچہ اس سے بہت کم ہلاک ہوتے ہیں۔

۳۰ حضرت ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ (م ۲۸۳ھ)

آپ صوفیہ کے اماموں اور علماء میں سے ایک تھے اور ان علماء میں شمار ہوتے تھے جو علومِ ریاضی' اخلاص اور افعال کی برائیوں پر بات کرتے تھے۔

آپ اپنے خالو حضرت محمد بن سوار کی صحبت میں رہے اور حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو اس وقت دیکھا جب وہ حج کیلئے مکہ کو روانہ ہوئے۔

آپ رحمہ اللہ کی وفات ۲۸۳ھ کو ہوئی' کچھ کہتے ہیں کہ ۲۹۳ھ کو ہوئی لیکن میرے خیال میں ۲۸۳ھ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

آپ نے حدیث کی روایت کی تھی چنانچہ حضرت عمر بن واصل کے مطابق حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ نے اپنے خالو حضرت محمد بن سوار سے' انہوں نے حضرت جعفر بن سلیمان سے' انہوں نے حضرت ثابت

ہے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ کو تشریف لے گئے تو آپ کے ہمراہ انصار کی کچھ خواتین تھیں جو زخمیوں کو پانی پلاتی اور مرہم پٹی کرتی رہیں' آگے پوری حدیث بتائی۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ سوئے ہوئے ہیں' بیدار ہوں گے تو شرمندہ ہوں گے اور جب شرمسار ہوں گے تو انہیں یہ شرمندگی کام نہیں دے گی۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو لوگ بھی یہاں زندگی گذار رہے ہیں' وہ اللہ سے جاہل ہیں لیکن ان لوگوں کو چھوڑ کر جو اللہ کو اپنے آپ' بیوی' دنیا اور اپنی آخرت سے اوّلیت دیتے ہیں۔
- حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم کا شکر عمل کرنا ہوتا ہے اور عمل کا شکر علم کو زیادہ کرنا ہوا کرتا ہے۔
- حضرت محمد بن احمد بن سالم کے مطابق حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسا کوئی دل اور نفس (روح) نہ ہوگا جو ہر وقت اللہ کی نظر میں نہ ہو' اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جس دل اور نفس میں اس کے علاوہ کسی اور کی محتاجی پائی جائے تو اس پر شیطان کو قابو دے دیتا ہے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صوفی کیلئے تین چیزوں پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے: اپنا بھید چھپائے رکھے' اپنا فرض ادا کرتا رہے اور اپنا فقر محفوظ رکھے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ انسان کی نیت کیلئے قبلہ کا درجہ رکھتا ہے' اس کی نیت اس کے دل کا قبلہ' دل بدن کیلئے قبلہ' بدن انسانی اعضاء کیلئے قبلہ اور یہ اعضاء پوری دنیا کیلئے قبلہ ہیں (یعنی ہر کام انہی سے ہوتا ہے)۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ حاجت میں تدبیر (سوچ بچار) نہیں ہوتا اور جب انسان تدبیر کی طرف متوجہ ہو جائے تو حاجت میں سے نکل جاتا ہے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس کی محتاجی اللہ کی ذات تک ہو تو وہ خود اس بات کا دعویدار ہوتا ہے کہ یہ کام میں خود کرتا ہوں۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ غیبت اور چغل خوری سے بچا

رہے اسے اپنے نفس کو ظن سے بچنا ہوگا چنانچہ جو ظن وگمان سے بچ گیا' وہ جاسوسی کے کام نہیں کیا کرے گا' جو جاسوسی کے کاموں سے بچ جائے گا وہ چغلی سے محفوظ رہے گا' جو چغلی سے بچ جائے۔ وہ جھوٹ سے بچے گا اور جو جھوٹ نہ بولے' وہ بہتان لگانے سے بھی محفوظ رہے گا۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک انسان میں چار چیزیں موجود نہ ہونگی' وہ حکمرانی کے لائق نہ ہو سکے گا: اپنی جہالت سے لوگوں کو بچائے' ان کی جہالت کے کاموں کو قابو میں رکھے' جو ان کے قبضے میں ہے اسے ان کا کے پاس رہنے دے اور جو کچھ اس کے اپنے پاس ہے' وہ ان پر خرچ کیا کرے۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: صدیق (سچے) لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اللہ کی قسم نہیں کھاتے خواہ بات سچی ہو خواہ جھوٹی' نہ وہ چغلی کرتے ہیں' نہ ان کے پاس چغلی کی جاتی ہے' وہ پیٹ بھر کر نہیں کھاتے' وہ وعدہ کریں تو اس کا خلاف نہیں کرتے' بات کرتے وقت انشاء اللہ ضرور کہتے ہیں اور وہ ٹھٹھا بالکل نہیں کرتے۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سوچ بچار اور اپنے اختیار کی بات نہ کرو کیونکہ یہ دونوں چیزیں انسان کی زندگی کو بگاڑ دیتی ہیں۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے تھے: یقین کر لو کہ اس دور میں انسان اس وقت تک جان نہیں چھڑا سکتا جب تک وہ اپنے نفس کو بھوک' صبر اور مسلسل جدوجہد کرتے رہنے سے نہ مارے کیونکہ جس راہ پر لوگ چل رہے ہیں' وہ بگڑ چکی ہے۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کام نیک ہو تو اسے اچھا برا ہر ایک جان لیتا ہے لیکن گناہوں سے وہی بچ سکتا ہے جو صدیق (سچا) ہو۔

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص گمان کی عادت ڈال لے' وہ یقین کرنے سے رہ جاتا ہے' جو بے فائدہ باتیں کرتا ہے' وہ سچی بات کرنے سے رہ جاتا ہے اور جس کے اعضاء وہ کام کرنے لگیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا تو وہ پرہیزگار بننے سے رہ جاتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فتنے تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک عام لوگوں میں پڑا فتنہ کہ وہ علم ضائع کر بیٹھتے ہیں' ایک خاص لوگوں کی آزمائش ہے کہ وہ گنجائش تلاش کرتے اور حکم الٰہی میں ہیر پھیر کرنے لگتے ہیں اور ایک فتنہ اھل معرفت کا ہوتا ہے اور وہ یوں کہ انہیں ایک خاص وقت میں کام کرنا ہوتا ہے لیکن وہ اسے لیٹ کر دیتے ہیں۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اصول سات چیزیں ہوتی ہیں: ہم کتاب اللہ پر مضبوطی سے عمل کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہیں' حلال کھاتے ہیں' کسی کو تکلیف پہنچانے سے گریز کرتے ہیں' گناہوں سے بچتے ہیں' توبہ کیا کرتے ہیں اور ہر ایک کا حق ادا کرتے ہیں۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ مخلوق اس چیز سے باخبر ہو جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے تو وہ غافل ہوتا ہے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ علماء اور دانا لوگ ان تین چیزوں پر عمل کرنے سے عاجز رہے ہیں: توبہ کئے رکھنا' سنت کی پیروی کرنا اور مخلوق خدا کو تکلیف پہنچانے سے باز رہنا۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اللہ کی طرف سے آزمائش دو طرح کی ہوتی ہے' ایک آزمائش رحمت بھری اور دوسری سزا کے طور پر ہوتی ہے' رحمت والی آزمائش میں یہ ہوتا ہے کہ اس آزمائش والے کو اللہ تعالیٰ اس بات پر لگا دیتا ہے کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں اپنی محتاجی بتاتا رہے اور اپنی سوچ بچار پر بھروسہ نہ کرے اور سزا والی آزمائش یہ ہے کہ وہ شخص اپنی تدبیر اور اختیار پر بھروسہ کرنے لگے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص کے دل میں سے آخرت کی یاد نکل جائے تو وہ شیطانی وسوسوں میں پڑ جاتا ہے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: مددگار صرف اللہ ہوتا ہے' راہنمائی صرف رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں' صرف تقویٰ و پرہیزگاری پلے باندھ لو۔ صبر کرنا ایک بڑا کام ہے۔
- حضرت سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آیتیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں' معجزے' انبیاء علیہم

السلام کو ملتے ہیں' کرامتیں اولیاء کو ملتی ہیں اور ٹھوس طریقے پر چلنا' خاص لوگوں کا کام ہوتا ہے۔

- حضرت سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زندگی چار قسم کی ہوتی ہے: فرشتوں کی زندگی صرف عبادت کے لئے ہوتی ہے' انبیاء علیہم السلام کی زندگی علم پھیلانے اور وحی کا انتظار کرنے کیلئے ہوتی ہے' صدیقوں کی زندگی یہ ہے کہ وہ صرف پیروی کرتے ہیں اور ان کے علاوہ باقی عالموں' جاہلوں' زاہدوں اور تمام عبادت گذاروں کی زندگی گویا کھانے پینے میں گذرتی ہے (یعنی پہلے تین طبقے بہت ہی اعلیٰ ہوتے ہیں)۔
- حضرت سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اصل ضرورت انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے' سیدھا راستہ صدیق لوگوں کا ہوتا ہے' روزی مومنوں کیلئے اور باقی چوپائیوں کیلئے۔
- حضرت سہل بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمل اللہ کی توفیق سے ہوتے ہیں' توفیق اللہ کی طرف سے ہوتی ہے لیکن اس کیلئے دُعا کرنا ہوتی اور گڑگڑانا ہوتا ہے۔

(۳۱) حضرت ابوعبداللہ محمد بن فضل بلخی رحمہ اللہ (م ۳۱۹ھ)

آپ سمرقند میں رہنے والے تھے' اصل میں بلخ کے رہائشی تھے لیکن مذہب کی بناء پر وہاں سے نکال دئے گئے چنانچہ سمرقند آئے اور یہیں ٹھہر گئے اور ۳۱۹ھ میں یہیں وصال ہوا۔

حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ کے علاوہ اور بزرگوں کی صحبت میں رہے' آپ خراسان کے جلیل القدر مشائخ میں سے تھے۔ حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ آپ کے علاوہ کسی اور کی طرف مائل نہ تھے چنانچہ وہ فرماتے تھے کہ اگر میں اپنے آپ میں قوت محسوس کرتا ہوں تو اپنے بھائی حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ کے ہاں چلا جاتا ہوں جنہیں دیکھ کر مجھے سکون مل جاتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

آپ حدیث کے بھی راوی ہیں چنانچہ حضرت ابو الحارث علی بن قاسم خطابی (مَرْو) نے حضرت ابو عبد اللہ محمد بن فضل بلخی رحمہ اللہ زاہد صوفی سے‘ انہوں نے حضرت قتیبہ بن سعید سے‘ انہوں نے حضرت لیث بن سعد سے‘ انہوں نے حضرت سعید بن ابو سعید مقبری سے‘ انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام میں ہر نبی کو اتنی آیات ملیں جن پر بشر ایمان لاتا رہا اور جو کچھ مجھے دیا گیا‘ وہ اللہ کی وحی ہے‘ مجھے اُمید ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔

- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب لوگوں میں سے زیادہ عارف باللہ وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ کے حکم نبھانے میں سخت مشقت سے گذرے اور حضور ﷺ کی سنت کا سب سے زیادہ پیروکار ہو۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے تھے: رحمٰن وہ ذات ہے کہ نیک و بد سے اچھا برتاؤ کرتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسلام چلے جانے کے چار سبب ہوں گے: ایک یہ کہ وہ لوگ اس پر عمل نہیں کریں گے جس کا علم رکھتے ہوں گے‘ اس پر عمل کریں گے جس کا علم نہیں ہوگا‘ جو کچھ جانتے نہ ہوں گے‘ اسے سیکھیں گے بھی نہیں اور چوتھی بات یہ کہ لوگوں کو بھی سیکھنے سے منع کریں گے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دنیا تمہارے ایک پیٹ کی طرح ہے تو دیکھو کہ تم اس میں کتنا زھد کر سکتے ہو اور زھد دنیا میں کرنا ہوتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل بلخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات بڑے تعجب کی ہے کہ ایک شخص وادیاں‘ میدان اور جنگل تو عبور کر کے اللہ تعالیٰ کے گھر اور حرم میں پہنچ جاتا ہے کیونکہ اس میں انبیاء علیہم السلام کے کئی نشان ملتے ہیں لیکن اپنے نفس اور خواہشات کو عبور نہیں کرتا کہ اپنے دل تک پہنچ جائے حالانکہ اس میں تو اس کے آقا کے نشانان موجود ہیں۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے تھے: علم ایک حفاظت ہے‘ جہالت دھوکا ہے‘ صدیق ایک امداد اور دشمن غم ہوتا ہے‘ صلہ رحمی باقی رکھتی اور قطع رحمی نری مصیبت ہے‘ صبر ایک طاقت اور کسی پر جرأت زیادتی عاجزی کا نام ہے‘ جھوٹ کمزوری اور سچائی طاقت ہے‘ معرفت ایک صداقت اور عقل ایک تجربہ ہوتی ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنا اس کے ہاں رکھ دو جہاں اسے اس کی ضرورت نہ ہو حالانکہ یہ ضروری ہے کیونکہ جو اپنے نفس پر قابو پالے وہ عزت پالیتا ہے لیکن جو غالب نہ ہو سکے وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چھ ایسی چیزیں ہیں جن سے جاہل کا پتہ چل جاتا ہے، خواہ مخواہ غصے ہو جانا، بے فائدہ بات کرنا، صحیح جگہ پر عطیہ نہ دینا، بھید کی بات کھول دینا، ہر ایک پر بھروسہ کر لینا اور دوست و دشمن کی تمیز نہ کرنا۔ (حلیہ)
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عالم سے غلطی ہو جانا، جاہل کے جان بوجھ کر کام کرنے سے زیادہ نقصان دیتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص علم کا مزہ لے لیتا ہے، وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔
- حضرت محمد بن فضل بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی شخص کو باہم معاملہ کرنے کا مزہ آئے تو وہ اس سے سکون محسوس کرتا ہے۔
- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو شخص اللہ کو پہچان لیتا ہے، وہ اس فرمانِ الٰہی کی وجہ سے اسی کو کافی سمجھتا ہے: فرمان یہ ہے:

اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ (حٰم السجدہ:۵۳)

”کیا تمہارے ربّ کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں۔“

- حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم تین طرح کے ہیں: علم کے بارے میں، اللہ کی طرف سے اور اللہ کے ساتھ رہ کر علم آنا۔

اللہ کے بارے علم کا مطلب یہ ہے کہ اس کی صفتوں اور علامتوں کی پہچان کرے۔

اللہ کی طرف سے دیا جانے والا علم، ظاہری و باطنی علم ہے، پھر اللہ کے احکام میں حلال و حرام اور امر و نہی کی پہچان کرنا ہوتا ہے۔

اللہ کے ہمراہ آنے والا علم، خوف، امید، محبت اور شوق کا علم ہوتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: رونا دو طرح کا ہوتا ہے' زاہدوں کا رونا آنکھوں سے ہوتا ہے لیکن عارفوں کا دل سے ہوتا ہے۔

حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ایک عارف اپنی زندگی کے ایک ایک دن کا بچاؤ کرتا ہے اور ایک ایک دن کیلئے' دن لیتا ہے۔

حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ سے شکر کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی وجہ سے اللہ کے لئے محبت کرنا اور اس سے خوف کھاتے رہنا آتا ہے۔

حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے تھے: زبان سے ذکر کرنا گناہوں کو مٹاتا اور درجے بلند کرتا ہے جبکہ دل کا ذکر اللہ کے قریب لے جاتا اور بڑی عبادت ہوتا ہے۔

حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ نے بتایا کہ جب ایک مرید زیادہ دنیا حاصل کرنے کی خواہش شروع کر دے تو یہ اس کے واپس مڑ جانے کی علامت ہوگی۔

حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے حکموں کے مطابق چلنا' اصل محبت ہوتا ہے' اصل ملنا یہ ہے کہ محبوب کے بغیر چین نہ ہو' اصل فقر یہ ہے کہ اپنی غلطی کو پہچانے' حق پر ثابت قدم رہنا اصولی طور پر یہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ اللہ کا محتاج رہے۔

حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس کے ہاں اللہ کے علاوہ ہر چیز ایک جیسی ہو' اللہ کی پہچان وہی کر سکے گا۔

حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ سے "فُتُوت" (جوانمردی) کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا کہ اللہ کے حکم پر چلتے ہوئے اللہ کے راز چھپائے رکھنا' مخلوق کے ساتھ زندگی اچھی گذارنا اور مخلوق سے معاملہ کرنا۔

حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ سے زہد کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ دنیا کی طرف نظر ڈالتے وقت اسے نقص والی جانے اور اس سے نظر ہٹانے کو عزت جانے تو جو شخص دنیا کی کسی چیز کو اچھا جانے تو وہ اس کی قیمت سے ناواقف ہوگا۔

۳۴ حضرت ابوعبداللہ محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ

آپ نے حضرت ابوتراب نخشبی سے ملاقات کی تھی' حضرت یحییٰ جلاء اور حضرت احمد بن خضرویہ کی صحبت میں رہے۔ آپ خراسان کے بڑے مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔ آپ کی کئی مشہور تصنیفات ہیں' آپ نے بہت سی احادیث لکھی ہیں اور انہیں روایت کیا ہے چنانچہ حضرت قاضی ابومحمد یحییٰ بن منصور فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو عبداللہ محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث بتائی' انہیں حضرت محمد بن رزام ابلی نے' انہیں حضرت محمد بن عطاء ہجیمی نے' انہیں حضرت محمد بن نصر نے' انہیں حضرت عطاء بن ابی رباح نے اور انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث روایت کی' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ۝ (اعراف:۱۴۳)

"اے رب میرے! مجھے اپنا دیدار دکھا۔"

اور فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! مجھے جو بھی زندہ شخص دیکھ لے گا' مر جائے گا' خشک ہوگا تو لڑھک جائے گا اور تر ہوگا تو بکھر جائے گا' مجھے صرف وہی اہل جنت دیکھ سکیں گے جن کی آنکھیں بند نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان کے جسم گلتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء' البدایہ والنہایہ)

- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیامت میں صرف اعمال زیادہ ہونے سے کامیابی نہ ہوگی بلکہ عملوں کے خالص ہونے اور ان کے عمدہ ہونے پر ہوگی۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نوکروں کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ عاجزی کرنے والے ہوتے ہیں اور جھک جایا کرتے ہیں۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دانائی کی بات غور سے سننے والے آدمی دو طرح کے ہوتے ہیں' عقل مند اور عمل کرنے والا' عقل مند تو تعجب کرتا ہے اور وہ جسے سنتا ہے اس کی خواہش کرتا ہے اور عمل کرنے والا پلٹتا ہے' گویا اس کا دل ایک سانپ ہوتا ہے جو اس سے لپٹ جاتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابوعبداللہ محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی بوجھ دنیا میں نیکی سے زیادہ نہیں ہے کیونکہ (دیکھو) جو تم پر نیکی کردے تو ایسے ہوتا ہے جیسے اس نے تمہیں جکڑ لیا اور جس نے تم پر ظلم کیا تو گویا اس نے تمہیں کھلا چھوڑ دیا۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انسان میں کوئی عیب ہونے کیلئے یہی بات کافی ہے کہ جو چیز اسے نقصان دے، اسے اچھی لگے۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کو ایک ماننے والوں کو نمازوں کی طرف بلانا، اللہ کی جانب سے ان پر رحمت ہوتی ہے، اس نے ان کیلئے کئی قسم کی مہمانیاں تیار کر رکھی ہیں تاکہ ہر قول اور فعل کے بدلے میں انہیں کچھ عطا فرمائے چنانچہ افعال تو کھانوں کی مانند ہیں اور اقوال پینے کی طرح، یہ توحید پرستوں کیلئے عرس (خوشی کا موقع) ہوگا۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: عقل مند وہ ہوتا ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرا کرے اور اپنے نفس کا حساب لے۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنی عبودیت کی نشانیاں نہیں جانتا، وہ اللہ کے اوصاف سے اور زیادہ بے علم ہوگا۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پانچ قسم کی چیزوں کی درستگی پانچ چیزوں میں ہوتی ہے: بچوں کو کتاب کے ذریعے درست کیا جا سکتا ہے، چوروں کو قید خانہ میں ڈال کر، عورتوں کو گھروں میں رکھ کر، جوانوں کی درستگی علم پڑھا کر اور بوڑھوں کی مسجدوں میں رکھ کر۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی روزی نہایت کرم فرماتے ہوئے اپنے ذمے لے رکھی ہے جبکہ ان پر توکل فرض کر دیا ہے۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت یہ ہوتی ہے کہ اس کے دائمی ذکر کے موقع پر اسے اس کے ساتھ انس و محبت ہو۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مومن کی خوشی کا پتہ اس کے چہرے سے چل جاتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

لیکن اس کا غم دل میں ہوتا ہے جبکہ منافق کا غم چہرے ہی سے معلوم ہو جاتا ہے لیکن اس کی خوشی دل میں ہوتی ہے۔

- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دنیا' بادشاہوں کیلئے تو خوشی ہوتی ہے اور زاہدوں کو غم کا کام دیتی ہے' رہے بادشاہ تو وہ اس کی وجہ سے حسن والے بنتے اور زاہد اس کی طرف دیکھ کر آفت ہونے کی وجہ سے اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء)
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ سے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کی کمزوری ہر کسی کو نظر آتی ہے اور دعویٰ لمبا چوڑا ہوتا ہے۔ (ابن ملقن)
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا دھیان رکھا کرو جس کی نظر سے تم اوجھل نہیں ہو' شکر اس کا ادا کرتے رہو جس کی نعمتیں تم سے رکتے نہیں پاتیں اور عاجزی اس کے سامنے کرتے جاؤ جس کے ملک اور بادشاہی سے تم نکل نہیں سکتے۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دلوں کو مکمل ڈر رکھنے کی وجہ سے سہارا ملتا ہے اور نفسوں کو مکمل تقویٰ کی وجہ سے۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم کلام والا اور حدیث بیان کرنے والا جب اپنے اپنے درجہ میں ٹھہرے ہوتے ہیں تو وہ بے فائدہ بات ہونے سے نہیں ڈرتے اور جیسے نبوت اس بات سے محفوظ ہوتی ہے کہ شیطان اس میں دخل دے یونہی باہم کلام ہونے اور بات کرنے کا محل بھی نفس کے دخل اور اس کی آزمائش سے بچا ہوتا ہے' حق بات کے اور سکون کے گھیرے میں ہوتا ہے کیونکہ یہ سکون اس شخص کے لیے اپنے نفس سے پردہ بنا ہوتا ہے جسے علم کلام کا ماہر اور محدث کہا جاتا ہے۔
- حضرت محمد بن علی ترمذی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا محدثین اپنی عاقبت کی خرابی سے ڈرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: انہیں ہولناکی اور بے چینی کا خوف ہوگا جو دل کے کھٹکوں جیسا ہوگا اور پھر یہ گذر جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں فرماتا کہ ان پر اپنے احسان داغدار کرے۔

Scanned with OKEN Scanner

(۳۳) حضرت ابو بکر محمد بن عمر الحکیم، وراق رحمہ اللہ

اصل میں آپ ''ترمذ'' سے تعلق رکھتے تھے اور بلخ میں رہائش کر لی تھی' حضرت احمد بن خضرویہ سے ملے تھے اور ان کی صحبت میں رہے نیز آپ حضرت محمد بن سعد بن ابراہیم زاہد اور حضرت محمد بن عمر بن خشنام بلخی کی صحبت میں رہے۔

ریاضی' معاملات اور آداب میں آپ کی کتابیں مشہور ہیں۔ آپ حدیث کے بھی راوی تھے۔ چنانچہ حضرت محمد بن محمد بن حاتم کے مطابق حضرت محمد بن عمر وراق بلخی رحمہ اللہ نے ''درب النسوہ'' میں حضرت ابو عمران موسیٰ بن حزام سے' انہوں نے ابو اسامہ سے' انہوں نے حضرت عمر بن حمزہ سے' انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابو سعید سے اور انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کے ہاں عظیم امانت ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے بھید کی بات کرے' وہ اس سے کرے اور پھر وہ اس کے راز کی بات آگے بتا دے۔ (میاں بیوی کی کچھ باہمی باتیں بتانے کے قابل نہیں ہوتیں)

- حضرت ابو بکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں: علماء' امراء اور قاری حضرات چنانچہ جب امراء بگڑیں تو روزگار خراب ہو جاتا ہے' علماء میں خرابی ہو تو عبادتوں کا نقصان ہوتا ہے اور جب قرآن کے قاری بگڑ جائیں تو لوگوں کے اخلاق میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔
- حضرت ابو بکر وراق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ کسی نعمت کا شکر یوں ہوتا ہے کہ احسان پر نظر رکھی جائے اور عزت و حرمت کی حفاظت کی جائے۔
- حضرت ابو بکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل کی چھ حالتیں ہوتی ہیں: زندگی و موت' تندرستی و بیماری' بیداری اور سونا۔

دل کی زندگی یہ ہے کہ ہدایت کی راہ پر ہو' گمراہ ہو جائے تو مرا ہوا شمار ہوتا ہے' اس کی تندرستی اسے پاکیزہ اور صاف رکھنے سے ہوتی ہے' اس میں کینہ ہو تو اسے بیمار سمجھا جاتا ہے' ذکر کر رہا ہوتا ہے تو یہ بیدار شمار ہوتا ہے اور

Scanned with OKEN Scanner

غافل ہو تو سویا ہوا گنا جاتا ہے اور پھر ان چھ میں سے ہر ایک کی کوئی نشانی ہوتی ہے' دل کی زندگی سے مراد یہ ہے کہ یہ کسی شے کی خواہش کرے گا اور ڈرے گا بھی جبکہ اس کی موت میں ایسے نہیں ہوتا' اس کی صحت کا مطلب یہ ہے کہ اس میں طاقت ہوگی اور لذت محسوس ہوگی جبکہ بیمار ہونے کی صورت میں ایسا نہیں ہوتا' پھر بیدار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ سنتا دیکھتا ہے جبکہ اس کی نیند میں یوں نہیں ہوتا۔

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے تھے: مخلوقات میں مشغول ہو جانا اور ان کے لئے سنورنا' احسان کے لئے پردہ بن جاتا ہے اور جو احسان کی پہچان نہیں کر سکتا وہ ذلیل ہونے کا مطلب کیا جانے؟
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقل مندوں کے ہاں بیٹھو تو ان کی پیروی کرو' زاہدوں کی خاطر مدارات کیا کرو اور احمقوں کے بارے میں صبر سے کام لو۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی شے سکھا دیجئے جو مجھے اللہ کے قریب کر دے اور یونہی لوگوں کے بھی قریب کر دے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اس اللہ سے کچھ مانگتے رہا کرو گے تو اللہ کے قریب ہو جاؤ گے لیکن اگر لوگوں کا قرب چاہتے ہو تو ان سے کچھ مانگا نہ کرو۔ (ابن ملقن)
- حضرت ابوبکر محمد بن عمر الحکیم وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص زہد اور فقہ کے علاوہ صرف علم پر بھروسہ رکھے تو وہ بے دین ہو جائے گا' جو فقہ اور کلام کو الگ کر کے صرف زہد پر بھروسہ کرے' بدعتی ہو جائے گا' جو زہد و کلام کو چھوڑ کر صرف فقہ کو اپنائے گا' فاسق و فاجر ہو جائے گا اور جو اِن سب کو اچھے طریقے سے بیان کرے گا' خلاصی پا جائے گا۔ (حلیہ)
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ کے پاس کوئی آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میں فلاں شخص سے ڈرتا ہوں' انہوں نے کہا: نہ ڈرا کرو کیونکہ جس سے تم ڈر رہے ہو' اس کا دل اس ذات کے ہاتھ میں ہے جس کے پاس جانا ہے۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ نے اپنے ایک دوست کو کچھ لکھا' تحریر یہ تھی: دنیا کا سکھ چین' آخرت کی تکلیفیں جھیلنے تک لے جاتا ہے' حق تعالیٰ کی وجہ سے دنیا میں تھکاوٹ پر آخرت کا ثواب ملے گا'

خواہشوں کو چھوڑنے والا ہی خواہشوں کو درست کرتا ہے اور خواہشوں کو درست کرنے والا ہی خواہشیں چھوڑتا ہے۔ والسلام

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک عارف کا ادب کرنا اتنا ضروری ہے جیسے ابتدائی صوفی کیلئے توبہ ضروری ہے۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ فاجر و فاسق کی طرف سے عاجزی کا اظہار' اطاعت کرنے والوں کے قہر کے مقابلے میں افضل ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر طمع سے پوچھا جائے کہ تمہارا باپ کون ہے؟ تو وہ کہے گا جس کام پر قدرت ہے' اس میں شک کرنا اس کا باپ ہوتا ہے' اگر اسے کہا جائے کہ تمہارا کاروبار کیا ہے؟ تو یہ کہے گا' ذلت کمانا اور اگر پوچھا جائے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ تو کہے گا: محروم ہو جانا۔ (حلیہ)
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں ہر شخص کی چار حالتیں ہوتی ہیں: یا تو اس پر رحم ہوتا ہو گا' یا اس سے دھوکا' یا اسے سزا ہوگی' یا پھر اسے مجبور کیا جائے گا۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صحیح طور پر اللہ کی پہچان کر لیتا ہے تو وہ ڈرا ڈرا اور ہیبت زدہ ہوگا۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عام لوگوں کا حال یہ ہونا چاہئے کہ ان کے دل سلامت ہوں' اعمال اچھے ہوں اور زبانیں پاکیزہ ہوں اور اگر ان میں یہ چیزیں نہیں ہونگی تو یہ عوام نہیں بلکہ نرا شور ہونگے۔
- حضرت ابوبکر محمد بن عمر الحکیم وراق رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جب عام لوگ بگڑ جائیں تو اصلاح کے کام کرنے والے بھی گناہ کریں گے' ظالم حکمران' انصاف کرنے والے اہلکاروں پر غالب آ جائیں گے اور مسلمانوں پر کافروں کا غلبہ ہوگا۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے تھے: خاص لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے دلوں میں سمجھ موجود ہو' اخلاق و عادات اچھے ہوں' یہ لوگ امام کا درجہ رکھتے تھے' لوگوں کو بھلائی کے کام کرنے کو کہتے' وہ بادشاہ کو

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی ہدایت کرتے' علماء کو سچی خبر دینے کو کہتے۔ علماء ظاہری امور کا دھیان رکھتے ہیں' اور اگر وہ کام نہ کریں تو جھوٹ باندھا کریں گے اور جب یہ خاص لوگ بگڑ جائیں گے تو جھوٹے لوگ' سچے لوگوں پر غالب آئیں گے' کاہن لوگ یقین والوں پر اور وسوسے ڈالنے والے لوگ' مخلص لوگوں پر غالب آ جائیں گے۔

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خواہش غالب ہو جانے کی اصل یہ ہے کہ ایسے شخص میں گناہ پیدا ہوگا' جب خواہش بڑھے گی' دل پر تاریکی آئے گی' جب دل تاریک ہوگا' سینہ میں تنگی پیدا ہوگی' سینہ میں تنگی ہوگی تو اخلاق گندے ہونگے' جب اس کے اخلاق خراب ہوں گے تو لوگ اسے برا جانیں گے' لوگ اسے برا جانیں گے تو وہ بھی جانے گا' وہ ان پر ناراض ہوگا تو ان پر ظلم کرے گا اور ایسی صورت میں وہ شیطان بنا ہوگا۔

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حکماء' نبیوں کے بعد کا درجہ رکھتے ہیں کیونکہ نبوت کے بعد حکمت ہی کا نمبر آتا ہے' حکمت کا مفہوم ہوتا ہے: مضبوط کام کرنا اور حکمت کی علامتوں میں سے پہلی علامت مسلسل چپ رہنا ہوتا ہے اور صرف ضرورت کا کام کرنا ہوتا ہے۔

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر تم دنیا میں رہنا چاہتے ہو تو حکمران کے پاس بیٹھنے سے گریز رکھو' اپنی زندگی چاہتے ہو تو بادشاہوں سے دور رہو' ملک باقی رکھنا ہے تو مالداروں سے دور رہو' مخلوق کو باقی رکھنا ہے تو کمینوں سے بچو' مال کی حفاظت چاہتے ہو تو فقراء سے دور رہو' ایمان واسلام بچانا ہے تو علماء (سُوء) سے بچو اور اگر اپنی عزت وفضیلت چاہتے ہو تو بھائیوں کی مخالفت نہ کرو۔

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے کہ مومن کی علامتیں چار ہوتی ہیں: وہ صرف ذکر کرتے وقت بولتا ہے' چپ کے وقت غور وفکر کر رہا ہوتا ہے' کسی چیز کو دیکھتا ہے تو اس سے نصیحت کیلئے اور کام کرتا ہے تو نیکی کا کرتا ہے۔

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مخالفت' دشمنی بڑھاتی ہے اور دشمنی سے بلائیں اُترتی ہیں۔

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: بندہ اس وقت تک یقین کرنے والا نہیں بنتا جب تک اپنے

اور عرش سے زمین کی تہ تک کے درمیان پردوں کو عبور نہیں کر لیتا' جب تک وہ صرف اللہ تعالیٰ کا ارادہ نہیں کر لیتا اور ہر چیز کو چھوڑ کر صرف اللہ کو اولیت نہیں دیتا۔

- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس (خواہش) سے عشق کر لیتا ہے تو تکبر' حسد اور ذلت ورسوائی اس کے حصے میں آجاتی ہے۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھا کرو جو تمہاری اس خصلت پر تعریف کرتا ہے جو تجھ میں پائی نہیں جاتی یا جس پر تم عمل نہیں کر رہے ہو کیونکہ جب وہ تم سے ناراض ہو گا تو تمہاری وہ برائیاں نکالے گا جو تم میں موجود نہیں۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم زاہدوں کے راستوں پر چلنے کا نظارا دیکھنا چاہتے ہو تو پھر ریاست سے پوری محبت رکھو اور لوگوں میں باعزت ہو کر رہو۔
- حضرت ابوبکر وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یقین وہ نور ہوتا ہے جس کے ذریعے بندہ اپنے حالات میں راہنمائی حاصل کرتا ہے چنانچہ اس روشنی کے ذریعے وہ پرہیزگاروں کے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔

(۳۴) حضرت ابوسعید احمد بن عیسیٰ خرّاز رحمہ اللہ (م ۲۷۹ھ)

آپ اہل بغداد میں سے تھے' حضرت ذوالنون مصری' حضرت ابوعبداللہ نباجی' حضرت ابوعبید بسری نیز حضرت سری سقطی اور حضرت بشر بن حارث رحمہم اللہ کی صحبت میں بھی رہے۔

آپ صوفیہ کے امام تھے اور ان میں جلیل القدر شیخ کا مرتبہ رکھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے فناء اور بقاء کے بارے میں اپنے خیال بتائے۔ آپ کا وصال ۲۷۹ھ میں ہوا۔

1 آپ حدیث کی روایت کرتے ہیں چنانچہ حضرت علی بن محمد مصری فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید احمد بن

Scanned with OKEN Scanner

عیسیٰ خراز بغدادی صوفی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن ابراہیم غفاری‘ انہوں نے حضرت جابر بن سلیم‘ انہوں نے حضرت یحییٰ بن سعید‘ انہوں نے حضرت محمد بن ابراہیم‘ اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی‘ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بدخلقی ایک شامت ہوتی ہے اور جو تم میں سے بڑا بداخلاق ہوگا‘ وہ سب سے برا انسان ہوگا۔

❁ حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جلد ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کی زبان پر اپنا ذکر جاری کر دیا اور انہیں اپنا قریبی بنالیا اور نیک کام کرنے کی وجہ سے جلد ان کے جسموں پر انعام فرما دیا‘ ہر مخلوق سے انہیں زیادہ حصہ دیا چنانچہ ان کے بدنوں کو جنتیوں جیسا آرام دیا اور ان کی روحوں کو ربانی لوگوں جیسا سکون بخشا۔

ان کی زبانیں دو ہوتی ہیں‘ ایک زبان تو اندر باطن میں ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ اللہ کی بنائی چیزوں میں اس کی کاریگری دیکھتا ہے اور ایک ظاہری زبان ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ انہیں مخلوق کا علم سکھاتا ہے چنانچہ ان کی ظاہر والی زبان ان کے جسموں سے کلام کرتی ہے جبکہ باطنی زبان ان کی روحوں سے راز و نیاز کرتی ہے۔

❁ حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ سے ''اُنس'' کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا ہوتا ہے؟ تو فرمایا: انس یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے قرب کی وجہ سے دلوں کو خوشی حاصل ہو‘ اسی قرب کی وجہ سے اسے راہنمائی ملتی ہے‘ خوف سے نجات ملتی ہے‘ ہر ماتحت شے سے دلوں کو اللہ کی معافی یہ ہے کہ اس کی طرف اشارہ کرے اور وہ اشارہ کرنے والا بن جائے کیونکہ دل اسی اللہ سے انعام لیتے ہیں اور کسی دوسرے کا ظلم نہیں سہتے۔

❁ حضرت ابوبکر رازی رحمہ اللہ کے مطابق حضرت ابوبکر زقاق بتاتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ سوئے ہوئے تھے‘ بیدار ہوئے اور فرمایا: جو کچھ مجھے اس نیند میں دکھائی دیا ہے‘ لکھ لو: اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ پر علم کو دلیل بنایا ہے تاکہ اس کی پہچان کرے‘ حکمت و دانائی کو اپنی طرف سے ان پر رحمت بنایا ہے کہ دل بہلائے چنانچہ علم‘ اللہ کی طرف راہنما ہے اور معرفت بھی راہنمائی کرتی ہے‘ علم کے ذریعے معلومات کا پتہ چلتا ہے اور معرفت کے ذریعے پہچان ہوتی ہے‘ علم میں سیکھنا ہوتا ہے‘ معرفت میں

Scanned with OKEN Scanner

پہچان ہوتی ہے' معرفت تو اللہ کی تعریف سے بنتی ہے اور علم کا پتہ مخلوق کی تعریف سے چلتا ہے اور باقی فائدے بعد میں شروع ہوتے ہیں۔

- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''نفس'' کو یوں سمجھو جیسے کھڑا ہوا صاف و پاکیزہ پانی ہوتا ہے کہ اگر تم اسے ہلا دو تو اس کے نیچے کی میل وغیرہ دکھائی دینے لگے گی' نفس کی صورت بھی یہی ہوتی ہے کہ اس میں سے بھی فاقہ' مشکلات اور ڈر ظاہر ہوا کرتا ہے اور جو شخص اپنے آپ کو نہیں پہچان سکتا وہ اللہ کو کیسے پہچانے گا؟

- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ سے رسول اکرم ﷺ کے فرمان: دلوں کو اسی کی محبت کی خاطر پیدا کیا گیا ہے جس نے انہیں خوب بنایا ہے۔'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تھا: ''جو شخص غیر اللہ میں حسن نہیں دیکھا کرتا تو مکمل طور پر اس اللہ کی طرف کیسے جھکاؤ نہیں کرے گا۔''

- حضرت ابوسعید احمد خراز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ باطن میں ہونے والی ہر وہ چیز جو ظاہر کے خلاف ہو' باطل ہوتی ہے۔

- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آنکھ ایک ہے تو جس حال میں بھی تیری طرف رنگ بدلے' اس میں جاری رہو کیونکہ تبدیلی تو تمہاری طرف سے ہے' اللہ کی آنکھ تبدیل نہیں ہوتی۔

- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عارف لوگوں کے ہاں کئی خزانے ہوتے ہیں جنہیں انہوں نے عجیب وغریب علموں اور خبروں میں ڈال رکھا ہو: ہے' وہ ان میں ابدی زبان سے بات کرتے ہیں اور ازلی زبان میں انہیں بیان کرتے ہیں۔ (خدائی زبان بولتے ہیں)

- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی حفاظت میں نہ لیتا تو ان کی حالت بھی وہی ہوتی جو پہاڑ کی ہوئی تھی۔

- حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے خواب میں ابلیس کو دیکھا کہ مجھے دیکھ کر ایک طرف کو جانے لگا' میں نے کہا: ادھر آؤ! تو اس نے کہا: میں تمہارا کیا بگاڑ سکتا ہوں کیونکہ تم نے دلوں سے وہ کچھ نکال پھینکا ہے جس کی بناء پر میں لوگوں سے دھوکا کرتا ہوں۔ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ تو اس نے

جواب دیا کہ وہ دنیا ہے اور جب وہ پیچھے مڑنے لگا تو میری طرف دیکھتے ہوئے کہا: ہاں ایک داؤ میرے پاس ضرور ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ کہنے لگا: لڑکوں کی صحبت۔

حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بہت کم صوفی ملیں گے جو اس سے بچ سکے ہوں۔

حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عاشق کئی حیلے بہانوں سے اپنے محبوب کو تلاش کرتا ہے تاہم اسے کئی بھی چیز سے چین نہیں ملتا' وہ اس کے پیچھے جاتا اور اس کی خبر رکھتا ہے اور پھر یہ شعر پڑھے:

''میں محبوبہ کے بارے میں تم سے پوچھتا ہوں تو کیا کوئی مجھے بتا سکتا ہے؟ کیونکہ جب سے اس کا گھر دور ہو گیا ہے' مجھے اس کا کچھ پتہ نہیں چلا۔

اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ اس کے گھر والوں کے خیمے کہاں ہیں اور جاتے وقت انہوں نے کون سے شہر میں جانے کا ارادہ کیا ہے تو میں خوشبو سونگھتا ہوا اس کے پیچھے چلا جاتا خواہ راستہ میں کئی مشکلات ہوتیں۔''

۳۵ حضرت ابوالحسن علی بن سہل بن ازہر اصفہانی رحمہ اللہ

آپ اصفہان کے قدیم مشائخ سے تعلق رکھتے تھے' حضرت جنید رحمہ اللہ سے خط و کتابت ہوا کرتی کیوں کہ زمانہ ایک ہی تھا۔

حضرت عمرو بن عثمان مکی نے اپنے قرض کی وجہ سے ان کے پاس مکہ جانے کا ارادہ کیا چنانچہ انہوں نے مکہ میں ہُنڈی والوں کو لکھا لیکن آپ کو معلوم نہ ہونے دیا' یہ تیس ہزار درہم تھا۔ آپ حضرت محمد بن یوسف بن معدان رحمہ اللہ کی شاگردی میں رہے نیز حضرت ابوتراب نخشبی رحمہ اللہ سے بھی ملے تھے۔

حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبادتوں کی طرف شوق سے جانا اس بات کی علامت

Scanned with OKEN Scanner

ہے کہ ایسے شخص کو توفیق مل گئی ہے پھر مخالفت سے باز آنا' اس بات کی علامت ہے کہ وہ شخص اچھی طرح رعایت کرتا ہے' بھیدوں کا دھیان رکھنا اس بات کی علامت ہے کہ وہ شخص بیدار ہے' دعووں کا اظہار کرنا بشری تکبر کی علامت ہے اور جو شخص شروع ہی سے اپنے ارادے صحیح نہیں رکھا کرتا تو آخرکار وہ صحیح سلامت نہیں رہا کرتا۔

- حضرت علی بن سہل بن ازہر اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ غافل لوگوں کا جینا اللہ کی بردباری اور حوصلے کی بدولت ہوتا ہے' ذکر کرنے والے اللہ کی رحمت میں جیتے ہیں' عارف لوگ اللہ کی مہربانی میں جیتے ہیں' صادق (سچے) لوگ اللہ کے قرب میں جیتے ہیں' محبّ (محبت والے) انسِ الٰہی میں جیتے ہیں اور اسی کے شوق میں زندگی گذارتے ہیں۔
- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ حضور' یقین سے افضل ہوتا ہے کیونکہ حضور میں بیٹھے رہنا ہوتا ہے جبکہ یقین میں خطرات ہوتے ہیں۔
- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے' وہ کسی اور شے سے سکون نہیں پاسکتا۔
- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام سے قیامت تک لوگ دل' دل کہتے رہیں گے تاہم میں ایسا شخص پسند کرتا ہوں جو مجھے یہ بتادے کہ دل ہوتا کیا ہے اور کسے کہتے ہیں لیکن ابھی تک مجھے ایسا شخص نہیں مل سکا۔
- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے ساتھ انس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تم مخلوق سے بیگانہ ہو جاؤ ہاں اللہ کے ولیوں سے انس ضرور رکھو کیونکہ ولیوں سے انس رکھنا یونہی ہے جیسے اللہ سے انس رکھا۔
- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احمق شخص کی طرف سے اس بات کا دھوکا نہ کھانا کہ وہ بہت مرتبہ تمہاری طرف دیکھا کرتا ہے اور جھٹ پٹ جواب دیتا ہے۔
- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقل' روح سے مل کر' دونوں ہی آخرت کی طرف

بلاتے ہیں، خواہشاتِ نفسانیہ کی مخالفت کرتے ہیں اسی وجہ سے اسے روح کہا جاتا ہے۔

- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ اللہ سے محبت کرنے والا ہر شے سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔
- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں سمجھ آ جاتی ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا اور اہل دنیا سے منہ پھیر لیتا ہے کیونکہ جس کے دل میں جہالت ہوتی ہے اسے ملنے والی خوشی دائمی نہیں ہوتی اور پھر یہ شعر پڑھا:

"کاش میں مر جاتا اور پرسکون ہو جاتا کیونکہ جب بھی میں کہتا ہوں کہ اللہ کے قرب میں ہوں، الٹا دور ہی ہو جاتا ہوں۔"

- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے تھے: فقیہ (عالم شریعت) وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی طرف منسوب چیزوں کے ماتحت نہیں ہوتا۔
- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے کاموں پر پیدا ہو جانے والے غرور سے پناہ دے اور باطن میں موجود بھیدوں کے خرابی سے بھی بچائے۔
- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف نام ہے اللہ کے علاوہ ہر شے سے بیزار ہو جانا اور اس کے علاوہ ہر شے سے الگ تھلگ ہو جانا۔
- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عقل اور خواہش نفسانی ایک دوسرے کے مقابلے میں ہوتے ہیں، عقل کی امداد توفیق کرتی ہے اور خواہش نفس کے ساتھ ذلت و رسوائی ہوتی ہے جبکہ نفس ان دونوں کے درمیان ہوتا ہے چنانچہ ان دونوں میں سے جو بھی کامیاب ہوتا ہے تو یہ اس کے مقام پر ہوتا ہے۔
- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں مالداری کی تلاش کی تو اسے علم میں دیکھا، فخر کی تلاش کی تو وہ فقر میں نظر آیا، عافیت کو ڈھونڈا تو وہ زھد میں دکھائی دی، یہ چاہا کہ حساب و کتاب کم سے کم ہو تو یہ خاموشی میں ملا اور جب راحت و آرام کا پتہ پوچھا تو وہ بے اُمیدی میں دکھائی دیا۔
- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا تو پتہ چلا کہ انہیں ان کی بڑائی

Scanned with OKEN Scanner

نے گھیرے میں لے رکھا ہے اور وہ خوبصورت الفاظ میں گھیرے ہوئے ہیں' انہیں یہ دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملتا کہ اللہ ہی نے انہیں پیدا کر کے خصوصی طور پر عظمت دے رکھی ہے اور ان کی زبانوں سے توحید بیان ہوتی ہے۔

- حضرت علی بن سہل بن ازہر رحمہ اللہ سے توحید کی حقیقت پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ گمانوں کے قریب ہے لیکن حقیقی طور پر سمجھ آنے سے بہت ہی دور ہے' پھر یہ شعر پڑھا:

''میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: یہ دیکھو کہ یہ سورج ہے' اس کی روشنی کتنی قریب ہے لیکن اسے پکڑ لینا' بہت دور کی بات ہے۔''

(۳۶) حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن مسروق رحمہ اللہ (م ۲۹۹ھ)

آپ اہل طوس سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر بغداد میں آ گئے اور یہیں فوت ہوئے۔ آپ حضرت حارث بن اسد محاسبی' حضرت سری بن مغلس سقطی رحمہ اللہ' حضرت محمد بن منصور طوسی اور حضرت محمد بن حسین برجلانی رحمہم اللہ کی صحبت میں رہے۔

یہ قدیم صوفیہ کے مشائخ میں سے تھے اور جلیل القدر مقام پر فائز تھے۔ آپ کا وصال بغداد میں ہوا' یہ سال ۲۹۹ھ تھا۔

آپ نے حدیث کی روایت بھی کی چنانچہ حضرت ابومحمد' عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن شعرانی صوفی رحمہم اللہ نے حضرت ابوالعباس' احمد بن محمد بن مسروق طوسی رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت محمد بن حسین برجلانی' انہوں نے ابن لہیعہ' انہوں نے حضرت بکر بن سوادہ' انہوں نے حضرت زیاد بن نعیم' انہوں نے حضرت ورقاء بن عمرو حضرمی اور انہوں نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ نبی

Scanned with OKEN Scanner

کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھتے ہوئے یوں پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

تو اسے میری شفاعت ملے گی۔

- حضرت ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ توکل کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ دل کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا توکل کہلاتا ہے۔
- اسی سند کے ساتھ ہی توکل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا تھا: توکل' تمہارا اپنے ذمے پڑی چیز کی بناء پر اپنے فائدے کی چیز سے توجہ ہٹانا اور تمہارا اس چیز سے نکلنا ہے جو تمہارے ذمے اس شخص کیلئے ہے جس کیلئے اور جس کی طرف اس کا رجحان ہو۔
- حضرت ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: باطن کا ان چیزوں سے خالی ہونا جو ضروری ہیں اور ان سے تعلق رکھنا جو ضروری نہیں۔
- حضرت ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ سے رباعیاں سننے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے دل طبیعت کے لحاظ سے عبادتوں کی محبت نہیں رکھتے' ایک بوجھ کے طور پر محبت رکھتے ہیں جس کی وجہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اگر ہم نے انہیں سننے کی رخصت دیتے ہوئے جائز قرار دے دیا تو دل رخصتوں کی طرف جھکاؤ کر لیں گے' میں تو رباعیاں سننے کے بارے میں انہیں اجازت دینے کے حق میں ہوں جو ظاہر و باطن میں درست ہوں' حال مضبوط ہو اور ان کا علم پورا ہو۔
- حضرت ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ سے حضرت جعفر خلدی نے ''عقل'' کے بارے میں ایک سوال پوچھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے ابو محمد رحمہ اللہ! جو شخص اپنی عقل کے ذریعے' اپنی عقل سے' اپنی عقل کے فائدے کے لئے بچاؤ نہ کرے تو وہ اپنی عقل ہی کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا ہے۔
- حضرت ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ سے زاھد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: زاھد وہ شخص ہوتا ہے جو اس حالت میں ہو کہ اللہ کے ہوتے ہوئے کوئی سبب اور بہانہ اس کا مالک نہ بنے۔
- حضرت ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ کی معرفت آ جانے پر' باطل میں غور کرنا

دل سے نکل جاتا ہے۔

- حضرت ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ فرماتے تھے: حال کا علم رکھنا یقین کے بہت قریب ہوتا ہے جبکہ قیام کا علم ایسا نہیں ہوتا' یہ بہت اعلیٰ اور اشرف ہوتا ہے۔
- حضرت ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ فرماتے تھے: کہ جسے اللہ تعالیٰ ادب سکھا دے' اس سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا۔
- حضرت ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص دل میں کھٹکوں کے وقت اللہ تعالیٰ کو دل میں سمائے رکھے' اللہ تعالیٰ اسے اس کے اعضاء کی حرکتوں سے بچائے گا۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو بیگانہ قرار دے رکھا ہے تاکہ اطاعت کرنے والوں کا انس صرف اللہ تعالیٰ سے رہے۔
- حضرت ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جنید رحمہ اللہ کے ہمراہ بغداد کے کسی راستے میں جا رہا تھا کہ یکایک ایک گویا نظر آیا جو یہ شعر پڑھ رہا تھا:

"وہ گھر جنہیں تو چاہتا اور پسند کیا کرتا تھا' کچھ دنوں کیلئے تھے جو گزر گئے۔"

یہ سن کر حضرت جنید رحمہ اللہ رو پڑے اور بہت روئے' پھر مجھ سے فرمایا: اے ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ! الفت و محبت کے گھر کتنے اچھے ہوتے ہیں جبکہ مخالفتوں کے مقامات کتنے بیگانے ہوتے ہیں' میں ارادت کے ابتدائی دنوں میں' تیزی اور مشکلات کے وقت وصول الی اللہ کی کوشش کرتا تھا اور آج جب وہ حالات نہیں ہیں تو گزرے ہوئے اوقات پر افسوس کرتا ہوں۔

- حضرت ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تم جب سے ماں کے پیٹ سے نکلے ہو' اپنی عمر برباد کر رہے ہو۔
- حضرت ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ ہی کا فرمان ہے کہ مومن کو ذکر الٰہی سے طاقت ملتی ہے جبکہ ایک منافق کو کھانے کی طاقت ہوتی ہے۔
- حضرت ابو العباس بن مسروق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص تقویٰ و پرہیزگاری میں قدم رکھ لے تو

دنیا سے منہ موڑنا اس کیلئے آسان ہو جاتا ہے۔

- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں: مسلمانوں کی عزت کے لائق چیزوں کی تعظیم کرنا ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی احترام والی چیزوں کی عزت کی جاتی ہے۔
- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا: تقویٰ یہ ہوتا ہے کہ تم دنیا کی رونق کی طرف نگاہ نہ اٹھاؤ اور نہ ہی دل میں اس کے بارے میں سوچو۔
- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی حق رہ جاتا ہے تو ایک عارف اکثر اس سے فکر میں رہتا ہے۔
- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ ہی نے فرما رکھا تھا: معرفت کو اگر درخت جان لیا جائے تو اسے سوچ بچار کا پانی دینا ہوتا ہے جبکہ غفلت کے درخت میں جہالت ہوا کرتی ہے' توبہ کے موقع پر شرمندگی ہونی چاہئے اور محبت کے لئے اتفاق' مراقبہ اور قربانی دینے کا جذبہ گویا پانی ہوتا ہے۔
- حضرت ابوالعباس احمد بن محمد مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جسے اللہ کے علاوہ کسی اور شے سے خوشی ملے تو اس خوشی پر غم حاصل ہوں گے اور جس کو اپنے ربّ کی خدمت میں انس نہیں ملتا تو انس میں بھی اسے بیگانگی محسوس ہوتی ہے۔
- حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تم معرفت حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو اور اس سے پہلے ارادت (مرید ہونے) کی منزلیں طے نہ کر لو گے تو جاہل ہو گے اور جب تم توبہ کے مقام کے صحیح ہونے سے پہلے ارادت تلاش کرنے چلو تو اس میں تم غافل شمار ہو گے۔
- حضرت ابن مخلد نے مجھے حضرت ابوالعباس بن مسروق رحمہ اللہ کیلئے یہ اشعار سنائے:

''وہ برا ہے یا اچھا' میں اسے پسند کرتا ہوں اور میں اپنے دل میں اس کے لئے وہی خواہش رکھتا ہوں جو اس کے دل میں ہے۔

چنانچہ کب تک مجھے اصل خوشی نہ مل سکے گی اور کب تک ایسا ہوتا رہے گا کہ تمہاری ناراضگی کے دن نہ گزر سکیں؟''

Scanned with OKEN Scanner

۳۷ حضرت ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل مغربی رحمہ اللہ (م ۲۷۹ھ)

آپ، حضرت ابراہیم خواص اور حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہما اللہ کے استاد تھے اور حضرت علی بن زرین رحمہ اللہ کی شاگردی میں رہے اور بقول بعض آپ نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی اور طورِ سینا پہاڑ پر فوت ہوئے، وہیں آپ کی قبر آپ کے استاذ کے قریب ہے۔ وصال ۲۷۹ھ میں ہوا اور کچھ کہتے ہیں کہ ۲۹۹ھ کو ہوا تھا اور انشاء اللہ صحیح یہی ہوگا۔

آپ نے حدیث کی روایت بھی کی چنانچہ حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ نے حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ، انہوں نے حضرت عمرو بن ابوغَیلان رحمہ اللہ، انہوں نے حضرت عبد الاعلیٰ بن حماد رحمہ اللہ، انہوں نے حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ، انہوں نے حضرت ثابت اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ایک شخص کسی بستی میں اپنے بھائی سے ملنے گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں نگرانی پر ایک فرشتہ مقرر کیا تھا، یہ جب ان کے پاس پہنچے تو فرشتے نے کہا: کہاں جا رہے ہو؟ آپ نے کہ میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ اس نے پوچھا: کیا تم پر اس کا کوئی احسان ہے جس کا حق ادا کرنے جا رہے ہو؟ آپ نے کہا: نہیں، میں تو اسے صرف رضاءِ الٰہی کے لئے ملنے جا رہا ہوں۔ اس پر فرشتے نے کہا: تو سن لو کہ میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے پیغام لے کر آ رہا ہوں کہ اللہ بھی تمہیں ویسے ہی محبت کرتا ہے جیسے تم اس کیلئے کرتے ہو۔

- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ابدال (ولیوں کی ایک قسم) شام میں ہوتے ہیں، نُجَباء یمن میں اور اَخْیار عراق میں ہوتے ہیں۔
- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دنیا سے الگ تھلگ ایک فقیر (خواہ وہ فضائل والا ذرہ بھر عمل بھی نہ کرے) ان عبادت گذاروں اور مجتہدین سے افضل ہوتا ہے جو دنیا سے تعلق رکھتے ہو۔
- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے دنیا سے زیادہ انصاف پسند نہیں دیکھا کیونکہ اگر تم اس کی خدمت کرو تو یہ بھی تمہاری خدمت کرتی ہے اور چھوڑ دو تو یہ بھی چھوڑ دیتی ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- اسی سند سے حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عملوں میں سب سے افضل عمل وہ ہوتے ہیں جو اللہ کی رضا میں کئے جائیں۔
- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے زیادہ فقیر وہ ہوتا ہے جو ایک غنی کیلئے چاپلوسی کرے اور اس کی تواضع کرے جبکہ سب لوگوں میں عزت والا وہ غنی ہوتا ہے جو ایک فقیر کے سامنے عاجزی کرے اور اس کی عزت کرے۔
- حضرت ابوعلی موصلی رحمہ اللہ نے حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ کیلئے یہ اشعار پڑھے تھے:

"اے وہ کہ ملنا گناہ سمجھتا ہے! میں کیا بہانہ بناؤں، میں نے بہت گناہ کئے ہیں۔
اگر تجھ سے محبت رکھنا میرا گناہ شمار ہوتا ہے تو میں اس سے توبہ نہیں کروں گا۔"

- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے ہاں خاص مقام رکھنے والے تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک گروہ وہ ہوتا ہے کہ انہیں آزمائش سے بچایا جاتا ہے تاکہ ان کا رونا دھونا ان کا صبر نہ اُڑے اور یوں وہ اللہ کے حکم کو ناپسند کرنے لگیں یا حکم پورے کرنے سے بدظن ہو جائیں۔ ایک گروہ وہ ہے کہ انہیں گنہگاروں کے ہاں بیٹھنے سے بچایا جاتا ہے تاکہ ان کے دلوں میں غم پیدا نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگوں کے دل عالم کو دیئے جاتے ہیں اور ایک گروہ لوگ ہوتے ہیں کہ ان پر مصیبتیں دھڑا دھڑ اُترتی ہیں، وہ صبر کرتے اور اللہ پر خوش رہتے ہیں، وہ ان کی وجہ سے اللہ کی محبت زیادہ کرنے لگتے ہیں اور اس کے حکم پر راضی ہوتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کے مسلسل انعام ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ظاہر اور باطن پر علم کے دروازے کھول دیتا ہے اور ان کا ذکر بلند کر دیتا ہے۔ (حلیہ)
- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص عبادت گذار ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے نزدیک اس میں کچھ کمی موجود ہو تو وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہوگا کیونکہ عبودیت اس کے لئے صحیح ہوتی ہے جو اپنے ارادے ختم کر دے اور اپنے آقا کا مقصد سامنے رکھے تو اس کا نام وہ ہوگا جس سے اسے بلایا گیا اور اس کی نعت و تعریف وہ ہوگی جس سے اس کی روح متصف کی گئی کہ جب اسے کسی نام سے بلایا

جائے تو عبد ہونے کا جواب دے، نہ ہی اس کا کوئی نام ہو اور نہ ہی نشان، وہ صرف اسے جواب دے جو اسے اس کے آقا کی عبودیت کے ساتھ بلائے۔

اس کے بعد حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ رو پڑے اور یہ شعر پڑھا:

''مجھے صرف ''اے اس کے بندے!'' کہہ کر ہی بلاؤ کیونکہ میرا سب سے سچا نام یہی ہے۔''

- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ نے فرمایا: خوش فقیر حضرات، اللہ کی زمین میں اس کے امانت دار ہوتے ہیں اور اللہ کے بندوں کیلئے اس کی دلیل ہوتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے مخلوق کی بلائیں دور ہوتی ہیں۔

- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ فقیر وہ شخص ہوتا ہے جو پوری کائنات میں کسی سہارے کیلئے نہیں جاتا، صرف یہ کرتا ہے کہ جس کا فقیر ہوتا ہے، اس کی بارگاہ میں گریہ زاری کرتا ہے تاکہ وہ اسے اپنی طرف سے ایسے بے پرواہ کر دے جیسے اس نے اسے اپنے فقیر بن جانے کی عزت دے رکھی ہے۔

- حضرت ابوعبداللہ مغربی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اس صوفی طبقے کے علاوہ کوئی اور سمجھ دار نہیں ہوتا اور جس کی اسے سمجھ آئی ہوتی ہے، اسی کے ذریعے جل جاتا ہے۔

(۳۸) حضرت ابوعلی حسن بن علی جوزجانی رحمہ اللہ

خراسان کے بڑے بڑے مشائخ میں سے تھے، ان کی تصنیفات مشہور ہیں۔ آپ نے آفات، ریاضات اور مجاہدات میں کلام کی ہے، کبھی آپ معرفت اور دانائی کے بارے میں کلام کرتے تھے۔

آپ حضرت محمد بن علی ترمذی اور حضرت محمد بن فضل کی شاگردی میں رہے، آپ کی عمر تقریباً انہی جتنی تھی۔

- حضرت ابوعلی حسن بن علی جوز جانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنیادی طور پر توحید میں تین چیزیں ہوتی ہیں خوف' اُمید اور محبت۔

زیادہ خوف تو بہت سے گناہوں کی وجہ سے اللہ کی طرف سے ڈانٹ پر ہوتا ہے' زیادہ امید نیکیاں کی وجہ سے اللہ کے وعدہ پر ہوتی ہے اور زیادہ محبت' کثرت سے ذکر کرنے پر ہوتی ہے جب انسان اللہ کے احسانات دیکھتا ہے چنانچہ خوف کرنے والا' بھاگ جانے سے سکون نہیں پاتا' امید رکھنے والے کو طلب سے چین نہیں پڑتا اور محبت کرنے والا محبوب کے ذکر سے فارغ نہیں ہوسکتا۔ اس سے پتہ چلا کہ خوف تو روشنی کرنے والی آگ ہے' اُمید' روشن کردینے والا نور ہے اور محبت نور ہی نور ہے۔ (حلیہ)

- حضرت ابوعلی جوز جانی رحمہ اللہ ''بخل'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کے صرف تین حرف ہیں' ایک تو باء ہے' اس سے مراد بلاء اور آزمائش ہے' خاء سے مراد خسران یعنی گھاٹا اور لام سے مراد لُوم یعنی ملامت اور برائی دینا ہے چنانچہ ایک بخیل شخص کے دل میں بھی بلاء اور آزمائش ہوتی ہے' وہ اپنی کوشش میں گھاٹا کھاتا ہے اور اپنے بخل کی وجہ سے برا بھلا کہلایا کرتا ہے۔

- حضرت ابوعلی حسن جوز جانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سَابِقُوْن وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کے قریب ہوتے ہیں اور انہیں عطیات دیئے جاتے ہیں اور بلند مقامات حاصل کرتے ہیں' یہ لوگ مخلوق میں اللہ کا علم رکھنے والے ہوتے ہیں' یہ اللہ کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے پہچاننے کا حق ہوتا ہے' نہایت خلوص سے اللہ کی عبادت کرتے ہیں' اللہ کی طرف ان کا رجحان' شوق اور محبت کے ساتھ ہوتا ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ۝ (ص:۴۷)

''اور بے شک وہ ہمارے نزدیک چنے ہوئے' پسندیدہ ہیں۔''

- حضرت ابوعلی جوز جانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بندہ جب نیک بخت ہوتا ہے تو اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اسے عبادت کرنے میں آسانی ہوتی ہے' اپنے کام سنت طریقے پر کرتا ہے' وہ درست کام کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا کرتا ہے' بھائیوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے' مخلوق سے اچھے طور پر

Scanned with OKEN Scanner

پیش آتا ہے' مسلمانوں کے کام آتا ہے اور اپنے وقت کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔

حضرت ابو علی جوز جانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ شخص نہایت بدبخت گنا جاتا ہے کہ اللہ نے اس کے جو گناہ چھپا رکھے ہوتے ہیں' انہیں ظاہر کرتا ہے۔

حضرت ابو علی جوز جانی رحمہ اللہ سے آپ کے کسی مرید نے پوچھا کہ اللہ کی طرف متوجہ ہو جانے کا راستہ کون سا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کئی راستے ہیں چنانچہ ان میں سب سے صحیح' پائیدار اور شبہ سے محفوظ طریقہ یہ ہے کہ اپنے قول' فعل اور پختہ ارادے سے وعدہ اور نیت کرتے وقت سنت رسول اللہ ﷺ کا خیال کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْاؕ (نور:۵۴)

''تو اگر رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے' راہ پاؤ گے۔''

اس پر مرید نے پوچھا کہ سنت پر چلنے کا طریقہ کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: بدعت کاموں سے کنارہ کرنا اور ان مسائل کی تابعداری کرنا جن پہلے دور کے اسلامی علماء عمل کرتے رہے' کلام اور اہل کلام کی مجلسوں میں جانے سے گریز کرنا اور بزرگوں کی پیروی اور فرمانبرداری کرتے رہنا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے یہی کچھ کرنے کا حکم فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ثُمَّ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًاؕ (نحل:۲۳)

''پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی کرو' جو ہر باطل سے الگ تھا۔''

حضرت ابو علی جوز جانی رحمہ اللہ سے حضرت ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ کے ان اقوال کے بارے میں پوچھا گیا جو ان کی طرف سے بیان کئے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا: اللہ ابو یزید پر رحم فرمائے' یہ ان کا حال تھا جس میں انہوں نے یوں فرمایا تھا' شاید انہوں نے یہ کلام حد درجہ غلبہ کی وجہ سے یا سکر کی حالت میں کیا تھا' ان کا کلام وہ جانیں یا وہ جنہوں نے اس پر کلام کی ہے' اسے بتانے والے پر حرج نہیں لہٰذا اے بھائی! تم سب سے پہلے اس بات کو لو جو انہوں نے مجاہدے کئے' ہر ایک سے تعلق توڑا اور اپنے معاملات چلاتے رہے' ادھر جانے کی ضرورت نہیں جہاں وہ ان مجاہدات کے بعد پہنچ گئے تھے' ان میں

سے اگر تمہارے پاس کوئی چیز پہنچ جائے تو اسے بتا دو کیونکہ وہ انہی کا کلام ہوگی کیونکہ ایسا کوئی بھی عقل مند نہیں جو ادنیٰ مقام تو ضائع کر دے اور اعلیٰ مقام کا دعویٰ کرتا پھرے۔

حضرت ابوعلی جوزجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پوری مخلوق غفلت کی وادیوں میں بھٹکتی پھر رہی ہے' صرف گمانوں پر بھروسہ کرتے ہیں لیکن ان کا خیال یہ ہے کہ حقیقت میں وہ انقلابی ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں' وہ مکاشفہ ہوتا ہے۔

۳۹ حضرت ابوالورد کے بیٹے حضرت محمد اور احمد رحمہما اللہ

یہ دونوں حضرات عراقی مشائخ میں سے بڑے عظمت والے تھے' دونوں ہی حضرت جنید رحمہ اللہ کے ہاں بیٹھنے والے اور ہمعصر تھے' حضرت سری سقطی' حضرت ابوالفتح خمال' حضرت حارث محاسبی اور حضرت بشر حافی رحمہم اللہ کے شاگرد تھے۔ پرہیزگاری میں دونوں کا طریقہ حضرت بشر حافی رحمہ اللہ سے ملتا جلتا تھا۔ ان میں سے حضرت محمد رحمہ اللہ نے حدیث کی روایت کی چنانچہ حضرت محمد بن ابوالورد رحمہ اللہ نے حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت معافی بن عمران رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت اسرائیل رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت مسلم رحمہ اللہ' انہوں نے حضرت حبہ اور انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم کچا تھوم کھا لیا کرو' اگر میرے پاس فرشتہ نے نہ آنا ہوتا تو میں بھی کھالیتا۔'' (تاریخ اصفہان)

حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن ابوالورد رحمہ اللہ سے سنا' آپ نے ''غفلت نہ رہے تو عبودیت بھی نہیں رہے گی'' کے بارے میں فرمایا کہ غفلت دو طرح کی ہوتی ہے' ایک رحمت بھری اور دوسری ناراضگی مول لینے والی' رہی وہ غفلت جو رحمت بنتی ہے تو اسے یوں سمجھو کہ اگر پردے اٹھا دیئے جائیں اور

Scanned with OKEN Scanner

لوگوں کو اللہ کی عظمت دکھائی دے تو وہ عبودیت سے رکنے نہ پائیں اور نہ ہی بھید کی حفاظت سے رکیں۔ رہی ناراضگی مول لینے والی غفلت تو یہ وہ غفلت ہوتی ہے کہ جس کے دوران انسان اللہ کی فرمانبرداری سے ہٹ کر گناہ میں پڑ جاتا ہے۔

- حضرت احمد بن ابو الورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے اولیاء کیلئے عظیم دستر خوان بچھا دیا جائے گا تاکہ وہ اس سے واقف ہو جائیں اور اللہ کے مشاہدے کا چھایا رعب ان سے ہٹا دیا جائے جبکہ مصیبت ودبدبہ کا دستر خوان دشمنوں کیلئے بچھا دیا جائے گا تاکہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے وحشت میں رہیں اور اوپر کی دنیا میں کوئی ایسی شے نہ دیکھ سکیں جس سے انہیں آرام ملے۔
- حضرت احمد بن ابو الورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صوفیہ پانچ چیزوں کی وجہ سے مرتبے پا گئے: اللہ کے دروازے پر پڑے رہے' اس کے حکموں کی مخالفت نہ کی' ہمیشہ خدمت میں لگے رہے' مصیبتوں پر صبر کیا اور اپنی عزت کی حفاظت کرتے رہے۔
- حضرت محمد بن ابو الورد رحمہ اللہ سے ''ولی'' کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ولی اسے کہتے ہیں جو اللہ کے دوستوں سے محبت رکھتا اور اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہو۔
- حضرت محمد بن ابو الورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کی روح اس دنیا کی محبت نہیں رکھتی تو زمین والے اس سے پیار رکھتے ہیں اور جس کا دل' دنیا سے محبت نہیں رکھتا' اس سے آسمان والے محبت کرتے ہیں۔
- حضرت احمد بن ابو الورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب کسی ولی میں تین چیزیں زیادہ فرماتا ہے تو اس کی وجہ سے تین چیزیں اور زیادہ ہو جاتی ہیں یعنی جب اس کا مرتبہ بڑھ جاتا ہے تو اس میں عاجزی بڑھ جاتی ہے' جب اس کے پاس مال زیادہ ہو جاتا ہے تو اس کی سخاوت بڑھ جاتی ہے اور جب اس کی عمر بڑھتی ہے تو اس کے مطابق اس کی اللہ کیلئے کوشش بھی بڑھ جاتی ہے۔
- حضرت محمد بن ابو الورد رحمہ اللہ سے جب اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا:

أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوْءُ عَمَلِهِ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۚ (فاطر: ۸)

''تو کیا وہ جس کی نگاہ میں اس کا برا کام آراستہ کیا گیا کہ اس نے اسے بھلا سمجھا' ہدایت والے

کی طرح ہو جائے گا؟''

آپ نے اس کی وضاحت میں فرمایا کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی برائی میں ہوتے ہوئے اپنے کو اچھا سمجھے۔

حضرت احمد بن ابو الورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ساری بادشاہی میں سے یہ ملک ایک کنارے پر معلوم ہوتا ہے۔

حضرت محمد بن ابوالورد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دنیا ایسے شخص کے سامنے ڈالی جاتی ہے جو اسے چاہتا ہے جبکہ دنیا سے منہ پھیرنا اور اس کا دھیان کرنے والے سے منہ پھیرنا' سمجھداروں کا کام ہے۔

حضرت احمد بن ابوالورد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فقر کی حالت میں فقیر کیلئے یہ بھی ادب شمار ہوتا ہے کہ اس شخص کو بے ملامت نہ کرے جو دنیا کا طالب ہے' بلکہ اس پر مہربانی اور شفقت کرے' اس کے دعا کرے تاکہ اسے دنیا کی تھکاوٹ سے آرام پہنچا سکے۔

حضرت محمد بن ابوالورد رحمہ اللہ کہتے ہین: حضرت بشر بن حارث رحمہ اللہ نے بتایا کہ میں حضرت عیسیٰ بن یونس کے ہاں پیدل پہنچا' انہوں نے میری عزت کی اور قریب کر لیا پھر فرمایا: کیسے آنا ہوا؟ تو میں نے کہا: میں چاہتا تھا کہ آپ سے ملاقات کروں تاکہ زیارت کر سکوں۔

اس پر وہ رونے لگے اور کہا: اے بھائی! میں کون ہوں؟ میں بھی کوئی دیکھنے کے لائق ہوں؟ پھر کہنے لگے کہ کچھ پوچھنا ہے تو بتایئے' کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: مجھے وہ حدیث بتایئے جسے حضرت عبداللہ بن عراک بن مالک اور وہ جسے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے؟

حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ نے کہا' ہاں سنئے: حضرت عبداللہ بن عراک بن مالک رحمہ اللہ نے اپنے والد اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رض اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو اپنے غلام اور گھوڑے کا صدقہ نہیں دینا ہوتا۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ نے کہا: مجھے حضرت عمرو بن عبید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ

Scanned with OKEN Scanner

تعالی عنہ اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا عورتوں پر بھی جہاد لازم ہے؟ تو فرمایا: ہاں! یہ جہاد لڑائی کے علاوہ ہے یعنی حج وعمرہ کیا کریں۔

(۴۰) حضرت ابوعبداللہ سنجری رحمہ اللہ

آپ حضرت ابوحفص رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے، خراسان کے بڑے مشائخ میں شمار ہوتے تھے، صرف اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے آپ نے کئی بار جنگلوں کا سفر کیا۔

- حضرت عبداللہ سنجری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس کا علم پاکیزہ نہیں، اس کے کام پاکیزہ نہ ہوں گے، جس کے کام پاکیزہ نہیں، اس کا بدن پاکیزہ نہیں، جس کا بدن پاکیزہ نہیں، اس کا دل پاکیزہ نہیں، جس کا دل پاکیزہ نہیں، اس کی نیت پاکیزہ نہیں جبکہ سارے معاملات کا دارومدار تو نیت ہی پر ہوتا ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبرت، اسے کہتے ہیں کہ تم ہر حاضر کو غائب کردو اور فکر اسے کہتے ہیں تم ہر غائب کو حاضر کردو۔
- حضرت دادجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوعبداللہ سنجری رحمہ اللہ کے پاس گیا اور کہا کہ میرے پاس دینار ہیں، میں آپ کو دینا چاہتا ہوں، کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: اگر آپ مجھے دیدیں گے تو یہ آپ کیلئے بہتر ہوگا اور نہیں دیں گے تو میرے لئے بہتر ہوگا، آگے آپ خود سوچ سکتے ہیں۔
- میرے دادا فرماتے تھے کہ حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اولیاء کی تین نشانیاں ہوتی ہیں: بلند ہوتے ہوئے عاجزی کرنا، مالدار ہوکر زھد کرنا اور طاقت کے باوجود انصاف سے کام لینا۔
- حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر ایسا واعظ کہ جس کی محفل میں غنی، فقیر ہوکر نہ جائے اور فقیر،

Scanned with OKEN Scanner

مالدار ہو کر نہ جائے تو وہ واعظ ہی نہیں۔

- حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ شخص بہت برا شمار ہوتا ہے جو اپنے دل اور اعضاء کے ساتھ بے فرمانی کرتا ہے اور اپنی زبان سے عذر کرے بغیر اس کے کہ پہلے دور کی طرف دیکھے۔
- حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ مریدین کے لئے سب سے مفید چیز، صالحین کے ساتھ بیٹھنا اور ان کے اخلاق، افعال اور عادات اپنانا ہوتی ہے، یونہی ان کے لئے یہ بھی مفید ہے کہ قبروں کی زیارت کیا کریں اور مسلمان ساتھیوں کی خدمت کیا کریں۔
- حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ تم اس وقت تک کسی کو گنہگار ہونے کا طعنہ نہ دو جب تک تمہیں یقین نہ ہو جائے کہ تمہارے اپنے گناہ بخشے جا چکے ہیں۔
- حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ آپ گودڑی کیوں نہیں پہنتے؟ آپ نے فرمایا: یہ تو منافقوں کا کام ہے کہ تم لباس تو جوانوں (صوفیہ) والا پہنو لیکن ''فتوت'' کا بوجھ اٹھانے والوں میں شمولیت نہ کرو، جوانوں کا لباس وہی شخص پہنا کرتا ہے جو فتوت (مردانگی) کا بوجھ اٹھانے کی ہمت رکھے۔

اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ ''فتوت'' کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: فتوت یہ ہے کہ تم لوگوں کا عذر دیکھو اور اپنی کوتاہی پر نظر کرو، ان کے مکمل کام دیکھو اور اپنا نقصان دیکھو، پھر سب لوگوں پر شفقت کرو، خواہ وہ نیک ہوں یا بد اور پھر مکمل فتوت یہ ہوتی ہے کہ مخلوق تمہیں اللہ تعالیٰ سے ہٹا نہ سکے۔

اَلطَّبقَةُ الثَّالِثَةُ

ائمہ صوفیہ کا تیسرا طبقہ

(۴۱) حضرت ابومحمد احمد بن ابوالحسین محمد بن حسین جریری رحمہ اللہ (م ۳۱۱ھ)

میں نے حضرت عبداللہ بن علی طوسی سے سنا تھا کہ حضرت ابوبکر محمد بن داؤد دقی نے آپ کا نام یونہی بتایا۔

حضرت عبداللہ بن احمد بغدادی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسن سیروانی رحمہ اللہ سے سنا' انہوں نے بتایا کہ حضرت جریری رحمہ اللہ کا نام حسن بن محمد تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام عبداللہ بن یحییٰ تھا جو صحیح نہیں۔

آپ حضرت جنید رحمہ اللہ کے بڑے شاگردوں میں سے تھے نیز آپ حضرت سہل بن عبداللہ تستری کی صحبت میں بھی رہے' آپ صوفیہ کے مشائخ عالموں میں شمار ہوتے۔ آپ چونکہ اپنے حال میں مکمل اور صاحب علم تھے لہٰذا حضرت جنید رحمہ اللہ کے بعد ان کی سجادگی پر آپ ہی کو بٹھایا گیا۔ ۳۱۱ھ کو وصال ہوا۔ آپ نے حدیث کی

روایت بھی کی چنانچہ حضرت احمد بن نصر بن علی قزوینی کے مطابق حضرت ابومحمد جریری صوفی رحمہ اللہ نے حضرت احمد بن محمد بن شاکر رحمہ اللہ انہوں نے حضرت نصر بن علی رحمہ اللہ انہوں نے حضرت عبدالاعلیٰ رحمہ اللہ انہوں نے حضرت عبیداللہ بن عمر رحمہ اللہ انہوں نے حضرت نافع اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے البتہ پہلی یا آخری بار مٹی سے صاف کرے۔ (مسلم)

- حضرت احمد بن محمد بن شاکر کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ مسجد میں حضرت ابراہیم بن ارومہ اصبہانی موجود تھے انہوں نے حضرت نصر بن علی سے کہا: اے ابا عمرو! یہ حدیث بیان نہ کرو کیونکہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے نہیں معلوم کہ یہ حدیث ہے بھی کہ نہیں۔

حضرت ابو الطیب عکی رحمہ اللہ کے مطابق حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علم انقطاع (دنیا سے دوری) حاصل کرنے میں جلدی کرنا وسیلہ ہے گر پڑنے کی حد پر ٹھہر جانا نجات ہے اللہ کے قرب سے پناہ کیلئے بھاگنا وصال ہے اور اس کی ابتداء آپ نے جواب کو ذخیرہ کر لیا۔ (پھر فرمایا) تلطف اور مہربانی یہ ہے کہ خطاب سننے پر اس کی بنیادی چیزوں کو لازمی قبول کرے برائی یہ ہے کہ انسان اس علم کے فوت ہونے کا خوف کرے جس میں فصاحت پائی جاتی ہے کان میں سے زائد کو حاصل کرنے کیلئے کان دھرنا دوری ہے ملاقات کے وقت چومنا جرأت ہے اور اُنس کے موقع پر خوشی ظاہر کرنا دھوکا ہوتا ہے۔

- حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا مجھے کوئی کہہ رہا تھا کہ ہر شے کا اللہ پر کوئی حق ہوتا ہے اور حکمت کا حق اللہ کے ہاں سب سے بڑا ہے چنانچہ جو شخص نااہل کے پاس حکمت کی بات کرے اللہ اس سے اس کے حق کے بارے میں پوچھے گا اور جسے وہ پوچھے گا وہ ناراضگی میں ہوگا۔

- حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ سے قراء کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: قاری وہ ہوتا ہے جو آخرت کا دھیان کرے اور اس کیلئے کوشش کرے دنیا سے منہ موڑے اور اس میں مصروف ہونے سے رُک جائے۔

- حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ بندے کے سر سے معاملات کا بوجھ کب گرتا ہے؟ آپ

نے فرمایا: بڑا افسوس ہے اس کی تو ضرورت ہے اور اسی کے دوران وہ گر جائے گا۔ (حلیہ)

- حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تین چیزیں اللہ کی طرف راہنمائی کرتی ہیں: اس کی ظاہری حکمرانی، اس کا ملک کو تدبیر سے چلانا اور اس کی وہ کلام جس سے ہر کام ہونا ہوتا ہے۔ (حلیہ)

- حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس پر نفس کا غلبہ ہو جائے تو وہ خواہشات کے بارے میں قیدی شمار ہوگا، خواہشات میں گھرا ہوگا، اللہ اس کے دل پر فائدے حرام کر دیتا ہے تو وہ اللہ کی کلام سے لذت حاصل نہیں کرتا اور نہ اسے اس کی مٹھاس محسوس ہوتی ہے خواہ کتنا ہی زبان پر اسے لاتا رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

سَأَصْرِفُ عَنْ اٰيَاتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ○ (اعراف:۱۴۶)

''اور میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔''

یعنی وہ اسے سمجھ نہیں پائیں گے اور نہ اس کی لذت محسوس کریں گے کیونکہ وہ اپنے نفس، مخلوق اور دنیا کی وجہ سے تکبر میں ہوں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے یہ بات نکال دے گا کہ اس کا فرمان سمجھیں، وہ اپنی کلام سمجھنے کی راہ ہی ان پر بند کر دے گا، وہ ان کی وعظ و نصیحت سننے کی صلاحیت چھین لے گا کہ اپنی عقل اور رائے سے کام لیتے پھریں چنانچہ وہ حق کی راہ پہچان نہیں سکیں گے اور نہ ہی اس کے راستے پر چلیں گے۔

- حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ دینوں کا قیام، ایمان کا دائمی ہونا اور بدنوں کی تندرستی تین کام کرنے سے ممکن ہے۔ اکتفاء (ضرورت پوری کرنا)، خوف خدا کرنا اور بچنا چنانچہ جو اللہ کو ہر کام میں کافی سمجھتا ہے، اس کا باطن درست ہو جاتا ہے، جو اس سے پرہیز کرے جس سے اللہ نے روکا ہے تو اس کی سیرت درست ہو جاتی ہے اور جو اس چیز سے بچتا ہے جو اس کے موافق نہیں تو اس کی طبیعت خوش ہو جاتی ہے چنانچہ اللہ کو کافی سمجھ لینے کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان کی معرفت صحیح ہو جاتی ہے، اللہ سے خوف کی بناء پر اخلاق سنور جاتے ہیں اور ناموافق چیزوں سے بچتے رہنے کی بناء پر طبیعت میں یکسانیت آ جاتی ہے۔

- حضرت ابو محمد جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عام لوگوں کا کام دعا کرنا ہوتا ہے، درمیانے درجے کے لوگوں کی پہنچ دعا تک ہوتی ہے اور عارفوں کا کام ذکر کرنا ہوتا ہے۔

- حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص کے خیال میں یہ آئے کہ اس کا کوئی عمل‘ کسی اعلیٰ و ادنیٰ مقصد تک پہنچا دے گا تو وہ اپنے راستے سے گمراہ ہو چکا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ”کسی بھی شخص کو اس کا عمل بچا نہیں سکتا۔“ چنانچہ جو چیز خوف دلانے والے سے نجات نہیں پاتی‘ وہ کسی مقصد تک پہنچائے گی؟ اور جس کا اللہ کے فضل پر بھروسہ ہوگا‘ مقصد تک پہنچنے کی اُمید اسی کی ہوگی۔ (حلیہ)
- حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارا ذکر اس وقت تک تمہارے پاس بند ہوگا جب تک اللہ کے ذکر سے نہ مل سکے کیونکہ وہاں اسے عظمت ملے گی اور نقصان سے محفوظ ہوگا چنانچہ جو چیز قدیم وقت میں حادث کے ساتھ ملی‘ وہ ختم ہوگئی اور اصل رہ گیا‘ اس کی شاخیں ایسے ختم ہوئیں جیسے تھی ہی نہیں۔
- حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اصول اس وقت دکھائی دیتے ہیں جب فروع کا استعمال ہوتا ہے‘ فروع کو صحیح کرنے کے لئے اصول کے مقابلے میں لایا جاتا ہے اور اصول کے مشاہدہ کے مقام تک پہنچنا صرف اس صورت میں ممکن ہے جب ان درمیانی واسطوں اور فروع کی عظمت تسلیم کی جائے۔
- حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ سے امید لگانا‘ زاھدوں کا کام ہے اور اس سے خوف کھانا مردوں (صوفیہ مشائخ) کا کام ہے۔
- حضرت ابوبکر محمد بن عبداللہ طبری رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابومحمد بن ابوالحسین جریری رحمہ اللہ کو بتایا کہ میں اُنس کے بچھونے پر تھا‘ میرے لئے بَسط (کشادگی) کا راستہ کھولا گیا‘ میں پھسل گیا اور اپنے اصل مقام سے پردے میں چلا گیا‘ چنانچہ اللہ تک پہنچنے کی راہ کیسے ملے گی‘ کوئی ایسا طریقہ بتائیے کہ میں اپنے پہلے مقام پر پہنچ جاؤں۔

یہ سن کر حضرت ابومحمد جریری رحمہ اللہ رو پڑے اور فرمایا: اے بھائی! یہاں سب لوگ ہی اللہ کے قہر و رعب میں ہوتے ہیں لیکن میں تمہیں کچھ ایسے شعر بتاتا ہوں جن میں تمہارے سوال کا جواب ملے گا:

”ان گھروں کے پاس ٹھہر جاؤ کیونکہ یہ ان لوگوں کی نشانی ہیں‘ یہاں دوست‘ بڑی حسرت اور شوق سے رویا کرتے ہیں۔

میں بڑے عرصے سے یہاں کھڑا ہوا کہ یہاں کے لوگوں کے بارے کوئی خبر دینے والا‘ سچا

اور مہربان ملے۔

چنانچہ مجھے دل نے جواب دیا ہے کہ تم اپنے پیاروں سے جدا ہو چکے ہو اب ملاقات مشکل ہے۔"

۴۴ حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء الادمی رحمہ اللہ (م ۳۰۹ھ یا ۳۱۱ھ)

آپ مشائخ صوفیہ اور علماء میں نہایت سمجھدار تھے۔ قرآن سمجھنے میں انہیں ایک خاص کمال حاصل تھا۔

آپ حضرت ابراہیم مارستانی اور حضرت جنید بن محمد رحمہما اللہ کی صحبت میں رہے۔ اس وقت ان دونوں سے عظیم المرتبہ حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ تھے۔

حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف ایک خلق ہے، صرف گریہ زاری کا نام نہیں، میں نے تو صرف حضرت جنید رحمہ اللہ اور حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ کو تصوف کا اہل دیکھا ہے۔ آپ کا وصال ۳۰۹ھ یا ۳۱۱ھ کو ہوا تھا۔

آپ نے حدیث کی روایت کی تھی چنانچہ حضرت محمد بن علی بن حبیش المقری الصوفی کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوالعباس احمد بن محمد بن سہل بن عطاء رحمہ اللہ نے انہیں حضرت یوسف بن موسیٰ رحمہ اللہ نے، انہیں حضرت ہاشم بن قاسم رحمہ اللہ نے، انہیں حضرت عبدالآخر بن دینار رحمہ اللہ نے، انہیں حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ نے، انہیں حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ نے اور انہیں حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کی روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ اونٹوں کی کوہانیں اور بکریوں کی چکیاں کاٹ لیتے

Scanned with OKEN Scanner

تھے' آپ نے فرمایا:

''مویشی کی زندگی میں اس کے جسم کا جو حصہ کاٹ لیا گیا' وہ مردار شمار ہوگا۔''

- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ''مُرُوْءَة'' کسے کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: کیا تم اللہ کیلئے زیادہ عمل کرنا نہیں چاہتے؟

- حضرت ابوالعباس بن عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: بیت اللہ میں تو مقامِ ابراہیم ہے جبکہ دل میں اللہ کے آثار و نشانات پائے جاتے ہیں' بیت اللہ کے کئی رکن ہیں تو دل کے بھی رکن ہیں' بیت اللہ کے ارکان تو پتھر ہیں جبکہ دل کے ارکان معرفت کے نور کی کان ہیں۔

- حضرت ابوالعباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مشاہدے کیلئے پیدا فرمایا کیونکہ فرماتا ہے:

اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ○ (ق:۵)

''یا کان لگائے اور متوجہ ہو۔''

اولیاء کو پڑوس میں رکھنے کو پیدا کیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا پڑوسی باعزت ہو۔'' صالحین کو لازم قرار دینے کیلئے پیدا فرمایا:

وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى○ (فتح:۲۶)

''اور عام لوگوں کو مجاہدہ اور کوشش کرنے کے لئے پیدا کیا گیا۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا○ (عنکبوت:۲۹۱)

''اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی۔''

- حضرت ابوالعباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے اوپر سنت کے آداب اپنانا لازم کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں نورِ معرفت بھر دیتا ہے کیونکہ حضور ﷺ کے حکموں' کاموں اور اخلاق پہ عمل کرنے سے جو مقام ملتا ہے' اس سے کوئی مقام بڑھ کر نہیں' قول' فعل' عزم و ارادہ اور نیت میں آپ

کا طریقہ اپنانے کی ضرورت ہے۔

حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر علم' ہیبت اور حیاء ہے اور جو ان دونوں سے خالی ہے' وہ بھلائیوں سے بھی خالی ہوگا۔

حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں' تین سے ملی ہوئی ہیں چنانچہ فتنہ کھڑا ہونے پر موت آسکتی ہے' محبت' اختیاری چیز ہے اور آزمائش دعویٰ کرنے پر ہوتی ہے۔

حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ عارفوں کے دل کس چیز کے ذریعے پرسکون ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے فرمان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ذریعے کیونکہ بِسْمِ اللّٰهِ میں اللہ کی ہیبت ہوتی ہے' اس کے نام اَلرَّحْمٰن میں اس کی مدد اور تعاون کا ذکر ہے اور اس کے نام الرَّحیم میں اس کی محبت اور پیار کا ذکر ہے۔

پھر آپ نے فرمایا: وہ عظیم پاکیزہ ذات ہے کہ جس نے ان معنوں میں باریک سا فرق رکھا ہے کیونکہ ان میں بڑی گہرائی پائی جاتی ہے' پھر یہ شعر پڑھا:

''جب اور لوگوں کے علم ختم ہو جائیں گے تو میرا علم میرے وجد کی وجہ سے میرا ساتھی ہوگا۔''

حضرت ابو الحسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا تھا:

''میں ذلیل ہوتے ہوئے بھی تکبر کی وجہ سے اپنا نام بلند دوستی رکھتا ہوں

جب مالداری کی وجہ سے مجھے ذلیل ہونا پڑتا ہے تو فقر کی جانب سے میں بلندی تک پہنچ جاتا ہوں۔''

حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کوئی انسان اللہ کے قدیم لکھے کے مطابق اللہ کے احکام مانے تو بڑی بات نہ ہوگی کہ وہ پانی پر چلے یا ہوا پر' اللہ کا ہر امر ہی عجیب ہے اور اس سے کسی چیز کا واقع ہو جانا عجیب بات نہیں۔

حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ اور بندے کے درمیان تین چیزوں میں انصاف ہوتا ہے مدد مانگنے میں' جہد و کوشش کرنے میں اور ادب میں چنانچہ بندے کی طرف سے مدد مانگنا ہوتا

ہے اور اللہ کی طرف سے قرب ہوتا ہے' بندے کی طرف سے کوشش ہوتی ہے اور اللہ کی طرف سے توفیق اور بندے کی طرف سے ادب ہوتا ہے جبکہ اللہ کی طرف سے عزت دی جاتی ہے۔

حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص صالحین کے آداب سیکھے وہ قیامت میں کرامت کے بچھونے پر ہوگا اور جو اولیاء کے آداب سیکھے وہ اللہ سے قرب کے بچھونے پر ہوگا' جو صدیقین کے آداب سیکھے' وہ مشاہدہ کے مقام پر ہوگا اور جو انبیاء علیہم السلام کے آداب اپنائے' وہ انس و خوشی کے مقام پر ہوگا۔

حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے:

''تمہاری یاد میرے لئے راحت کا ایسا سامان ہے جو تیری طرف سے میرے ساتھ کامیابی کا وعدہ کرتا ہے۔

اے میرے مددگار! میں تجھے کیونکر بھول سکتا ہوں جبکہ تم مجھ سے نظر ڈالنے جتنے دور ہو۔''

حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے ایک کم مرتبہ بات ہوئی تو جنت کی ہر شے روتی لیکن سونا چاندی نہیں روئے' اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی اور پوچھا کہ تم کیوں نہیں روئے؟ انہوں نے عرض کی: ہم ایسے شخص پر کیوں روئیں جن سے ایسی بات ہوگئی ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و عظمت کی قسم' میں ہر شے کی قیمت تم دونوں کو بناؤں گا اور ہر شخص کو تمہارا خادم بنا دوں گا۔

حضرت ابو علی تہاوندی نے حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ کے بارے میں کہا تھا:

''جسے میں چاہتا ہوں' جب وہ روکتا ہے تو روکنے سے میں رکتا ہوں اور اگر وہ میرے وعدے سے پھر جاتا ہے تو میں اپنے عہد پر قائم ہوں۔

وہ وجد اس وقت تک وجد نہیں بنتا جب تک تم وجد سے پگھل نہ جاؤ اور تم اس مشقت میں پڑتے ہو تو مشقت سے بھی زیادہ ہے۔''

حضرت ابراہیم بن فاتک رحمہ اللہ نے حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ کیلئے یہ شعر کہے:

Scanned with OKEN Scanner

"میں اس بات کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ خواہش کا تم سے شکوہ کروں' میں تمہیں اس بات سے
عظیم جانتا ہوں کہ انگلیاں تمہاری طرف اٹھیں۔
میں جان بوجھ کر اپنا پہلو تیرے علاوہ کسی اور کی طرف پھیرتا ہوں' اس بات پر کہ وہ زور سے
تمہاری طرف رجوع کرنے والا ہے۔"

- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شفقت مسلمان کا ساتھی رہی اور اسے بہترین احوال تک لے گئی جبکہ غفلت فاجر و فاسق کے ساتھ رہی اور اسے بدترین حالات میں لے گئی۔
- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب بڑی غفلت یہ ہوتی ہے کہ بندہ اپنے ربّ سے غافل ہو جائے' اسکے حکموں پر عمل کرنے سے غافل ہو جائے اور اس کے ساتھ معاملات کے طریقوں سے غفلت کرنے لگے۔
- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقلوں میں سب سے صحیح عقل وہ ہوتی ہے جو اللہ کی توفیق کے مطابق ہو' سب سے بری عبادت وہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان میں تکبر پیدا ہو اور سب سے بہتر رہنے والا وہ گناہ ہوتا ہے جس کے بعد توبہ کا موقع بنے اور آدمی شرمسار ہو۔
- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: طبیعتوں کو اچھا لگنے والی چیزوں کی طرف مائل ہونا' ایسے شخص کو حقائق کے درجوں تک پہنچنے سے روک دیتا ہے۔
- حضرت ابن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حق تعالیٰ کے مقامات میں سے یہ بھی دلوں کی بیگانگی ہے کہ دل جنسوں سے انس و محبت کرنے لگیں اور جس شخص کا دل اللہ کے ساتھ انس کر لیتا ہے' وہ اللہ سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔
- حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اپنے دل کو ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے کیلئے قریب کر لو تاکہ اس کی غفلت دور ہو سکے اور پھر اپنے آپ کو صالحین کی خدمت کیلئے تیار کر لو شاید وہ اللہ رب العالمین کی عبادت کا عادی بن جائے۔
- حضرت ابو العباس بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسباب کی طرف دھیان کرنا' تکبر ہے اور حالات

کے ساتھ ٹھہرنا تمہیں اس کے پھیرنے والے سے الگ کردے گا۔

۴۳ حضرت محفوظ بن محمود رحمہ اللہ

آپ حضرت ابو حفص نیشاپوری رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے، نیشاپور کے قدیم اور جلیل القدر مشائخ میں سے تھے، حضرت ابو حفص رحمہ اللہ کی وفات کے بعد آپ حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے اور عمر بھر انہی کے پاس رہے۔ مشائخ میں سے آپ بڑے پرہیز گار تھے اور اپنے طریقے کے پابند تھے۔ آپ حضرت حمدون قصار، حضرت سلم باروسی اور حضرت علی نصر آبادی رحمہم اللہ وغیرہ کی صحبت میں بھی رہے۔

نیشاپور میں آپ کا وصال ۳۰۴ھ میں ہوا اور حضرت ابو حفص رحمہ اللہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

- حضرت محفوظ بن محمود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: توکل یہ ہے کہ تم طمع کے بغیر کھایا کرو اور اس میں شر بھی نہ ہو۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا کہ تائب (توبہ کرنے والا) وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی غفلتوں اور عبادتوں سے توبہ کرے۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: مخلوق کو اپنے ترازو میں نہ تولو، اپنے نفس کو مومنوں کے ترازو سے تولو تاکہ تمہیں ان کی فضیلت اور اپنی غریبی کا پتہ چل سکے۔
- حضرت محفوظ بن محمود رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کے بارے میں آزمائش کا خیال کیا، آزمائش اسی کی ہوگی۔
- آپ ہی نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بہتری والا وہ شخص ہوتا ہے جو مسلمانوں کے لئے ان کے اگلے حصے سے زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔
- حضرت محفوظ بن محمود رحمہ اللہ سے حضور ﷺ کی اس دعا کے بارے میں پوچھا گیا: ''میں تیری وجہ سے

تجھ سے۔" تو آپ نے فرمایا: میں نے حضرت ابو صالح حمدون رحمہ اللہ سے سنا' انہوں نے فرمایا تھا: یہ دعاء یا تو حضور ﷺ کے لئے ہے' آپ کے علاوہ کسی کیلئے جائز نہیں یا پھر اس شخص کیلئے جائز ہے جو آپ کی تابعداری میں کرتا ہے۔

- حضرت محفوظ بن محمود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے آپ میں خوبیاں دیکھتا ہے' لوگ اسے برا جانیں گے اور جو اپنی برائیوں پر نظر رکھتا ہے وہ اس بات سے بچ جائے گا کہ لوگ اس کی برائیاں نکالیں۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا کہ خلوص سے اپنے عمل صحیح کرو اور خلوص کے موقع پر اپنی ہمت اور طاقت پر گھمنڈ نہ کرو۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جو شخص یہ چاہتا ہے اپنا سیدھا راستہ دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنے آپ کو مخالف چیزوں میں تو کجا' موافق چیزوں میں بھی تہمت زدہ کرے۔

(۴۴) حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ

آپ' شام کے جلیل القدر اور قدیم مشائخ میں سے تھے۔ آپ نے حضرت ذوالنون مصری کو دیکھا تھا اور حضرت یحییٰ جلاء کی صحبت میں رہے' آپ صاحبِ علم تھے' یہ وہ شخص ہیں جنہیں حضرت شبلی رحمہ اللہ اھل حبر الشام (اہل شام کے زبردست عالم) کہتے تھے۔

- حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ صوفیہ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟ تو آپ نے بتایا: اس لئے کہ صوفیہ روشن وجد کی بناء پر مخلوق سے چھپے ہوتے ہیں اور قصد کے عادات کو واضح کرتے ہیں۔
- حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معرفت کی تعریف' نفس کی قید سے خالی ہونا اور اس میں غور کرنا ہے' خواہ وہ چیز بڑی ہو یا چھوٹی۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: زندگی اس وقت تک خوشگوار نہیں ہوتی جب تک انس پیدا نہ ہو اور وہ قدس کے بستر پر نہ بیٹھ جائے' انس اسے قدس میں غائب نہ کرے اور قدس' انس میں اور پھر اللہ قدوس کے سامنے ان دونوں کے مشاہدے سے غائب نہ ہو جائے۔
- حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ نے کسی کے بارے میں یہ اشعار سنائے:

''میں ستاروں کا دھیان کرتا ہوں حالانکہ مجھے علم نہیں' اندھیرے کی طرف ستارے گن کر۔

وہ جوان کیسے سو سکتا ہے جو اس وقت نہیں سوتا جب اس سے کبوتر کی آنکھوں میں نیند ہوتی ہے۔

میں چلتا ہوں' اس کی طرف اس کی خواہش جاتی ہے چنانچہ قیدی تاوان میں قتل ہوتا ہے۔

چنانچہ اس سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں بچتا کہ اسے عاشق کہا جائے اور والسلام۔''

- حضرت طاہر مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جنگل اس سے الگ ہیں اور اس کی طرف راستے مٹ گئے ہیں' اس کی علتوں سے بچو اور ملنے کی جگہوں سے خوفزدہ رہو کیونکہ یہ سب کچھ دھوکا ہے' وہاں ٹھہر جاؤ جہاں عام لوگ ٹھہرتے ہیں' تم سلامتی میں ہو جاؤ گے اور پھر شعر پڑھے:

''میں نے تیری طرف جھوٹی نظر ڈالی ہے اور پہلو سچا ہے' میرے کانوں نے تم سے وہ کچھ سنا ہے جو تم نہیں سن سکتے۔

چنانچہ میرا جگر ہدیہ نہیں دیتا اور نہ ہی تمہارے لئے رحمت ہے' نہ تمہاری طرف سے کوتاہی ہے اور نہ ہی تمہارا طمع۔

(۴۵) حضرت ابو عمرو الدمشقی رحمہ اللہ (م ۳۲۰ھ)

آپ شام کے مشائخ میں جلیل القدر بلکہ اہم مقام کے مالک تھے' حقائق کا علم رکھتے تھے۔ حضرت ابو عبداللہ بن جلاء اور حضرت جنید رحمہما اللہ کے صحبت یافتہ لوگوں کی صحبت میں رہے اور مشائخ میں سے بڑے فتویٰ دینے والے تھے۔ آپ نے ان لوگوں کا رد کیا تھا جو روح کو قدیم کہتے تھے اور ان کا بھی جو شواہد کے بارے میں کلام کر گئے۔

آپ کا وصال ۳۲۰ھ میں ہوا۔

- حضرت ابو عمرو دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر یہ فرض کیا تھا کہ اپنے معجزات اور نشانیاں دکھائیں تاکہ لوگ ان پر ایمان لا سکیں' ویسے ہی اس نے اولیاءِ کرام علیہم السلام پر یہ لازم قرار دیا ہے کہ اپنی کرامتیں چھپاتے رہیں تاکہ مخلوق کسی فتنے میں نہ پڑے۔ (حلیہ)
- حضرت ابو عمرو الدمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عارفوں کی عادتوں میں سے چار عادتیں خاص قسم کی ہوتی ہیں: سیاست' ریاضت' حراست اور رعایت۔ سیاست اور ریاضت کا پتہ تو چل جاتا ہے جبکہ حراست اور رعایت باطنی خصلتیں ہوتی ہیں۔

سیاست وہ خصلت ہوتی ہے کہ اس کے ذریعے بندہ اپنی پاکیزگی حاصل کر لیتا ہے اور ریاضت کر کے حقائق کا علم پا لیتا ہے۔ سیاست' نفس کی حفاظت اور اس کی پہچان کو کہتے ہیں جبکہ ریاضت' نفس کی مخالفت اور اس سے دشمنی کا نام ہے' حراست' دلوں میں اللہ کے احسان کا جائزہ لینا ہوتا ہے اور رعایت کا مطلب ہوتا ہے کہ دلوں میں اللہ کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔

سیاست کا انجام یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی عبودیت پورے طور پر کی جاتی ہے' ریاضت' حکم کے وقت راضی ہونے کی شکل اختیار کرتی ہے' حراست کی وجہ سے انسان کی صفائی ہوتی اور اس میں مشاہدہ آتا ہے جبکہ رعایت کا حاصل' محبت اور ہیبت ہوتا ہے' پھر وفاء' صفاء کے ساتھ متصل ہوتی ہے اور رضا' محبت سے ملی ہوتی ہے' اس کا علم'

اس کا علم اور اس کی جہالت' اس کی جہالت ہوتی ہے۔

- حضرت ابو عمرو دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف کا مطلب' کائنات کو ناقص نظر سے دیکھنا ہوتا ہے بلکہ ہر ناقص کی طرف سے آنکھیں بند کر لینا ہوتا ہے۔ تاکہ یوں اس کا مشاہدہ کر سکے جو ہر نقص سے پاک ہے (اللہ تعالیٰ کا)۔
- حضرت ابو عمرو دمشقی رحمہ اللہ سے حضور ﷺ کی اس حدیث "چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور اسے ہی دیکھ کر چھوڑا کرو۔" کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: رسولِ اکرم ﷺ نے حال کے برابر ہونے کی طرف اشارہ فرمایا ہے یعنی تم افطار کر کے حق سے رجوع نہ کرو اور نہ ہی روزہ رکھ کر اس کی طرف بڑھو تا کہ تمہارا روزہ' تمہارے افطار کی طرح ہو سکے اور تمہارا افطار' تمہارے روزے کی طرح' اور یہ اس وقت جب تم دائمی حضوری میں ہو۔
- حضرت ابو عمرو دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خطرات کا مقام' وطنات سے دور ہوتا ہے کیونکہ دل' روشن ہوتے اور پھر چھپ جاتے ہیں جبکہ وطنات ظاہر ہوتے ہیں اور ثابت ہو کر پکے ہو جاتے ہیں۔ دعاوی' خواطر سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ دعویٰ کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ جو کچھ واضح ہوا' وہ ثابت ہو گیا اور وطنات والے کیلئے کوئی دعویٰ محال نہیں ہوتا۔
- حضرت ابو عمرو دمشقی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: حقیقی خوف یہ ہوتا ہے کہ تم اللہ کا خوف رکھتے ہو تو پھر کسی اور کا خوف نہ رکھا کرو۔
- حضرت ابو عمرو دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دل کی بدبختی یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کا یہ حال بنا دے کہ وہ اپنی سوچ بچار پر بھروسہ کرنے لگے چنانچہ اسے ہی اوّلیت دے اور اللہ سے اچھی رعایت اور حفاظت کا سوال نہ کرے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ "اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت یوں فرمائی جیسے بچے کی حفاظت کی جاتی ہے۔"
- حضرت ابو عمرو دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عام طور پر کائنات کا اچھا جاننا محبت کے صحیح ہونے کی دلیل ہوتا ہے جبکہ خصوصی طور پر یہ فتنوں اور اندھیروں کی طرف لے جاتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابو عمرو الدمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر شخص کے ظلم کی وجہ سے اس کا وقت اس پر تاریک ہو جاتا ہے اور جو شخص ارواح کو انوار کے ساتھ دیکھتا ہے تو انوار اسے نور دینے والے کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔
- حضرت ابو عمرو دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ارواح صف میں ہوتے ہیں تو ہیکلوں پر موافقات کے انوار اثر کرتے ہیں۔

۴۶ حضرت ابوبکر محمد بن حامد بن محمد بن اسمٰعیل بن خالد ترمذی رحمہ اللہ

آپ خراسان کے نامور مشائخ میں شامل تھے' سب سے پاکیزہ اخلاق والے اور سب سے بہتر سیاست رکھتے تھے۔ بلخ میں مشائخ سے ملاقات کی جن میں حضرت احمد بن خضرویہ رحمہ اللہ جیسے لوگ شامل تھے۔ آپ کے کئی شاگرد تھے۔ آپ کے بیٹے ہونے کی وجہ سے حضرت ابونصر محمد بن محمد بن حامد رحمہ اللہ نے آپ کی کنیت رکھی' حضرت ابونصر رحمہ اللہ' خراسان کے ایک صوفی مرد تھے۔

حضرت ابوبکر محمد بن حامد رحمہ اللہ نے حدیث کی روایت کی تھی چنانچہ مجھ سے حضرت ابونصر محمد بن محمد بن حامد رحمہ اللہ نے' انہیں ان کے باپ نے' انہیں حضرت ابوبکر عمر بن عبدالرحیم رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت فہد بن سلام رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت ابو حاتم سوید رحمہ اللہ نے حضرت غالب قطان رحمہ اللہ سے' انہیں حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بتائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے خوف کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر شے کے دل میں اس کا ڈر پیدا کر دیتا ہے اور جو اللہ کا ڈر نہیں رکھتا'

Scanned with OKEN Scanner

اسے اللہ تعالیٰ ہر شے سے ڈراتا ہے۔ (الترغیب والترہیب)

حضرت حسین بن محمد بن محمد بن شیظلم رحمہ اللہ نے مجھے حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ سے سن کر حدیث کی روایت کی' انہیں حضرت اسحٰق بن حمدان وراق رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت محمد بن زید نیشاپوری نے' انہیں حضرت زید بن ابوموسیٰ مروزی رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت محمد بن فضل رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت لیث رحمہ اللہ نے' انہیں حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اور انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بتائی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حلال روزی کی تلاش جہاد ہے اور اللہ تعالیٰ کاروبار کرنے والے مومن کو پسند فرماتا ہے۔

❁ حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سوچ بچار اور غور و فکر پانچ طرح کا ہوتا ہے۔

① ایک غور و فکر اللہ کی آیات میں ہوتا ہے اور اس کی نشانیوں میں' اس سے معرفت پیدا ہوتی ہے۔

② ایک غور و فکر اللہ کی نعمتوں میں کیا جاتا ہے، جس سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

③ ایک غور و فکر اللہ کے کیے گئے وعدوں اور اس کے ثواب میں ہوتا ہے، جس کے ذریعے عبادتوں کی طرف شوق پیدا ہوتا اور اللہ کے احکام سے موافقت ہوتی ہے۔

④ ایک غور و فکر اللہ کی ڈانٹ اور اس کی طرف سے ملنے والی سزا میں ہوتا ہے' اس کے ذریعے اللہ کے احکام کی مخالفت کی وجہ سے ڈر پیدا ہوتا ہے۔

⑤ ایک غور و فکر فکر نفس پر ظلم کرنے کے بارے میں ہوتا ہے اور یہ اللہ کے احسان کے مقابلے میں ہوتا ہے جس کے ذریعے گذشتہ دور کی طرف نظر جاتی ہے اور اللہ سے حیاء پیدا ہوتا ہے۔

❁ حضرت محمد بن حامد ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب انوار' باطن میں سما جاتے ہیں تو اعضاء سے نیکیاں پیدا ہوتی ہیں۔

❁ حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا گیا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ○ (فاطر: ۱۵)

''اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز ہے' سب خوبیوں سراہا۔''

تو آپ نے فرمایا تھا: ''کہ تم اپنے اللہ کی رحمت کے محتاج ہو' اسے تمہارے عملوں کی ضرورت نہیں' ہاں تم اس کی

رحمت کے محتاج ہو۔“

- حضرت محمد بن حامد ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل محبت کے علاوہ ایسا کوئی نہیں ملا جس کے پاس ہمت پورے طور پر موجود ہو' اہل محبت نے یہ ہمت اتباعِ سنت سے حاصل کی ہوتی ہے اور وہ بدعت سے دور رہے ہوتے ہیں کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ پوری مخلوق میں سب سے زیادہ ہمت والے تھے اور اللہ کے سب سے زیادہ قریب تھے۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جاہلوں کے دلوں میں اولیاء کے ولی ہونے کا انکار اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ کی رحمت لینے سے ان کا دل تنگ ہوتا ہے اور وہ اللہ کی قدرت کے مقام سے دور ہوتے ہیں۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا ولی ہمیشہ اپنے حال میں چھپا ہوتا ہے حالانکہ پوری مخلوق اسے ولی اللہ کہہ رہی ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اس کا اعلان کراتا ہے اور مخلوق انکار کر رہی ہوتی ہے۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے سب سے قریب وہ دل ہوتا ہے جو فقیروں کی صحبت سے راضی ہوتا ہے' وہ فانی چیزوں کے مقابلے میں باقی رہنے والی چیزوں کو اوّلیت دیتا ہے' وہ پہلے ہی سے ہونے والا فیصلہ دیکھ لیتا ہے تو اپنے اعمال سے پُر امید نہیں ہوتا۔
- حضرت محمد بن حامد ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں کسی چیز سے عاجز نہیں ہوتا تو تم بھی اپنی کمزوری دیکھتے ہوئے کمزور نہ ہونا۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ کو ہلکا جاننا' اللہ کی معرفت کم ہونے کی علامت ہے۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ تمہیں کسی مقام تک پہنچا دے اور اللہ والوں کی عزت سے تمہیں روک دے' تم اس چیز کو لذیذ سمجھنے لگو تو جان لو کہ تم مغرور ہو اور درجہ بدرجہ اور ہو رہے ہو۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا علم رکھنے والے' اللہ کے سامنے ادب کی حد میں کھڑے ہوتے ہیں' اس سے آگے اجازت کے بغیر نہیں ہوتے۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بھی میں کسی مسلمان کو حقیر جانتا ہوں تو اپنی معرفت اور

Scanned with OKEN Scanner

ایمان میں خامی محسوس کرتا ہوں۔

- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جسے مشائخ کے حکم اور آداب صحیح نہیں کرتے تو وہ کتاب وسنت سے ادب نہیں سیکھ سکتا۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ راستہ کھلا ہے' دلیل موجود ہے' خرچہ مکمل ہے اور سواری طاقتور ہے لیکن اس کے باوجود صوفیہ اللہ کے وصول سے رکے ہیں کیونکہ وہ راہنمائی حاصل نہیں کرتے' اس راستے میں نفسانی غرض سے چلتے ہیں اور ناجائز زادِراہ لیتے ہیں اور حفاظت نہ کرنے کی وجہ سے سواری کمزور کر بیٹھتے ہیں۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارا کوئی وقت غفلت سے بچ جائے تو اس پر اس معاملے میں غیرت کھاؤ کہ اللہ کے مخالف چیزوں کے پیچھے چلو کیونکہ ان اوقات کی مخالفت ایسے ہوگی کہ دلوں میں ٹیڑھ پیدا ہوا ہوگا۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمہارے پاس اصل پونجی تمہارا دل اور وقت ہوتا ہے لیکن تم اپنے دل کو گمانوں میں مصروف رکھتے ہو اور بیکار کاموں میں وقت ضائع کرتے ہو چنانچہ جس کی پونجی میں گھاٹا پڑ جائے' اسے نفع کیا ہوگا۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے زیادہ برا خلق اس شخص کا ہوتا ہے جو اپنے مجلس کے ساتھیوں کے ساتھ گذر اوقات نہ کرے اور دوست' دشمن کی تمیز نہ کرے۔
- حضرت محمد بن حامد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انسان اپنی پیدائشی حالت میں دوسری چیزوں سے بہتر ہوتا ہے۔

⑰ حضرت ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن اسماعیل الخواص رحمہ اللہ (م ۲۹۱ھ)

آپ ان لوگوں میں شامل تھے جو راہِ توکل پر چلتے تھے' اپنے وقت میں نہایت اعلیٰ مقام رکھتے تھے اور حضرت جنید و نوری رحمہ اللہ کے ہمعصر تھے۔ سیاحت و ریاضت میں آپ وہ مقام رکھتے تھے جو بیان سے باہر ہے۔

جامع مسجد ''رَے'' ۲۹۱ھ میں آپ کا وصال ہوا اور آپ کے غسل اور کفن دفن کا انتظام حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ نے کیا۔

- حضرت محمد بن عبداللہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم الخواص رحمہ اللہ جامع مسجد رَے میں دفن ہوئے' آپ کو بار بار اٹھنے کی مجبوری تھی چنانچہ جب بھی اٹھتے' ہر بار پانی میں داخل ہو کر غسل کرتے اور پھر مسجد میں واپس آ جاتے اور دو رکعت نفل پڑھتے۔ آخر پانی میں داخل ہوئے کہ غسل کریں لیکن آپ کی روح پرواز کر گئی' اس وقت آپ پانی کے درمیان پہنچ چکے تھے۔ (ابن الملقن)
- حضرت جعفر بن محمد خلدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ نے فرمایا: جو صبر نہیں کیا کرتا' وہ کامیاب نہیں ہوتا۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جس پر دنیا میں کوئی روتا نہیں ہے' آخرت میں اس پر کوئی ہنستا بھی نہیں۔
- حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ کے ہاں ٹھہرا اور بیدار ہو گیا' یکایک دیکھنے پر پتہ چلا کہ انہوں نے پوری رات یہ شعر پڑھتے گذار دی:

''پوشیدگی نہ رہی اور ملاقات میں آرام رہتا ہے' کیا ایسا ممکن ہے کہ دوست' اپنے دوست کے بغیر چین لے سکے۔''

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کثرت روایت سے علم نہیں آتا' عالم تو وہ ہوتا ہے جو علم کے پیچھے پڑا رہے اور اس پر عمل کرے نیز اگر چہ علم تھوڑا ہو سنتوں پر عمل کرے۔
- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ سے ورع و پرہیز گاری کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا کوئی شخص خوشی وغمی میں حق نہیں بولا کرتا اور وہ کام نہیں کیا کرتا جس پر اللہ راضی ہو؟
- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پورا علم صرف دو لفظوں میں ہے: جو تمہارے لئے کافی ہو چکا ہے' اس میں تکلف نہ کرو (کہ اور مانگتے پھرو) اور جو تم سے پورا کرنے کو کہا گیا' اسے ضائع نہ کرو (بلکہ اللہ کے وہ حکم بجالاؤ)۔
- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تجارت کرنے والا' دوسرے کی پونجی کا محتاج رہتا ہے۔
- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تیرے دل میں سکون ہونا چاہئے' ہتھیلی فارغ ہو اور نفس جہاں چاہے' جائے۔
- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شیخ کو دیکھا کہ سترہ دن بعد لنگڑانے لگا جس کی وجہ خشکی تھی' اس کے ساتھی شیخ نے اسے منع کیا (کہ اتنی مشقت نہ کرو) لیکن اس نے نہ مانا چنانچہ وہ گر گیا اور اسباب کی حدوں سے نہ ہٹا۔
- حضرت ابراہیم بن احمد خواص رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دل کی دوائیں پانچ چیزیں ہیں: سوچ سمجھ کر قرآن کی تلاوت کرنا' پیٹ خالی رکھنا' رات کو عبادت کرنا' سحری کے وقت اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑانا اور نیک لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھنا۔
- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے تھے: ایک مومن جس قدر اللہ کی عزت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے اتنی ہی عزت دیتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت بھر دیتا ہے' یہی بات قرآن میں فرمائی گئی ہے:

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ (منافقین: ۸)

''اور عزت تو اللہ' اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے۔''

- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دلوں کی سزا سب سے سخت ہوتی ہے' اس کا مقام بھی سب

سے اعلیٰ ہوتا ہے اور اس کی عزت بھی سب سے بڑھ کر ہوتی ہے' اس کا ذکر سب سے بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس کے ذکر سے انوار کھنچے چلے آتے ہیں' اللہ کا حکم اسی پر اترتا ہے اور یہی وہ دل ہے جسے تنبیہ کرنے اور ڈانٹنے کیلئے خاص کیا گیا ہے۔

- حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں کو پسند کرنا تھا' کرلیا' اس میں ان کا پہلے سے اللہ کے ساتھ کوئی معاملہ نہ تھا بلکہ اللہ نے ان کا ارادہ فرمالیا پھر اسے معلوم کرلیا جو ان سے نکلنا تھا اور جو ان پر ظاہر ہونا تھا چنانچہ فرمایا:

اِخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ ۝ (دخان:۳۲)

''اور بے شک ہم نے انہیں دانستہ چن لیا۔''

یعنی ہم نے اپنے علم کی بناء پر انہیں جان لیا' کیونکہ انہوں نے کئی قسم کی مخالفتیں کرنا تھیں کیونکہ جس نے ایسا ہتھیار خرید لیا جس کے عیب جانتا تھا وہ اسے لوٹائے گا نہیں۔

(۴۸) حضرت ابو محمد عبداللہ بن محمد خراز رحمہ اللہ

آپ رازی حضرات کے بڑے مشائخ میں سے تھے' کئی سال تک حرم مکہ کے پڑوس میں رہے' بڑے پرہیز گار تھے جو حق بات کہا کرتے تھے اور حلال روزی کی تلاش کرتے۔

حضرت ابو عمران کبیر کی صحبت میں رہے' آپ حضرت ابو حفص نیشاپوری رحمہ اللہ اور حضرت جنید رحمہ اللہ کے مریدوں سے ملے تھے جو سب آپ کی عزت کرتے تھے اور آپ کے مقام و مرتبہ کو مانتے تھے۔ حضرت ابو حفص رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا تھا: رَے میں ایک مرد پیدا ہوگا' اگر وہ اپنے طریقے پر چلا تو ایک کامل مرد بنے گا۔ آپ کا وصال ۳۱۰ھ سے پہلے ہو گیا تھا۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت محمد بن داؤد دینوری دقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ کے ہاں اس وقت گیا جب میں نے چار دن سے کھانا نہ کھایا تھا۔ انہوں نے کہا: تم میں سے کوئی کئی دن تک بھوکا رہتا ہے اور صبح اُٹھ کر بھوک کی شکایت کرنے لگتا ہے۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ نے فرمایا: زاہدوں کا کھانا' بھوک ہوتا ہے اور عارفوں کا کھانا' ذکر الٰہی۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ظاہری طور پر عبادت کرنا اور باطن میں آزاد رہنا' نیک لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ نے فرمایا: جو دنیا کے کاموں میں مصروف ہونے سے الگ ہو گیا' وہ اس کام میں مصروف ہو سکے گا جس کا اسے حکم ہوا ہے۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کتابوں میں لکھی عبارت کو علماء جانتے ہیں' اشاروں کو دانا جانتے اور باریک مسئلوں کو سردار قسم کے مشائخ سمجھتے ہیں۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دونوں جہانوں میں مقصد الگ الگ ہوتے ہیں اور جن کا جنت میں مقصد حور و قصور ہوگا اور وہ جنت کی نعمتوں میں مشغول ہوگا' وہ شخص اس جیسا کبھی نہیں ہوسکتا جو اللہ کی مجلس میں ہو اور اس کے کریم چہرے کی زیارت کرتا ہوگا۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ سے صابر کی علامت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ شکوئی شکایت نہیں کرے گا' وہ نقصان اور بلاؤں کو چھپائے گا۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بندہ اپنے آقا کی طرف سے ہونے والے ارادے ہی کو جان سکتا ہے' ورنہ عاجز ہوتا ہے۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ نے فرمایا: بھیدوں کو غیر لوگوں کی نظر سے بچانا' اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ انسان اللہ کی طرف توجہ کئے ہوئے ہے۔
- حضرت عبداللہ خراز رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: مردوں میں سب سے بہتر حال اس شخص کا ہوتا ہے جو اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمتیں دیکھتا ہے کہ اس نے اسے اپنی معرفت کے لائق بنایا ہے اور اپنے قرب کی

Scanned with OKEN Scanner

اجازت دی ہے' اسے اپنے ساتھ راز و نیاز کرنے کو فرمایا ہے اور اسے خاتم انبیاء حضرت محمد ﷺ کی زبانی مخاطب کیا ہے۔ پھر وہ یہ جانے کہ حق تعالیٰ کا کما حقہ شکر ادا کرنے سے عاجز ہے کیونکہ اس کا شکر ادا کرنا ایک اور شکر چاہتا ہے اور یوں شکر کی انتہاء ہی نہیں۔

اس کے برخلاف سب سے گندہ انسان وہ ہے جو اپنی تسبیح اور نماز شمار کرتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر اس کا کوئی حق ہو گیا ہے اور اگر انبیاء پر اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت نہ ہوتا تو میں انبیاء کو بھی دیکھتا کہ غریبی میں ہوتے' کیوں نہیں' دیکھئے انبیاء میں سب سے بہتر حال والے اور اللہ تعالیٰ کے بہت قریب اور وہ مقام حاصل کرنے والے جو دوسرے نبیوں کو بھی نہ مل سکا' فرما رہے ہیں: ''میری بھی بچت نہیں ہو گی' ہاں اگر اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے تو اور بات ہے۔'' اب اگر کوئی اس کے بعد بھی ذہن میں یہ رکھتا ہے کہ اس کا کوئی مقام ہے تو وہ عارفوں کے طریقے سے دور ہو گا۔

(۴۹) حضرت ابوالحسن بنان بن محمد بن حمدان بن سعید، بنان حمال رحمہ اللہ (م ۳۱۶ھ)

اصل میں آپ واسط کے رہنے والے تھے' مصر میں رہائش کی' وہیں زندگی گذاری اور وہیں فوت ہوئے' سال وفات: رمضان ۳۱۶ھ تھا۔

آپ جلیل القدر مشائخ میں سے تھے' حق کی بات کرنے والوں اور نیکی کی تبلیغ کرنے والوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ کے کئی مقامات مشہور ہیں اور علامات موجود ہیں۔

آپ حضرت ابوالقاسم جنید بن محمد رحمہ اللہ وغیرہ کی صحبت میں رہے جو آپ کے وقت میں موجود تھے۔

آپ حضرت ابوالحسین نوری رحمہ اللہ کے استاذ تھے۔

آپ نے حدیث کی روایت بھی کی چنانچہ حضرت حسن بن رشیق رحمہ اللہ نے حضرت بنان بن محمد حمال رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت بکار بن قتیبہ قاضی سے' انہوں نے ابوداؤد سے' انہوں نے حضرت ہشام رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابوراشد رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رحمہ اللہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاجر و فاسق ہی دوزخ میں ہوں گے' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: عورتیں ہوں گی۔ انہوں نے عرض کی: کیا وہ ہماری ہی مائیں نہ ہوں گی؟ ہماری ہی بہنیں اور بیویاں نہ ہوں گی؟ فرمایا: ہاں مگر جب انہیں کچھ عطا کیا جاتا ہے تو شکر نہیں کرتیں اور جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر نہیں کرتیں۔

❁ حضرت بنان حمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا فرمائے جن میں سے ہر ایک میں مخلوق کے لشکر موجود ہیں اور سبھی اللہ کے فرمانبردار ہیں' وہ سات مقامات پر اللہ کی عبادت کر رہے ہیں چنانچہ:

① دنیا کے آسمان والے خوف اور امید میں رہتے ہوئے عبادت کرتے ہیں۔

② دوسرے آسمان والے' محبت اور غم میں عبادت کر رہے ہیں۔

③ تیسرے آسمان والے اللہ کے احسان کی ادائیگی اور اس سے حیاء کرتے ہوئے کر رہے ہیں۔

④ چوتھے آسمان والے شوق اور ہیبت کی بناء پر عبادت کرتے ہیں۔

⑤ پانچویں آسمان والے مناجاۃ (گڑگڑانا) اور تعظیم الٰہی کے طور پر کرتے ہیں۔

⑥ چھٹے آسمان والے اللہ کی طرف رجوع کرنے اور تعظیم کیلئے کرتے ہیں۔

⑦ ساتویں آسمان والے احسان چاہنے اور اللہ سے قرب کیلئے کرتے ہیں۔

❁ حضرت بنان حمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس کی آسانی وہ چیز بنے جو اسے نقصان دے تو وہ کیسے نجات حاصل کرے گا؟

❁ حضرت بنان حمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر تم صرف اسی اللہ کی عبادت کرو گے تو وہ تمہی پر مہربان ہوگا'

Scanned with OKEN Scanner

اب یہ تیرے ہاتھ میں ہے' اگر تم خالص ہوئے تو فرشتے تمہیں پاک بنائیں گے اور اگر تم نے خلط ملط کر کے عبادت کی تو تمہیں دکھ دیں گے۔

- حضرت بنان حمال رحمہ اللہ سے صوفیہ کے بہت اچھے حالات کے بارے پوچھا تو انہوں نے کہا: صوفی کا بہتر حال یہ ہوتا ہے کہ وہ حکم الٰہی پر بھروسہ کرتا ہے' ان پر عمل کرتا ہے' رازوں کی حفاظت کرتا ہے اور چونکہ حق تعالیٰ کے ساتھ گہرا تعلق ہوتا ہے لہٰذا وہ دونوں جہان سے بے تعلق ہوتا ہے۔
- حضرت بنان حمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جسے ذلت کا لباس دیا گیا تو اپنے شاہد کی وجہ سے مر جائے گا' جسے اقتدار و عزت کا لباس ملا' وہ اپنے شاہد کی وجہ سے زندہ ہوگا اور اسے ہیکلوں کی زندگی کا سبب بنایا جائے گا' نفس اور روح میں یہی فرق ہے۔
- حضرت بنان حمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسباب کو ہمیشہ دیکھتے رہنا اس بات کا یقین پیدا کرتا ہے کہ وہ اللہ کو دیکھے گا اور سب اسباب سے منہ پھیر لینا' باطل کام کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔
- حضرت بنان حمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ شخص محبت میں پختہ نہیں جو اپنے اوقات کی طرف دھیان رکھتا ہے یا اپنی محبت کو چھپانے میں بوجھ محسوس کرتا ہے اور اس میں بے پردہ ہو جاتا ہے چنانچہ ذلیل ہو جاتا ہے اور عزت گنوا لیتا ہے اور اسے یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے محبوب کی طرف سے یا اس کے سبب سے اس پر کیا گزرے گی' وہ محبت میں پہنچنے والی تکلیف کے ذریعے لذت حاصل کرتا ہے جیسے غیر لوگ نعمتوں کی وجہ سے لذت پاتے ہیں اور اس کے بعد یہ اشعار پڑھے:

"نصیحت کرنے والوں نے مجھے برا بھلا کہا تو میں نے کہا' ذرا ٹھہرو' کیونکہ میں محبت میں شرم محسوس نہیں کرتا' انہوں نے کہا کہ تم الگ ہو گئے ہو' میں نے کہا کہ میں پہلا الگ ہونے والا نہیں ہوں جو باگ ڈور اتار دیتے ہیں۔"

۵۰ حضرت ابوحمزہ البغدادی البزاز رحمہ اللہ

آپ حضرت سری بن مغلس سقطی رحمہ اللہ اور حضرت بشر حافی رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے۔ آپ مسجد مدینہ سے پہلے بغداد کی جامع مسجد ''رصافہ'' میں تصوف پر گفتگو کرتے رہے۔ حضرت حسن مسوحی رحمہ اللہ کے مرید تھے۔ آپ کئی قراءتوں کا علم رکھتے تھے۔

ایک دن آپ جامع مسجد مدینہ میں گفتگو کر رہے تھے کہ حالت تبدیل ہوگئی' آپ کرسی سے گرے اور پھر دوسرے جمعہ کو وصال فرما گئے۔ آپ کا وصال حضرت جنید رحمہ اللہ سے پہلے ہوا تھا۔

آپ حضرت ابوتراب نخشبی کے سفروں میں ساتھی رہے' وہ حضرت عیسیٰ بن ابان کے اولاد میں سے تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبل کی مجلس میں جب بھی تصوف کے بارے میں گفتگو ہوتی تو وہ حضرت ابوحمزہ سے کہا کرتے: اے صوفی! اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

آپ کئی بار بصرہ میں گئے اور وصال ۲۸۹ھ میں ہوا۔

- حضرت ابراہیم بن علی مریدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ کو فرماتے سنا تھا:

  ''یہ بات محال ہے کہ تم اللہ سے محبت تو کرو لیکن اس کا ذکر نہ کیا کرو اور یہ بھی محال ہے کہ تم ذکر الٰہی تو کرو لیکن وہ تمہیں مزانہ دے اور کسی دوسری طرف متوجہ کر دے۔''

- حضرت اسحٰق بن اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے یہ بات بتائی کہ میں نے حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ سے کہا: میں سوال کر سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا: ہاں کرو' میں نے کہا: سوال کیوں کر رہا ہوں؟ انہوں نے کہا: کیونکہ تم سوال کر رہے ہو کہ سوال کروں؟

- حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ نے بتایا کہ میں رومی شہروں سے نکلا اور ایک راہب کے پاس جا ٹھہرا اور اس سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی گذشتہ خبر ہے؟ اس نے کہا: ہاں:

فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ○ (شوریٰ: ۷)

"ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں۔"

- حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ فرماتے تھے: اس شخص کو گویا چین مل گیا جس نے اپنے دل سے دنیا کی محبت نکال دی اور جب دل دنیا کی محبت سے خالی ہو جاتا ہے تو اس میں زہد داخل ہو جاتا ہے اور جب اس میں زہد داخل ہو جائے تو اس کے بعد اس میں توکل پیدا ہو جاتا ہے۔
- حضرت ابوحمزہ البزاز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جسے تین چیزوں کے ساتھ تین چیزیں مل گئیں تو وہ آفتوں سے بچ جایا کرتا ہے:

① پیٹ خالی ہو تو دل قناعت کرنے والا ہو۔

② ہمیشہ کا فقر ہو اور اس کے ہمراہ زہد موجود ہو۔

③ مکمل صبر ہو اور اس کے ساتھ ہی دائمی طور پر ذکر کرتا ہو۔

- حضرت جنید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ اچانک مکہ سے آئے تو سفر کی تھکاوٹ چہرے سے نظر آرہی تھی، میں نے انہیں سلام کہا اور کھانے کی خواہش معلوم کی، انہوں نے کہا: سکباج اور عصیدہ (ایک قسم کے کھانے) لاکر مجھے علیحدہ بٹھاؤ۔

میں نے آٹے کا ایک پیالہ لیا، دس درہم بھر گوشت، بینگن، سرکہ اور دس رطل بھر شہد لے کر ان کے لئے کھانا تیار کر دیا اور باغ میں رکھ کر آگے پردہ تان دیا۔ وہ کھانے کے پاس گئے اور سارا کھانا کھالیا۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو میں ان کے پاس گیا، وہ سارا کھانا کھا چکا تھے، مجھ سے کہنے لگے: اے ابوالقاسم رحمہ اللہ! حیرانی کی ضرورت نہیں، یہ مکہ سے آکر میں نے تیسری مرتبہ کھایا ہے۔

- حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ نے فرمایا: سخاوت یہ نہیں ہوتی کہ جس کے پاس کچھ ہو، وہ اسے دے جو پاس کچھ نہیں رکھتا، سخاوت تو یہ ہوتی ہے کہ جس کے پاس کچھ نہیں، وہ اسے دے، جس کے پاس کچھ ہے۔
- حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فقر کی محبت بڑی شدید ہوتی ہے، اس پر کوئی صدیق شخص ہی صبر کر سکتا ہے۔
- حضرت ابوحمزہ البزاز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ تم پر کوئی بھلائی کی راہ کھول دے تو اسے سنبھال لو، اس کی طرف نظر نہ کرو اور نہ ہی کوئی فخر کرو، صرف اس اللہ کا شکر کرو جس نے تمہیں اس کی

Scanned with OKEN Scanner

توفیق دی ہے کیونکہ اسے دیکھو گے تو یہ تمہیں تمہارے مقام سے گرادے گی جبکہ شکر کرنے پر تمہیں کچھ اور بھی ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ○ (ابراہیم: ۷)

''اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا''

حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جسے حق کی طرف راستہ کا علم ہو جائے تو اسے اس پر چلنا آسان ہو جاتا ہے اور یہ وہی ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اس بات کی تعلیم دیتا ہے اور جو یہ راستہ کسی دلیل کے ذریعے پاتا ہے تو پھر کبھی تو وہ اس میں غلطی کھاتا ہے اور کبھی درست راہ پالیتا ہے اور جو اس راستے پر سچی اور خالص دلیل کے پیچھے چلتا ہے' وہ جلد اپنے مقصد تک پہنچ جاتا ہے اور اللہ کے سیدھے راستے پر چلنے کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ وہ رسولِ اکرم ﷺ کے احوال' افعال اور اقوال میں آپ کی فرمانبرداری کرے۔

حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تو نے اپنے آپ کو نفس (کی خواہش) سے بچالیا تو گویا تم نے اس کا حق ادا کر دیا اور جب مخلوق تم سے سلامت ہو تو گویا تم نے ان کے حقوق ادا کر دیئے۔

(۵۱) حضرت ابوالحسین محمد بن سعد وراق رحمہ اللہ

آپ نیشاپور کے بڑے مشائخ میں سے تھے اور حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ کے قدیم شاگردوں میں شمار ہوتے تھے' آپ نے حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ کے کلام کی سنن پر کلام کی ہے۔ آپ ظاہری علوم کے بڑے علوم تھے اور معاملات کے دقیق مسائل پر نیز برے افعال پر گفتگو کیا کرتے تھے۔ آپ کا وصال ۳۲۰ھ سے پہلے ہوا تھا۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نیکی' معاف کرنے میں ہوتی ہے' کیا تم اپنے ساتھی کا جرم یاد نہیں رکھتے جبکہ تم نے اسے معاف کر دیا؟
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک برے شخص کو معاف کرنے کی توفیق نہیں دی جاتی کیونکہ اس کا دل تنگ ہوا کرتا ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ دل کی زندگی اس زندہ (خدا) کو یاد کرنے میں ہوتی ہے جسے موت نہیں آئے گی اور بہترین زندگی تو اللہ کے ساتھ ہوتی ہے' کسی اور کے ساتھ نہیں۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ بندہ اللہ سے صرف اسی کی مدد اور اس کے حبیب ﷺ کی تابع داری کے ذریعے مل سکتا ہے کہ آپ کی شریعت پر عمل کرے اور جو شخص رسولِ اکرم ﷺ کی پیروی کے بغیر اللہ کی طرف راہ تلاش کرتا ہے' وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور وہ بایں طور کہ وہ اپنے آپ کو ہدایت پر گمان کرے اور جو کسی کو ملاتا ہے' خود ملتا ہے اور جو راستے سے ہٹتا ہے تو وہ اپنے نفس پر ڈر اور آرام چاہنے کی وجہ سے ہٹتا ہے کیونکہ اللہ کی طرف راستہ اس کے لئے مشکل ہوتا ہے جو پوری محبت سے اس میں داخل نہیں ہوتا اور اس میں پورا شوق نہیں ہوتا' اب اس مقام پر اسے بوجھ اٹھانا آسان ہو جاتا ہے اور ہولناکیوں کو قابو کرنا اسے آسان دکھائی دیتا ہے اور جب اس پر اس کا نفس مان جاتا ہے اور محبوب کی طلب میں جو ملتا ہے' اس پر آسان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ملاپ کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے عظیم شے جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے تیار کرتا ہے' تقویٰ ہوتی ہے کیونکہ اسی تقویٰ کی وجہ سے تمام نیک کاموں کے راستے کھلتے ہیں اور اسی سے اللہ کے قریب ہونے کا موقع بنتا ہے اور پھر تقویٰ واخلاص اور اس کی حقیقت یہ ہوتی ہے کہ جس سے تم ڈرتے ہو' اس کے علاوہ ہر شے سے علیحدگی ہو جاتی ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دین میں صدق یہ ہوتا ہے کہ راستہ سیدھا ہو اور شرع میں صدق یہ ہے کہ سنت کی پیروی کی جائے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفس پر سب سے زیادہ قابو خواہش کا ہوتا ہے اور اس خواہش کو صرف بیقرار کرنے والا شوق ہی دور کر سکتا ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یقین صرف توحید کی وجہ سے آتا ہے چنانچہ جو عقیدۂ توحید کے لحاظ سے صاف ہے' اس کا یقین بھی صاف ستھرا ہوتا ہے۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: جو شخص اپنا نفس' باطن اور مخلوق کو دیکھنا نہیں چھوڑتا' اس کا باطن بھلائیوں اور اللہ کے احسانات کے مشاہدہ کیلئے زندہ شمار نہیں ہوتا۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ سے بے تعلقی کے ڈر نے محبت کرنے والوں کے دلوں کو گھلا دیا ہے' عارفوں کے جگروں کو جلا کر رکھ دیا ہے' عبادت گذاروں کی رات میں بیداری پیدا کر دی ہے' زاہدوں کے دن کو پیاس بھرا کر دیا ہے' توبہ کرنے والوں کا رونا زیادہ کر دیا ہے اور اللہ کا خوف رکھنے والوں کی زندگی کو بے مراد کر دیا ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: توکل یہ ہوتا ہے کہ چیزوں کے ہونے' نہ ہونے میں حال ایک جیسا ہوا اور ملنے والی چیزوں کے موقع پر نفس کو سکون ملے۔
- آپ ہی نے فرمایا تھا: اللہ کی محبت' اس کے حبیب ﷺ کی تابعداری سے پہچانی جاتی ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فتوت (صوفیہ میں جوانمردی) اصل میں پانچ چیزوں کا نام ہے جن میں سے ایک حقوق اللہ کی حفاظت' دوسری وفاداری کرنا' تیسری شکر کرنا' چوتھی صبر کرنا اور پانچویں اللہ کی مرضی پر چلنا۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اپنے نفس کو دیکھنے (اور اس کے مطابق چلنے میں) میں انسان ان نعمتوں کو بھول جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کی ہوتی ہیں۔
- حضرت ابوالحسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے فائدہ مند علم وہ ہے کہ انسان اللہ کے حکم اور روک کے بارے میں جان لے' اس کے وعدوں اور ڈانٹ کو جانے اور اس کی طرف سے ثواب اور سزا کا علم رکھے جبکہ سب سے اعلیٰ علم وہ ہے جس میں اسے اللہ' اس کی صفات اور ناموں کا علم ہو۔

- آپ ہی نے فرمایا تھا کہ مخلوق کے ساتھ انس رکھنے سے انسان اللہ سے بیگانہ ہوتا ہے' ان کی وجہ سے مطمئن ہونے پر بیوقوف بنتا ہے' ان کی وجہ سے سکون لینے پر عاجز گنا جاتا ہے' ان پر بھروسہ کر کے ست شمار ہوتا ہے' انہیں ٹھوس جانتا اور وقت ضائع کرتا ہوتا ہے اور جب اللہ کے ارادے میں ان کی بھلائی لکھی ہوتی ہے تو انہیں اپنے ساتھ تعلق کی توفیق دیتا اور اپنے ذکر سے انس پیدا فرماتا ہے نیز وہ اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہے' اللہ ان کے باطن کو مخلوق کی طرف نظر کرنے سے بچاتا ہے اور اس کے ظاہر کو مخلوق پر اعتماد کرنے سے بچاتا ہے۔
- آپ ہی فرماتے ہیں کہ جو شخص حرام چیزوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی زبان سے دانائی کی باتیں نکلواتا ہے جنہیں سن کر لوگوں کا فائدہ ہو اور جو شبہ والی چیزوں سے آنکھیں بند کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ایسی روشنی پیدا فرماتا ہے جس کی بناء پر وہ اللہ کے راضی ہونے کے اسباب کا پتہ لگا لیتا ہے۔
- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص نے اپنے دل میں کسی دنیاوی شے سے محبت رکھی تو یہ ایسے ہوگا جیسے اس نے اپنے نفس کو لالچ کی تلوار سے کاٹ دیا اور جو کسی شے کا طمع کرتا ہے تو ذلیل ہو جاتا ہے اور اسی کے ذریعے ہلاک ہو جاتا ہے' پہلے کہا جایا کرتا تھا:

"کیا تم یہ جانتے ہوئے بھی میری رات میں طمع رکھتے ہو کہ طمع کرنا لوگوں کی گردنوں کو اڑانے کا سبب بن جایا کرتا ہے۔"

- حضرت ابوالحسین وراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب تک انسان کے زہد اور ورع میں کچھ کمی ہوگی' تب تک کوئی شخص تقویٰ و پرہیزگاری تک نہیں پہنچ سکتا جبکہ تقویٰ راحت و چین کا نام ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۝ (الطلاق:۲)

"اور جو اللہ سے ڈرے' اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا۔"

Scanned with OKEN Scanner

۵۲ حضرت ابوبکر محمد بن موسیٰ واسطی رحمہ اللہ

آپ اصل میں فرغانہ کے رہنے والے تھے' انہیں ابن الفرغانی کہا جاتا ہے۔ حضرت جنید رحمہ اللہ اور حضرت ابوالحسین نوری رحمہ اللہ کے قدیم شاگردوں میں سے تھے' آپ مشائخ میں سے علم رکھنے والے تھے' تصوف کے اصول جیسے انہوں نے بیان کیے تھے' کسی اور نے نہیں کیے' آپ علم اصول اور ظاہری علوم کے ماہر تھے۔

آپ خراسان پہنچے اور اس کے شہر ''مرو'' میں رہائش کر لی' پھر ۳۲۰ھ کے بعد وہیں فوت ہوئے۔ آپ کا کلام اہل مرو کے پاس رہا۔ میں نے عراق میں ان کا کلام نہیں دیکھا جس کی وجہ یہ تھی کہ آپ عراق سے جوانی ہی کی حالت میں چلے گئے تھے' آپ کے مشائخ ''احیاء'' میں تھے چنانچہ خراسان میں ابیورد اور مرو میں کلام کیا اور اکثر صوفیانہ کلام مرو ہی میں کیا تھا۔

- حضرت محمد عبداللہ واعظ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر محمد بن موسیٰ ابن الفرغانی واسطی رحمہ اللہ کو مرو میں یہ فرماتے سنا تھا: اپنے آپ کو دیکھنا چاہتے ہو تو اس حالت میں دیکھو کہ حق تعالیٰ تمہارا مشاہدہ فرما رہا ہے' یوں نہ دیکھو کہ تم اس کا مشاہدہ کر رہے ہو۔ (حلیہ)
- آپ ہی فرماتے ہیں: ایک دور ایسا آیا جب ایسی آزمائش میں پڑا کہ نہ تو اس وقت اسلام کے آداب کا پتہ چلتا تھا' نہ ہی جاہلیت کے اخلاق کا اور نہ ہی مروءۃ والوں کی خوابیں آتی تھیں۔
- آپ ہی فرماتے تھے کہ قیدی کئی طرح کے ہوتے ہیں: ایک قیدی اپنے نفس اور خواہش کا ہوتا ہے' ایک اپنے شیطان اور خواہش کا ہوتا ہے اور ایک ان لفظوں اور اشاروں میں پھنسا ہوتا ہے جن کا کوئی معنیٰ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ فاسق ہوتے ہیں اور جب تک شواہد کا دلوں پر اثر ہوتا ہے اور اعراض دل پر کھٹکتے ہیں' تب تک وہ حجاب اور پردے میں ہوتا ہے اور حقیقت کی آنکھ سے دور ہوتا ہے۔ ورع کرنے والے اور زاہد لوگ' اس وجہ سے ورع اور زہد کرتے ہیں کہ ان کے دل میں بڑے بڑے خیال

Scanned with OKEN Scanner

(اَعراض) آتے ہیں تو جو ادب کی بناء پر ان سے منہ پھیرتا ہے یا سمجھداری کی بناء پر ان سے پرہیز کرتا ہے، وہ اپنے ورع میں سچا ہوتا ہے اور ادب کرنے میں دانا ہوتا ہے۔

- آپ رحمہ اللہ ہی نے فرمایا تھا: سب سے زیادہ فقیر وہ شخص ہوتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اس کے حق کی حقیقت چھپا لے۔ (حلیہ)
- آپ ہی نے فرمایا: حُبّ کی وجہ سے لازمی طور پر شوق پیدا ہوتا ہے اور شوق، اُنس و محبت پیدا کرتا ہے اور جس کے پاس شوق اور اُنس نہ ہو تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ محبّ (محبت کرنے والا) نہیں ہوگا۔
- آپ ہی نے فرمایا ہے: وہ شخص کسی فضیلت کو فضیلت کیا سمجھے جسے یہ فکر ہی رہے کہ کہیں وہ فکر نہ نکل آئے۔
- آپ ہی فرماتے ہیں: ایک توحید پرست شخص صرف ایسی عبودیت کو دیکھتا ہے جس کے بعد صرف عبودیت پائی جائے کیونکہ اس میں اَقدار کی حفاظت ہوتی ہے اور ترقی بنتی ہے۔
- آپ ہی نے فرمایا کہ خوف اور امید ملکر دو ایسی روکاٹیں بن جاتی ہیں جو بے ادب نہیں ہونے دیتیں۔
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خوف، بندے اور اللہ کے درمیان امتیاز پیدا کرتا ہے، خوف، ایک طرح کی ناامیدی اور امید، لالچ کا معنیٰ رکھتی ہے چنانچہ اگر تم اسے پوشیدہ رکھو گے تو اس سے بخل ہوگا لیکن امید رکھو گے تو اسے تہمت لگاؤ گے۔
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو کسی حالت میں گرفتار ہو گیا تو وہ توحید سے الگ ہو جائے گا اور جو اسی سے تعلق رکھے، وہ ہر شے سے الگ ہو جائے گا اور جو اللہ سے ملنا چاہے، مل جائے گا حالانکہ درحقیقت نہ ہی جدائی ہے، نہ ہی وصل ہے چنانچہ اسی وجہ سے کہا گیا ہے:

  ''ہمارے درمیان جدائی ان پہاڑی چوٹیوں کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ زمانے کا اتار چڑھاؤ ہے کہ کبھی پھیلتا اور کبھی سمٹتا ہوتا ہے۔''
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کائنات مختلف اسباب کے ذریعے چل رہی ہے جن کا وقت مقرر ہے لیکن راز کا درمیان میں آنا، تکبر بن جاتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رضامندی اور ناراضگی' اللہ کی بنائی ہوئی دو صفتیں ہیں' یہ ازل سے ابد تک جاری رہیں گی' انہی سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کا مقبول کون ہے اور دور ہٹایا ہوا کون' مقبول لوگ چہرے پر روشنی سے پہچانے جاتے ہیں جیسے دور ہٹائے ہوئے لوگوں کا پتہ چہروں پر تاریکی سے چل جاتا ہے' اس کے ہوتے ہوئے زرد رنگوں' چھوٹی آستینوں اور پھولے پاؤں کا کیا فائدہ؟
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو حق کو طلب کرتا ہے اور اس کی طرف راستہ تلاش کرتا ہے تو وہ گویا آزمائش کے پیچھے چلتا ہے اور جو آزمائش طلب کرتا ہے' اس سے بچتا نہیں' جو سلامتی چاہتا ہے' وہ ہولناک مقاموں سے دور رہے اور پھر یہ شعر پڑھا:

  ''مجھے چھوڑ دو کہ مجھے آرام سے موت آسکے کیونکہ میں ایسے مقامات کی ہولناکی کی تکلیف نہیں اٹھا سکتا۔''
- آپ ہی فرماتے تھے کہ دکھائی دینے والی چیزوں کو بچایا جاتا ہے لیکن روحوں کی حفاظت کی جاتی ہے۔
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: وقت' ساعت سے کم ہوتا ہے چنانچہ تمہیں جو بھی نعمت اور سختی پہنچتی ہے (اس وقت سے پہلے) تو تم اس سے خالی ہوتے ہو' تمہیں وہی ملے گا جو اس وقت میں ہوگا اور جو بعد میں ہوگا' اس کے بارے میں تم کیا جانو کہ ملتا بھی ہے یا نہیں۔
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذکر کرنے والے' ذکر کے وقت' ان سے زیادہ غفلت میں ہوتے ہیں جو اللہ کا ذکر بھلائے ہوتے ہیں کیونکہ اس کا ذکر ہی زیادہ ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل کی زندگی' اللہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے بلکہ دلوں کا وجود ہی اللہ کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ اللہ سے غائب ہونا بھی اللہ ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (حلیہ)
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں ایسی ہیں جو معرفت میں نہیں ہوسکتیں: زہد' صبر' توکل اور رضا کیونکہ ان چاروں کا تعلق انسانی وجود سے ہوتا ہے جو نظر میں آتا ہے۔
- حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص کسی عبادت پر بدلہ چاہتا ہے تو وہ بھول میں ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

حضرت ابوبکر واسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انسانوں کے تین طبقے ہوتے ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان فرماتے ہوئے انہیں ہدایت حاصل کرنے کی راہ دکھائی ہوتی ہے چنانچہ وہ کفر' شرک اور منافق ہونے سے بچے ہوتے ہیں۔

۲۔ ان لوگوں پر اللہ کی خالص مہربانی ہوتی ہے لہٰذا وہ چھوٹے بڑے گناہوں سے بچے ہوتے ہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کافی کچھ دے رکھا ہوتا ہے چنانچہ وہ دلوں میں بدخیالی سے بچے ہوتے ہیں' ان میں غفلت والوں کی حرکتیں نہیں پائی جاتیں۔

۵۳ حضرت ابومغیث حسین بن منصور حلاج رحمہ اللہ (شہید ۳۰۹ھ)

آپ اہل بیضاء فارس سے تعلق رکھتے تھے' واسط اور عراق میں پرورش ہوئی' حضرت جنید رحمہ اللہ' حضرت ابوالحسین نوری رحمہ اللہ' حضرت عمر مکی رحمہ اللہ اور حضرت فوطی رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے۔

آپ کے بارے میں مشائخ مختلف خیال رکھتے ہیں' اکثر مشائخ نے انہیں صوفیہ سے نکال رکھا ہے' وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ تصوف میں ان کا کچھ دخل ہے لیکن ان میں سے حضرت ابوالعباس بن عطاء' حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیف اور ابوالقاسم ابراہیم بن محمد نصرآبادی رحمہم اللہ نے انہیں قبول کیا ہے اور ان کے بارے میں اچھے الفاظ کہے ہیں' ان کے حال کو صحیح قرار دیا ہے' ان کا کلام نقل کیا ہے اور انہیں حقیقی صوفی تسلیم کیا ہے اور پھر حضرت محمد بن خفیف نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ حسین بن منصور رحمہ اللہ عالم ربانی تھے۔

آپ کو بغداد میں ۲۴ ذی القعدہ ۳۰۹ھ میں باب الطاق پر قتل کر دیا گیا۔

- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے صوفیہ کو اپنے نام کے پردے میں رکھا اور یونہی وہ زندہ رہے اور اگر انہیں قدرت کے علوم بتائے جاتے تو وہ اڑتے اور اگر ان کے لئے حقیقت کا پردہ اٹھا دیا جاتا تو فوت ہو جاتے۔
- حضرت حسین بن منصور حلاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الٰہی تو جانتا ہے کہ میں تیرے شکر کی جگہوں پر پہنچنے سے عاجز ہوں لہٰذا میری طرف سے تو خود اپنا شکر کر لے کیونکہ حقیقی شکر یونہی ہو سکتا ہے' کوئی اور شکر اس جیسا نہیں ہوگا۔
- حضرت حسین بن منصور حلاج رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ جو شخص اپنے عمل پیش نظر رکھتا ہے' وہ اس سے پردے میں چلا جاتا ہے جس کے لئے وہ کام کیا گیا (اللہ) اور جو اللہ کا خیال کرتا ہے وہ اپنے اعمال دیکھنے سے پردے میں چلا جاتا ہے۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اللہ کا ہر اسم پہچان کے لحاظ سے تو ایک نام ہی ہے لیکن حق تعالیٰ کے لحاظ سے ایک حقیقت ہے۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے دل میں آنے والا کھٹکا ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ کوئی آدمی تنہا اللہ کی معرفت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کے دل کو خطاب فرماتا ہے اور اس کے باطن کو اس بات سے بچاتا ہے کہ اس کے دل میں اس کے سوا کسی اور چیز کا دخل ہو۔
- آپ سے پوچھا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زیارت کرنے کے لئے اللہ سے سوال کیا تھا؟ تو فرمایا: وجہ یہ تھی کہ ہر لحاظ سے وہ صرف حق تعالیٰ کے لئے ہو گئے تھے اور حق تعالیٰ ان کے لئے تھا' حق تعالیٰ ہر دکھائی جانے والی چیز کے مقابلے میں نیز اپنے گھیرے میں ہر چیز کے مقابلے میں صرف انہی کو دیکھ رہا تھا۔ یہ دیکھنا کھلا کھلا تھا' غائب رہ کر نہیں چنانچہ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے صرف اللہ کو دیکھنے کا سوال کیا' کسی اور کا نہیں۔

- حضرت ابوالحسین فارسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن فاتک نے مجھے حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ کے یہ شعر سنائے تھے:

"(الٰہی!) تو میرے دل اور اس کے پردے کے درمیان ایسے موجود ہے جیسے میری پلکوں کے درمیان سے آنسو ٹپک رہے ہیں۔
میرا دل گویا میرے جگر کے عین بیچ میں یوں داخل ہے جیسے روحیں بدن میں ہوتی ہیں۔
حرکت کرنے والی ایسی کوئی شے نہیں جسے تو ہلکے طریقے پر حرکت نہیں دیتا۔
اے ھلال! تم چودہ تاریخ کو آٹھ، چار اور دو کے چڑھنے والے ہو۔"

- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ سے "مرید" کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے بتایا: مرید وہ ہوتا ہے جو اپنا ارادہ اللہ کی طرف کرتا ہے تو اس سے ملنے تک ٹیڑھا نہیں ہوتا۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام احوال پر غالب ہوتے ہیں اور ان پر قابو رکھتے ہیں، احوال کو وہی پھیرتے ہیں، احوال انہیں نہیں موڑتے جبکہ دوسرے لوگوں پر احوال کا قابو ہوتا ہے، احوال انہیں اپنی مرضی پر چلاتے ہیں، وہ خود احوال کو تبدیل نہیں کرتے۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبادتیں صرف اللہ کے لئے کی جاتی ہیں اور فرمانبرداری میں اسی کا خیال ہوتا ہے، وہ اپنے علاوہ کے مشاہدہ میں نہیں آتا اور نہ ہی پہچانا جاتا ہے، اس کے ذرا سے دھیان پر صفات قائم ہیں اور راحتوں کا علم اس وقت ہوتا ہے جب اس کے ساتھ جمع ہوں۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی ایسے شخص کے لئے یہ کہنا جائز نہیں کہ: میں نے اس احد خدا کو پہچانا ہے جس سے اکائیاں بنتی ہیں، جو کسی کو دیکھے یا کسی کو یاد کرے۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کچھ ایسی زبانیں ہیں جو بولتی ہیں تو ان کی وجہ سے ہلاکتیں ہو جاتی ہیں اور کچھ ایسے نفس ہیں جو ہلاک ہوا کرتے ہیں۔
- حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سے حیاء نے اولیاء کے دلوں سے احسان کی لذت کو نکال دیا ہوتا ہے بلکہ فرمانبرداری کے حیاء نے اللہ تعالیٰ کے اولیاء کے دلوں کو عبادت کے سرور کے

اظہار سے الگ کیا ہوتا ہے۔

آپ ہی نے فرمایا تھا:

''حق تعالیٰ نے ہر قسم کے وجد کو ظاہر کیا ہے اگرچہ وہ اکابر کی سمجھ میں نہیں آ سکتے۔

یہ وجد' دل میں آنے والا ایک کھٹکا یا اس پر پڑنے والی ایک نگاہ ہوتی ہے جو اندر کے بھیدوں میں آگ بھڑکا دیتی ہے۔

جب حق تعالیٰ دل کے راز کو سکون دیتا ہے تو اہل بصیرت کیلئے تین احوال بڑھا دئے جاتے ہیں۔

ایک حال تو وہ ہوتا ہے کہ دل اس کے وجد کی حقیقت کو پا نہیں سکتا اور اسے حیران ہونے والے کے حال میں وجد کو لئے سامنے رکھتا ہے۔''

حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص توحید کے انوار کا نشہ ہو جاتا ہے تو وہ انوار اسے تجرید کے مفہوم سے پردہ میں لے جاتے ہیں بلکہ جسے تجرید (تنہا ہو جانا) کے انوار کا نشہ ہوتا ہے تو وہ توحید کے حقائق بیان کرتا ہے کیونکہ نشے والا ہی شخص ایسا ہوتا ہے جو ہر بھید کو بیان کرتا ہے۔

حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص نورِ ایمان سے حق تعالیٰ کو تلاش کرتا ہے' وہ اس شخص جیسا ہوتا ہے جو ستاروں کی روشنی میں سورج کو تلاش کرتا ہے۔

حضرت حسین بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت جبائی کے شاگردوں میں سے ایک سے فرمایا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے کسی سبب کے بغیر جسم بنائے ہیں' یونہی سبب کے بغیر ہی ان میں صفتیں پیدا کی ہیں اور جیسے بندہ اپنے فعل کی بنیاد کا مالک نہیں ہوتا' یونہی اپنے فعل کا بھی مالک نہیں ہوا کرتا۔

آپ ہی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے نہ تو بشریت جدا ہے اور نہ اس کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

۵۴ حضرت ابوالحسن علی بن محمد بن سہل الصائغ الدینوری رحمہ اللہ (م ۳۳۰ھ)

آپ اکابر مشائخ میں سے تھے، مصر میں رہائش رکھی اور وہیں وصال ہوا۔

حضرت ابوعثمان مغربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (جس قدر مشائخ میں دیکھ چکا ہوں اُن میں سے) میں نے حضرت ابویعقوب نہرجوری سے بڑھ کر نورانی چہرے والی شخصیت نہیں دیکھی اور نہ ہی حضرت ابوالحسن بن صائغ دینوری رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی بلند ہمت دیکھا ہے۔

میں نے حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا حضرت ابوالحسن رحمہ اللہ بھی سالکین میں سے تھے؟ انہوں نے کہا کہ وہ معاملہ کرنے والے تھے اور ایسے لوگوں میں مخلص شمار ہوتے تھے۔

آپ کا وصال مصر میں ہوا، ۳۳۰ھ تھا اور آپ نے حدیث بھی روایت کی چنانچہ روایت حدیث کی اجازت دیتے ہوئے مجھ سے حضرت عمر بن محمد بن عراک مصری رحمہ اللہ نے، انہوں نے حضرت علی بن سہل زاھد دینوری رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن محمد بن بشار رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت مسلم بن ابراہیم رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت علی بن زید رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت عقبہ رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت صہبان رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کی:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ○ (واقعہ: ۳۹-۴۰)

''اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ۔''

آپ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں گروہ اسی اُمت میں ہیں۔

حضرت ابوالحسن رحمہ اللہ سے ''مرید'' کی پہچان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ان کی نشانی

Scanned with OKEN Scanner

وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے:

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا أَنْ لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّآ إِلَيْهِ ؕ (توبہ:۱۱۸)

"یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہوگئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس۔"

- حضرت ابوالحسن رحمہ اللہ نے فرمایا: جس شخص پر مسلسل غم اتریں تو ایسے غم کو یاد کرے جو زائل ہونے والا نہ ہو یوں اسے اس سے راحت ملے گی۔

- حضرت ابوالحسن رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: جب برادران اکٹھے ہوں تو ان پر کیا کچھ لازم ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ وہ ایک دوسرے کو حق اور صبر کی ہدایت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ؕ (العصر:۳)

"اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔"

- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ نے فرمایا: مرید کے لئے لائق یہ ہے کہ دنیا کو دو مرتبہ چھوڑے، ایک مرتبہ تو اس کی تر و تازگی اور نعمتوں کی وجہ سے رنگ رنگ کی کھانے پینے کی چیزوں سے اور اس میں کی تمام چیزوں کی وجہ سے اور جب ترکِ دنیا کو پہچان لے اور اس کی عزت ہو تو پھر یہ مناسب ہے کہ اس وقت اپنا حال دنیا والوں کی طرف توجہ کر کے چھپائے تاکہ دنیا کو ترک کرنے کے بارے میں اس کا ذکر گناہ نہ ہو جو دنیا کی طرف دیکھنے اور اسے چاہنے سے بڑا ہو یا وہ فتنہ ہو جو اس سے بڑا ہو۔

- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آرزو اور امید کا ہونا، طبیعت بگڑ جانے میں شمار ہوتا ہے۔

- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے کوئی شیخ فرماتے تھے کہ جو دنیا سے محبت کرتا ہے تو اس کے پاس مشقتیں اور بلائیں بھاری بوجھ بن کر آتی ہیں۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل محبت' اپنے محبوب کے شوق کی گرمی میں اہل جنت سے زیادہ نعمتیں حاصل کرتے ہیں۔
- حضرت ابوالحسن علی بن صائغ رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہاری' تمہارے نفس سے محبت وہی ہوتی ہے جو اسے ہلاک کرتی ہے۔
- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ معرفت کیا چیز ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ: معرفت کا مطلب ہے: ہر حال میں احسان کو دیکھنا' ہر لحاظ سے نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے عاجز ہونا اور ہر شے میں اپنی قوت وطاقت دکھانے سے باز رہنا۔
- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ محبت کرنے والے کو محبت میں کس وجہ سے تسلی ہوتی ہے؟ اور کس بناء پر اس کا دل محبت کی کثرت سے آرام میں ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اگر تسلی دی جائے تو مجھے تسلی نہ ہو سکے گی کیونکہ میں تجھ سے ہٹنا بھی چاہوں تو نہیں ہٹ سکوں گا۔
- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انسان کے احوال' چمک جیسے ہوتے ہیں اور جب یہ ثابت ہو جاتے ہیں تو یہ حدیث نفس اور طبیعت کی نرمی ہوتے ہیں۔
- حضرت ابوالحسن بن صائغ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا شاہد کے ذریعے غائب (اللہ) پر استدلال کیا جا سکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جس کا مشاہدہ اور معاینہ کیا جاتا ہے' اس کی صفات کے ذریعے (جو مثل رکھتا ہے) اس ذات کی صفت پر استدلال کیسے کیا جا سکتا ہے جس کا دنیا میں نہ مشاہدہ ہو سکتا ہے اور نہ معاینہ اور پھر اس کی نہ تو کوئی مثل ہے اور نہ ہی نظیر؟

۵۵ حضرت ممشاذ دینوری رحمہ اللہ (م ۲۹۹ھ)

آپ' صوفیہ کے اکابر مشائخ میں شمار ہوتے تھے' یحییٰ جلاء اور ان سے اوپر کے مشائخ کی صحبت میں رہے۔ علوم تصوف میں بہت بلند مقام پر فائز تھے' ایک جوانمرد صوفی تھے' بڑے صاحبِ حال اور فتوت کا درجہ رکھتے تھے۔

- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حق کا راستہ بہت دور کا ہے اور حق کے ساتھ صبر بہت مشکل ہے۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پوری معرفت یہ ہے کہ اللہ کی حقیقی محتاجی نظر آئے۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اولین و آخرین کی دانائی جمع کر لی جائے اور سردار قسم کے اولیاء کے احوال اکٹھے کر لئے جائیں تو اس وقت تک یہ عارفین کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تمہارا باطن' اللہ کے ساتھ نہ ہو اور ہر معاملے میں تمہارا اس پر بھروسہ نہ ہو۔
- حضرت فارس دینوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ممشاذ رحمہ اللہ گھر کے دروازے سے نکلے تو ایک کتا بھونکا۔ آپ نے اسی وقت پڑھا: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ تو وہ کتا اسی مقام پر مر گیا۔
- حضرت ممشاذ دینوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس ذات کی فرمانبرداری سے غفلت کرنا کتنا برا ہے جو تم پر احسان اور نیکی کرنے سے غافل نہیں ہوتا اور اس ذات کے ذکر سے غفلت کتنی بری ہے جو تمہیں یاد میں رکھنے سے غافل نہیں ہے۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علیحدگی میں اس سے دل کا فارغ ہو جانا جس کا دامن تمام دنیا تھامے ہوئے ہے' ان کی دنیا کے فضول ہونے میں شمار ہوتا ہے۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک عارف کے پاس ایسا شیشہ ہوتا ہے کہ جب وہ اس میں دیکھتا ہے تو اس میں اسے اپنا مولیٰ نظر آتا ہے۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک صحیح نے صحیح کی طرف نہیں لکھا اور نہ ہی صحیح' صحیح سے ملا اور نہ ہی

Scanned with OKEN Scanner

حقیقت میں دونوں الگ الگ ہوئے۔

- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس کا اللہ تعالیٰ ارادہ بن جائے تو اسے اقدار قطع نہیں کرتیں اور نہ ہی خطرات اسے قابو میں لیتے ہیں۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی اپنے مشائخ میں سے کسی کے پاس حاضر ہوتا تو اپنے ہاں کی ہر چیز سے خالی ہو کر حاضری دیتا اور دیکھتا کہ آپ کی زیارت اور کلام سے مجھے کیا کچھ ملتا ہے کیونکہ جو شخص اپنے آپ میں کچھ بن کر کسی شیخ کے پاس جاتا ہے تو وہ ان کی زیارت، ہم مجلسی، ادب اور کلام کی برکتوں سے کچھ نہیں لے سکتا۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ بتاتے ہیں: میں نے کسی سفر کے دوران ایک شیخ کو دیکھا تو مجھے ان میں کچھ بھلائی کے آثار دکھائی دیے چنانچہ میں نے کہا: اے آقا! مجھے بھی کوئی ہدایت فرمایئے۔ انہوں نے کہا: ہمت کرتے رہیے کیونکہ سارے کام اسی سے انجام پاتے ہیں اور جس کا ارادہ نیک ہو اور خلوص والا ہو تو سارے اعمال اور احوال درست ہوتے چلے جاتے ہیں۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرید کے لئے یہ چار آداب بجا لانا نہایت ضروری ہے: مشائخ کا احترام لازمی طور پر کرتا رہے، مسلمان بھائیوں کی خدمت کیا کرے، کسی بھی سبب پر بھروسہ نہ کرے، اور اپنے آپ میں شریعت کے آداب پر چلتے رہنے کی کوشش کرے۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسباب ایک روکاوٹ ہوتے ہیں، بلند مقام حاصل کرنے میں روکاوٹیں پیدا ہوا کرتی ہیں، طے شدہ اللہ کے فیصلوں میں انشاء اللہ کہنا، انسان کو ایک بوجھ سے فارغ کر دیتا ہے۔

لوگوں میں سب سے بہتر حال والا وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے آپ کو لوگوں کی طرف توجہ کرنے سے بچائے، تنہائی میں اپنے راز سنبھالے رہے اور اپنے تمام کاموں میں اللہ پر بھروسہ رکھے۔

- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نیک لوگوں کے پاس بیٹھنے سے دل درست ہو جاتا ہے جبکہ فسادیوں کے پاس بیٹھنے سے دل میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: توکل یہ ہوتا ہے کہ جس شے کی طرف تمہارا دل اور نفس جھکاؤ کرے' اس کا لالچ نہ رکھو۔
- حضرت ممشاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی روحیں اللہ کے سامنے کھلی کھلی اور مشاہدے میں ہوتی ہیں جبکہ صدیقین کی روحیں اللہ کی نزدیکی اور اطلاع میں ہوتی ہیں۔

۵۶ حضرت ابواسحاق ابراہیم بن داؤد رقی القصّار رحمہ اللہ (م ۳۲۶ھ)

آپ' شام کے عظیم مشائخ میں سے تھے' حضرت جنید رحمہ اللہ اور ابن الجلاء کے ہمعصر تھے البتہ ان سے عمر میں زیادہ تھے' شام کے اکثر مشائخ ان کی صحبت میں رہے' آپ حالتِ فقر میں رہتے' گوشہ میں رہتے اور فقیروں ہی سے دوستی رکھتے۔ ۳۲۶ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر انسان کی قدر و قیمت اس کی ہمت کے مطابق ہوتی ہے' اگر وہ دنیا کا لالچ کرے تو کوئی قیمت نہیں ہوتی اور اگر وہ اللہ کی رضاء چاہتا ہے تو نہ اس کی قیمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس قیمت کا پتہ چل سکتا ہے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: کیا کوئی محبت رکھنے والا اپنی محبت کا اظہار کر سکتا ہے؟ اسے بیان کر سکتا ہے یا پھر اسے چھپا سکتا ہے؟ تو آپ نے یہ اشعار کہہ سنائے:

"تم نے زبان کو تو قابو میں رکھ لیا ہے لیکن آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کو کون چھپا سکتا ہے جو ہر وقت ٹپکتے رہتے ہیں۔

تم نے محبت کے پہاڑ مجھ پر لاد دیئے ہیں حالانکہ میں تو کمزوری کی بناء پر ایک قمیص اٹھانے سے بھی عاجز ہوں۔"

- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ توکل' اللہ کے ارادوں کے مطابق چلنے کا نام ہے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک راضی شخص سوال نہیں کیا کرتا کیونکہ رضاء میں یہ شرط نہیں ہوتی کہ دُعاء کئے جائے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی بھی وہم کے علاوہ پروردگار کو ماننا' معرفت کہلاتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی نعمتوں میں تو غور وفکر کیا کرو لیکن ذاتِ خدا میں نہ کیا کرو۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس دنیا میں تم اتنا ہی کام کر جاؤ تو کافی رہے گا کہ فقیروں کے ساتھ بیٹھا کرو اور ولیوں کی خدمت کیا کرو۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قدرت تو ہر جگہ دکھائی دے رہی ہے' آنکھیں بھی کھلی ہیں لیکن آنکھوں میں نور کمزور ہو چکا ہے۔
- آپ ہی فرماتے ہیں: آنکھیں طاقتور ہیں اور دل کی آنکھیں کمزور ہو چکی ہیں۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کے علاوہ کسی کو کافی سمجھ لے تو جیسے مالدار ہوا تھا' ویسے ہی فقیر ہو جائے گا۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو کچھ تمہیں چاہئے' وہ بغیر کسی تکلیف کے پہنچتا رہے گا' کسی کام میں مسلسل لگے رہنا' فضول ہے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فقیروں کے لئے اللہ پر بھروسہ کافی ہوتا ہے جبکہ مالداروں کو مال سے واسطہ رہتا ہے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے کمزور شخص وہ ہوتا ہے جو اپنی نفسانی خواہشات بھی نہ روک سکے اور طاقتور وہ ہوتا ہے جو انہیں روک لے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب تک کائنات کی غرضیں تمہارے دل میں کھٹکتی ہونگی تو

یقین کر لو کہ اللہ کے ہاں تمہاری کوئی عزت نہ ہوگی۔

- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کے علاوہ کسی شے کے ذریعے عزت حاصل کرنا چاہے تو وہ بے عزت ہو جائے گا۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اولیاء اللہ کا رابطہ کرامتوں اور درجات سے ہوتا ہے اور انبیاء علیہم السلام کے سامنے حق تعالیٰ کے حقائق کھلے ہوتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک کرامتوں اور درجات کی وہ حیثیت نہیں ہوا کرتی۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ سے محبت کی نشانی یہ ہے کہ انسان اس کی عبادت کرے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار رہے۔
- حضرت ابراہیم قصار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انبیاء علیہم السلام اس بات سے بہت خوش ہوتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرف انس ومحبت حاصل ہے جبکہ اولیاء کرام کو خوشی اس بات کی ہوتی ہے کہ اللہ نے انہیں کرامتیں دے رکھی ہیں۔

۵۷ حضرت ابوالحسن خیر النساج رحمہ اللہ

اصل میں آپ ''سامرا'' کے رہنے والے تھے اور پھر بغداد میں قیام کر لیا۔ آپ حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے اور حضرت سری سقطی سے کئی مسائل پوچھے۔ حضرت ابراہیم خواص رحمہ اللہ نے آپ کی مجلس ہی میں توبہ کی تھی، یونہی حضرت شبلی رحمہ اللہ بھی آپ ہی کی مجلس میں تائب ہوئے۔ آپ نے لمبی عمر پائی۔ آپ حضرت نوری رحمہ اللہ اور ان کے طبقہ کے ہمعصر تھے۔

آپ کا نام حضرت محمد بن اسمٰعیل سامری رحمہ اللہ تھا لیکن آپ کو خیر النساج اس لئے کہتے ہیں کہ آپ حج

Scanned with OKEN Scanner

کے لئے نکلے تو کوفے کے دروازے پر ایک شخص نے انہیں پکڑ لیا اور کہا کہ تم میرے غلام ہو اور نام ''خیر'' ہے۔ آپ سیاہ رنگ کے تھے' اس کی مخالفت نہ کی' اس نے آپ کو پکڑ لیا اور کئی سال تک ریشم بننے پر لگائے رکھا۔

وہ آپ کو یوں آواز دیا کرتا کہ: اے خیر! آپ لبیک کہا کرتے' پھر کئی سال بعد اس شخص نے کہا کہ مجھے غلطی لگی ہے' نہ تو تمہارا نام خیر ہے اور نہ ہی تم میرے غلام ہو چنانچہ یوں آپ کا نام خیر النساج پڑا۔ آپ فرمایا کرتے تھے' میں وہ نام نہیں بدلوں گا جو ایک مسلمان نے رکھا ہے۔ آپ ایک سو بیس سال تک زندہ رہے۔

- حضرت ابوالحسین مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرموت سے حضرت خیر النساج رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ جب مغرب کی نماز کا وقت ہوا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ کچھ دیر بعد آپ نے آنکھیں کھولیں اور گھر کی ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اللہ تمہیں معاف فرمائے' ذرا ٹھہر جاؤ (ملک الموت سے کہا تھا) تمہیں بھی حکم ملا ہوا ہے اور میں بھی حکم کا پابند ہوں' جس بات کا تمہیں حکم ملا ہے' وہ تم تو کر ہی گذرو گے لیکن مجھے ملنے والا حکم فوت ہو رہا ہے لہٰذا جو مجھے حکم ملا ہے' پہلے اسے کر لینے دو' اس کے بعد تم اپنا کام کر لینا چنانچہ پانی منگوا کر وضو کیا اور نماز پڑھی' پھر لیٹ گئے' آنکھیں بند کر لیں' کلمۂ شہادت پڑھا اور فوت ہو گئے۔ (حلیہ' ابن ملقن)
- آپ ہی کے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ان کے ایک ساتھی نے آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا: اللہ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ آپ نے کہا کہ مت پوچھئے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ تمہاری اس کمینی دنیا سے مجھے چھٹکارا مل گیا ہے۔
- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ نے فرمایا: جو دنیا سے اس کی قدر پہچانتا ہے' وہ آخرت میں اس کی قدر سے حق لے گا اور جو آخرت میں اسے پہچاننے سے جاہل ہے تو دنیا سے اس کی بے برکتی اسے مار دے گی۔
- آپ ہی نے فرمایا: صبر کرنا' مردوں کی عادت ہوتی ہے اور راضی رہنا نیک لوگوں کا کام ہے۔
- حضرتِ خیر النساج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ متقین کے سینوں کا کھلنا اور ہدایت والے لوگوں کی آنکھوں کا کھلنا' حقیقی ایمان کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔
- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے شکر کو دیکھے گا' وہ نعمتوں کو حقیر جانے گا۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شخص ایک قدم آگے بڑھا وہ سچا اور کوشش کرنے والا شمار ہوگا۔
- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اخلاص ایسی چیز کا نام ہے کہ جس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔
- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ ہی کا فرمان ہے: جو عمل انتہائی مقام تک پہنچاتا ہے' وہ یہ ہے کہ انسان اپنے عمل کی کوتاہی' اپنی عاجزی اور کمزوری کو دیکھا کرے۔
- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ ہی نے فرمایا: اس کے تعلق سے اور کوئی تعلق بہتر نہیں جس نے بندے کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا لیکن اس نے اسے بچایا نہ ہو' کوئی علم اس شخص (حضرت آدم علیہ السلام) کے علم سے بہتر اور بڑھ کر نہیں جسے اللہ نے تمام نام سکھائے لیکن جب تقدیر کا فیصلہ آیا تو اس نے اسے فائدہ نہ دیا اور ابلیس سے بڑھ کر کسی نے عبادت نہیں کی لیکن وہ اسے اللہ کے قدیم فیصلے سے بچا نہ سکی۔
- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق میں سے ہر ایک کی توحید اس لئے ناقص ہے کہ اس کا اللہ سے تعلق نہیں ہوتا اور وہ کسی اور کا محتاج بنا رہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ یعنی ہر وقت تم اس کے محتاج ہو وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ اور وہ تم سے بے پرواہ ہے' اسے تمہارے عقیدۂ توحید کی ضرورت نہیں اور نہ تمہارے اعمال کا محتاج ہے اَلْحَمِیْدُ وہ تم سے وہ کچھ قبول کرتا ہے جس کی اسے ضرورت نہیں اور تمہیں ایسا ثواب دے گا جس کی تمہیں ضرورت ہے۔
- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہیں تمہارے کاموں کا وہ کچھ ملے گا جو اس کے لائق ہے' اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ بہت اچھا ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے:

  قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ○ (یونس: ۵۸)

  "تم فرماؤ' اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں' وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔"
- حضرت خیر النساج رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خوف' اللہ کی اس زمین میں اس کا ایک ڈنڈا ہے جس کے

ذریعے وہ وہ ان نفسوں کو درست کرتا ہے جو بے ادبی کے عادی بن چکے ہوں اور جب انسان کے اعضاء بے ادبی کریں تو یہ دل کی غفلت ہوگی اور ایسا باطن کی تاریکی کی وجہ سے ہوگا۔

۵۸ حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ

اصل میں آپ نیشاپور سے تھے' محلے کا نام ملقاباذ تھا' آپ مشائخ بغداد کی صحبت میں رہے' حضرت جنید رحمہ اللہ کے ہمعصر تھے' حضرت ابوتراب نخشبی رحمہ اللہ اور حضرت ابوسعید خراز رحمہ اللہ کے ہمراہ سفر کیا۔ آپ کا تعلق فتویٰ دینے والے مشائخ اور پرہیزگاروں سے تھا۔

- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس کو بہتر کرے تو اس کے لئے وہ بہتر ثابت ہوگا اور اسے صحیح نہ کر سکے تو یہ اسے ذلیل کرے گا۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ سے انس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ رہنے سے دل تنگ ہو تو یہ انس کہلاتا ہے۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پردیسی وہ ہوتا ہے جو الفت ومحبت سے خالی ہو۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: جو موت کو یاد رکھنے کا شعور رکھے تو ہر رہ جانے والی چیز اسے پیاری لگے گی جبکہ ہر فنا ہونے والی چیز اسے بری لگے گی۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: عارف شخص کو اس شے کے زائل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے جو اسے دی گئی ہوتی ہے' خوف کھانے والے کو بلا نازل ہونے کا ڈر لگتا رہتا ہے۔ جس کا اس سے وعدہ کیا گیا' ایک عارف شخص زندگی کا ایک دن' دوسرے دن کے لئے گزارتا ہے جبکہ ایک دن دوسرے دن کے لئے لیتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ سے صوفی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: صوفی وہ ہوتا ہے جو ہر میل کچیل سے بچا ہوتا ہے چنانچہ اس میں کوئی ایسی میل نہیں رہتی جو اللہ کی مخالفت سے پیدا ہوتی ہے۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے نفس سے بیگانہ ہو جائے' اس کے دل میں اللہ کے حکم پر چلنے کا انس پیدا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ سے کسی نے درخواست کی کہ مجھے نصیحت کیجئے تو آپ نے فرمایا: اپنے آنے والے سفر کے لئے کچھ تیار کر رکھو' میں بھی تمہارے ساتھ ہوں اور تم گویا ان لوگوں میں شامل ہو جو اپنی منزل سے کوچ کر رہے ہیں' پھر تم اپنے لئے ایسی جگہ تیار کر لو جہاں صاف لوگ جا کر ٹھہریں گے تا کہ اس وقت تمہیں حسرت اور افسوس نہ کرنا پڑے۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ نے اپنے کسی شاگرد سے کہا: عدل و انصاف کی سختی سے بچو اور اللہ کے فضل کی امید رکھو' کسی مجبور کرنے والے سے بے خوف نہ رہنا خواہ وہ تمہیں جنت میں لے جانے کو کہے کیونکہ جنت میں تمہارے باپ آدم علیہ السلام کے ساتھ واقعہ گذر چکا' اس میں ایک گروہ کا فیصلہ ہو چکا کہ انہیں کہا جائے گا:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ۝ (الحاقہ:۲۴)

''کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ' اس کا جو تم نے گذرے دنوں میں آگے بھیجا۔''

چنانچہ اللہ نے انہیں کھانے پینے میں کی وجہ سے اپنے سے دور کیا چنانچہ اس سے بڑھ کر ان سے کونسی چال چلی جائے گی' اس سے زیادہ انہیں حسرت کیا ہوگی۔

- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ خصوصی نظر شفقت سے دیکھتا ہے تو اس کی وجہ سے اسے نیک بخت لوگوں میں شامل کر دیتا ہے اور اس کے ظاہر و باطن کو سچائی سے مالا مال فرماتا ہے۔
- حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا کوئی محبت کرنے والا اپنے محبوب کے علاوہ کسی اور

شے کے لئے فارغ ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں کیونکہ یہ محبت دائمی بیماری ہے اور ایسا سرور ہے۔ جو بار بار آتا ہے اور ایسی مسلسل دردیں ہیں جنہیں صرف وہی جانتا ہے جس کا اس سے تعلق ہوتا ہے اور پھر یہ شعر پڑھا:

''اندازہ لگانے والا ہی اس کا اندازہ لگا سکتا ہے کیونکہ ہر بلاء اور مصیبت' مصیبت والے کے لئے دردناک ہوتی ہے۔''

❁ حضرت ابوحمزہ خراسانی رحمہ اللہ نے اپنے ایک شاگرد کے بارے میں سنا کہ وہ اپنے ایک ساتھی کو وجد ظاہر کرنے پر برا بھلا کہہ رہا تھا' اس پر حال کا غلبہ تھا اور پھر اس نے مختلف خیال کے لوگوں میں اپنا راز فاش کیا تھا' اس پر حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے بھائی! ٹھہر جاؤ کیونکہ زیادہ وجد کی وجہ سے تمیز نہیں رہ جاتی اور یہ سب مقامات کو ایک جیسا کر دیتی ہے' ہر ایک یکساں نظر آتا ہے' اسے برا بھلا نہیں کہا جاتا جس پر حال غالب ہو چکا ہو اور اس نے اسے مجبور کر دیا ہو کہ اسے ظاہر کرے' اسی سلسلے میں ابن رومی کہتے ہیں:

''کسی محبّ کو ملامت نہ کرو کیونکہ یہ بے چین بیمار کے لئے برا علاج ہوتا ہے۔
اس شعلے کو برا بھلا کہہ کر نہ بجھاؤ کیونکہ یہ ایسی تیز ہوا ہوتا ہے جو آگ کو جلانے کیلئے بھڑکاتا ہے۔''

۵۹ حضرت ابوعبداللہ حسین بن عبداللہ بن بکر صبیحی رحمہ اللہ

آپ بصرہ کے رہنے والے تھے' کہتے ہیں کہ وہ گھر میں موجود غار سے تیس سال تک باہر نہ نکلے تھے وہیں مجاہدے اور عبادت کرتے رہے' اہل بصرہ نے آپ کو وہاں سے نکالا تھا چنانچہ آپ سوس چلے گئے اور وہیں

فوت ہوئے' قبر مبارک وہیں ہے۔ آپ صوفیہ کے علوم جانتے تھے اور ان کے اصول سے واقف تھے۔ اس سلسلے میں آپ نے کئی کتابیں لکھیں' آپ مکمل صوفی اور پرہیزگار تھے۔

- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھلم کھلا سماع ظلم ہوتا ہے' اشارے سے ہو تو تکلف ہوتا ہے اور سب سے بہتر سماع وہ ہوتا ہے جو غور سے سننے والے کے علاوہ کو مشکل سے سمجھ میں آئے۔
- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ سے دین کے اصولوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اصولِ دین یہ ہے کہ اللہ کے سچی محتاجی مانی جائے اور رسول اللہ ﷺ کی سچی پیروی کی جائے۔

اصول دین کی شاخیں چار ہیں: اللہ سے کئے گئے وعدے پورے کرنا' اس کی مقررہ حدوں پر چلنا' جو کچھ پاس ہے' اس پر راضی رہنا اور جو نہیں ملتا' اس پر صبر کرنا۔

- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ربوبیت' عبودیت سے آگے ہوتی ہے' اسی ربوبیت کی وجہ سے عبودیت کا پتہ چلتا ہے اور جب عبودیت مکمل ہو جاتی ہے تو ربوبیت صاف دکھائی دیتی ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ سے تسلی اور انقطاع کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ایسی چیز سے تمہیں کوئی چیز جدا نہیں کرے گی جو اس جیسی یا اس سے کم درجہ کی ہو' وہی جدا کرے گی جو اس سے زیادہ مکمل اور اعلیٰ ہو۔ کسی کام کے نتیجے پر نظر رکھنا' عاجز لوگوں کا کام ہے' کسی گھاٹ پر پہنچنا مردوں کا حال ہوتا ہے' اللہ کے فیصلوں خاموش ہو کر راضی رہنا' عارفوں کے حال میں داخل ہے۔
- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وجد والے کے لئے یہ لازم ہے (جب اس کا وجد صحیح ہو) کہ وہ وجد کی حالت میں محفوظ ہو' کسی صورت میں اس کے خلاف برائی کے الفاظ بولے نہیں جانے چاہئیں۔
- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اپنے اوصاف میں باقی رہنے والا' اپنے باقی رہنے کی خوشی میں شرک سے دور ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے شاہد (اللہ) کو ہر وقت دیکھتا ہوتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابوعبداللہ بن بکر صبیحی رحمہ اللہ نے فرمایا: غریب (پردیسی) وہ ہوتا ہے۔ جو وطن میں رہتے ہوئے اپنے وطن سے دور ہوا۔
- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ نے ایک اور بار فرمایا: غریب وہ ہوتا ہے جو لڑکوں میں بیٹھا کرے۔
- حضرت ابوعبداللہ بن بکر صبیحی رحمہ اللہ فرماتے تھے: پورا خوف وہ ہوتا ہے جو وجد کے مطابق ہو' وہ نہیں جو کسی ایسی چیز کے گم ہونے پر ہو جس کی اسے امید اور خواہش ہو۔
- حضرت ابوعبداللہ صبیحی رحمہ اللہ فرماتے تھے: پوری کی پوری مخلوق کو غیب (قیامت) میں پچھلے دعووں کی وجہ سے آزمائش سے گذرنا ہوگا اور جب انہیں اللہ کے دبدبے کا سامنا ہوگا تو زبانیں گنگ ہو جائیں گی' ذلیل وخوار ہوں گے اور ناچیز بن جائیں گے اور اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہوئے تو (اللہ کا مشاہدہ کرنے کے لئے) ایسے نکلیں گے جیسے ہمارے نبی کریم ﷺ نکلیں گے' آپ سے شفاعت کی درخواست کرتے ہوئے لوگ آپ کی طرف بڑھیں گے اور آپ فرمائیں گے أنا لها (میں شفاعت کے لئے تیار ہوں) میدان قیامت میں چھائے خوف سے آپ کو کوئی ڈر نہ ہوگا کیونکہ آپ کے پاس سچائی ہوگی' ایک شاعر نے کہا تھا:

"اسے دیکھنے سے پہلے اسے ڈانٹنے کی نیت کرے گا اور اگر اسے دیکھے گا تو آنکھوں کے آنسو بہ نکلیں گے۔
گنگ زبان والا جب اسے دیکھے گا تو بولنے کی طاقت نہ ہوگی کیونکہ اس وقت انتڑیاں منہ کو آتی ہوں گی۔
یہ زبانوں کا گنگ ہونا صرف اس لئے ہوگا کہ وہ سچائی سے دور ہوں گے لیکن جو محبت میں سچا ہو تو اس کی زبان بند ہونے پر اس کا دل بولے گا۔"

⑥٠ حضرت ابوجعفر احمد بن حمدان بن علی بن سنان رحمہ اللہ (م ۳۱۱ھ)

آپ نیشاپور کے اکابر مشائخ میں سے تھے' آپ حضرت ابوعثمان کی صحبت میں رہے اور حضرت ابوحفص رحمہ اللہ سے ملاقات کی۔ آپ نہایت خوفِ خدا رکھنے والے اور پرہیزگار تھے۔

آپ کا گھرانہ آخری وقت تک زھد و ورع پر قائم رہا اور آپ کے مکہ میں بیس سال تک مقیم نواسے ابو بشر محمد بن احمد حلاوی رحمہ اللہ کے ساتھ ہی ختم ہو گیا جو وہاں مجاور تھے۔ ان کا انتقال ۳۸۷ھ میں ہوا وہ اپنے وقت میں مشائخ حرم سے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔

حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ کا وصال ۳۱۱ھ میں ہوا تھا۔

آپ نے بہت سی حدیثیں لکھیں اور روایت کیں چنانچہ حضرت محمد بن احمد بن حمدان رحمہ اللہ نے حضرت احمد رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابو الازھر رحمہ اللہ سے' انہوں نے اسباط سے اور انہوں نے شیبانی سے روایت کی کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسولِ اکرم ﷺ نے سنگسار کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا سورۂ نور اترنے کے بعد یا پہلے؟ انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

❁ حضرت محمد بن احمد بن ابوعمرو حمدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا:

"جو علیحدگی میں جا بیٹھے تو دنیا میں اسے کم سے کم رسوائی ہو گی' آخرت میں ہو تو الگ بات ہے۔"

❁ حضرت ابوجعفر بن سنان رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ کسی دانا سے پوچھا گیا: تمہاری روزی کہاں سے آتی ہے؟ تو انہوں نے یہ آیت پڑھی:

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ (اسراء: ۲۰)

Scanned with OKEN Scanner

''ہم سب کو مدد دیتے ہیں' ان کو بھی اور ان کو بھی' تمہارے ربّ کی عطاء سے اور تمہارے ربّ کی عطاء پر روک نہیں۔''

- حضرت ابوجعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر وہ تمہیں اپنی پہچان کا حکم کرے اور اپنی پہچان نہ کرائے تو اس کا انکار کرنے والے سے تم زیادہ جاہل ہو گے۔
- حضرت ابوجعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اطاعت گذاروں کا گناہ گاروں پر تکبر دکھانا' ان کے گناہوں سے بھی برا ہوتا ہے اور ان کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔
- حضرت ابوجعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تم اگر بھیجئے گئے گناہ سے توبہ میں غفلت کرتے ہو تو یہ گناہ کرنے سے بھی برا ہو گا۔
- حضرت ابوجعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے تھے: آدمی کا حسن یہ ہے کہ اس کی گفتگو خوبصورت ہو اور اس کا کمال اس بات میں ہے کہ اس کے کام اچھے ہوں۔
- حضرت ابوجعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صرف اللہ سے لَو لگانے والے کی حقیقی نشانی یہ ہے کہ اس پر ایسی حالت وارد نہ ہو جو اسے اس سے الگ کر دے۔
- حضرت ابوعمرو رحمہ اللہ بتاتے ہیں کہ میرے والد نے کہا تھا: تم اپنے گمان میں ایک گناہ کرنے والے پر ناراض ہوتے ہو لیکن اپنے آپ پر ناراض نہیں ہوتے ہو حالانکہ تمہیں کئی گناہوں کا یقین ہوتا ہے۔
- حضرت ابوجعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عیبوں کو دیکھ کر تمہارا اپنے بھائی کو برا بھلا کہنا' تمہیں اسی گناہ میں ڈال دے گا جس کی وجہ سے تم اسے برا بھلا کہتے ہو بلکہ اس سے بھی برا ہو گا۔ کاش تمہیں یہ توفیق ہوتی کہ اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے' ایسی بات سے ڈر جاتے اور اللہ کا شکر کرتے تاکہ اللہ تمہیں اس آزمائش میں نہ ڈالے۔
- حضرت ابوجعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو اپنے نفس کو جانتا ہے اور پھر بھی اس سے محبت کرتا ہے تو گویا وہ اس چیز کو پسند کر رہا ہے جو اللہ کو ناراض کر دے۔
- حضرت ابوجعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک بڑا گناہ (توبہ اور شرمندگی کے ساتھ) اس چھوٹے

گناہ سے بھی چھوٹا ہوتا ہے جس میں اِصرار (جان بوجھ کر) ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَمْ يُصِرُّوا عَلٰى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ○ (آلِ عمران: ۱۳۵)

''اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں۔''

❁ حضرت ابو جعفر بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عزت والی چیزوں کی تعظیم وہی کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہو اور اللہ کی طرف سے نصیحت وہی حاصل کرتا ہے جو اسے پہچانتا ہو' جو اسے پہچانتا ہے اس کے سامنے جھک جاتا ہے اور انتہائی عاجزی کرتا ہے' اس کی یہ عاجزی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی وجہ سے ہوتی ہے چنانچہ جب وہ اس کی تعظیم کرتا ہے تو اس کے سوا ہر چیز اس کے سامنے حقیر ہو جاتی ہے۔ اسی کی وجہ سے وہ مومنوں کی عزت والی چیزوں کی تعظیم کرتا ہے اور یہ اس لئے کہ اس کے دل میں اللہ کی یہ عزت ہوتی ہے کہ وہ ہر اس شے کی تعظیم کرے جو پروردگار کی اطاعت کرتی یا اسے پہچانتی ہے۔

اَلطَّبَقَةُ الرَّابِعَةُ

ائمہ صوفیہ کا چوتھا طبقہ

(۶۱) حضرت ابوبکر دلف بن مجدر شبلی رحمہ اللہ (م ۳۳۴ھ)

آپ کا نام ابن جعفر اور جعفر بن یونس بھی بتایا جاتا ہے چنانچہ میں نے حضرت حسین بن یحییٰ شافعی سے سنا، وہ یونہی ذکر کر رہے تھے اور یونہی میں نے بغداد میں آپ کی قبر پر لکھا دیکھا ہے۔

اصل میں خراسانی تھے، بغداد میں آپ کی پیدائش اور پرورش ہوئی۔ اصل ٹھکانا اسروشنہ اور جیسا کہ کہا گیا ہے آپ کی جائے ولادت سامرا تھی۔

آپ نے حضرت خیر النساج کی مجلس میں توبہ کی تھی، حضرت جنید رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے اور ان کی صحبت میں بھی رہے جو ان کے عہد میں موجود تھے پھر حال اور علم کے لحاظ سے یکتا بن گئے، آپ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب پر فقیہ تھے۔ ستاسی سال کی عمر پائی اور ذوالحجہ ۳۳۴ھ میں وصال فرمایا، خیزران کے قبرستان میں دفن ہوئے اور آج بھی قبرِ انور کی زیارت کی جاتی ہے۔

آپ نے بہت سی حدیثیں لکھیں اور روایت بھی کی چنانچہ حضرت علی بن جمال رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکر

Scanned with OKEN Scanner

حضرت عمرو بن ابی سلمہ رحمہ اللہ نے انہوں نے حضرت محمد بن مہدی مصری رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عمرو بن ابی سلمہ رحمہ اللہ
شبلی رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت محمد بن مہدی مصری رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عمرو بن ابی سلمہ رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت صدقہ بن عبداللہ رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت طلحہ بن زید رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت ابوفروہ رھاوی رحمہ اللہ سے' انہوں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سنا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اللہ سے فقر کی حالت میں ملو' مالدار بن کر نہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا: جو تم سے مانگا جائے' اسے نہ روکو اور جو کچھ دیا جائے اسے مت چھپاؤ۔ اس پر انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ میں کیسے کروں گا؟ آپ نے فرمایا: یونہی کرنا ہوگا ورنہ جہنم تیار ہوگا۔

- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے جب کہا گیا: ''ابوتراب نے بتایا ہے کہ جنگل میں انہیں بھوک لگ گئی تو سارے جنگل میں انہوں نے کھانا ہی کھانا دیکھا۔'' تو اس پر آپ نے فرمایا: ابھی کچے ہیں اور اگر حقیقت کے مقام پر پہنچ گئے تو اس شخص جیسے ہو جائیں گے جنہوں نے فرمایا تھا: ''میں اپنے پروردگار کے پاس ہوتا ہوں' وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔''
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے جب ''وفات'' کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ خلوص سے بولنا ہوتا ہے اور سچائی کے ساتھ رازوں کو چھپانا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمہارا اس علم کے بارے میں کیا خیال ہے جس میں علماء کے مطابق تہمت ہوتی ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ جب اپنے شاگردوں کو سفر میں دیکھتے کہ ٹولیاں بنا کر سفر کرتے ہیں تو فرماتے تھے: کیا اس کا چارہ کرتے ہو جو ضروری ہے بلکہ اس سے چارہ ہے جو ضروری ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روحیں لطیف ہیں چنانچہ حقیقت واضح ہونے پر وہ لٹکتی ہیں تو تم حق تعالیٰ کے بغیر کسی کو عبادت کے لائق نہیں دیکھو گے جس سے تمہیں یقین ہو جائے گا نیا پیدا ہونے والا کچھ علتوں کی وجہ سے قدیم کو نہیں دیکھ سکتا اور جب اللہ اسے صاف کرتا ہے تو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے اسے اپنی طرف ملایا ہوتا ہے وہ خود نہیں ملتا۔

Scanned with OKEN Scanner

- حضرت ابوبکر دلف بن مجدر شبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تصوف یہ ہے کہ تم اپنے حواس پر قابو رکھو اور اپنے ساتھیوں کی حفاظت رکھو۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تصوف کا مطلب' الفت پیدا کرنا اور مہربانی کرنا ہوتا ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے جب پوچھا گیا کہ آدمی مرید کب ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جب سفرو حضر' سامنے ہوتے ہوئے اور غائب ہوتے ہوئے انسان کا حال ایک جیسا ہو۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اَنْتُمْ تمہاری طرف سے زیر دے کر اور اَنَا میری طرف سے زبر دے کر پڑھا جاتا ہے۔
- حضرت ابوالقاسم عبداللہ بن محمد دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ کے حلقے پر کھڑا تھا' آپ چپ چاپ رو رہے تھے' اس پر ایک شخص نے کہا: اے ابوبکر رحمہ اللہ! یہ رونا دھونا کیسا؟ تو آپ نے یہ اشعار پڑھ دیئے:

"جب تم اسے ڈانٹو یا لوگ ڈانٹیں تو میری کتنی ہی مرتبہ شکایت کرے گا۔"

سن لو' جو ہر وقت غصے میں ہوتا ہے اور ناراضگی کرتا ہے' کیا میری زندگی میں تم ایک مرتبہ اچھا کام نہیں کر سکتے؟

- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے جب زہد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: زہد یہ ہوتا ہے کہ تمام چیزوں سے توجہ ہٹا کر چیزوں کے ربّ کی طرف کر دی جائے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اللہ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے تو ہر شے اس کے سامنے جھک جاتی ہے کیونکہ وہ اس کے ملک میں اس کا اثر دیکھتی ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے جب "دنیا" کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ ایک اُبلتی ہنڈیا ہے اور کوڑے کی بھری ہوئی ہے۔
- حضرت ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے جب پوچھا گیا کہ خواہش کس طرح مٹائی جا سکتی ہیں؟ تو فرمایا: طبیعتوں کو مشقت میں ڈالنے اور پردہ اٹھانے سے۔

Scanned with OKEN Scanner